

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب سے پہلے رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

باس میں موجود ناولز پاکستانی لکھنے والے ناولز ہونے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Jaan E Aziz Novel By Dua Khan](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra](#)

[Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer](#)

[Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah](#)

[Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt](#)

[Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

مکمل ناول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”تکمیلِ اُلفت“

ماہ نور شہزاد



یہ منظر ہے کراچی شہر کے محل نما گھر کا ہے جسے لوگ زیدی ولا کے نام سے جانتے ہیں۔ اس وقت گھر کے سب افراد ناشتہ کیلئے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ سب لوگ خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔

”شاہ صاحب شاہ صاحب“

تبھی ملازم پھولے ہوئے سانس کیساتھ ڈائنگ ہال کے قریب آکر اونچی اونچی آوازیں لگانے لگا اس کی آواز سنتے ہی سب کی نظروں کا تعاقب ڈائنگ ہال کے داخلے دروازے کی طرف ہوا

”کیا ہوا؟“

ملازم کے چہرے پر تفکر بھرے تاثرات دیکھ کر وہ ناشتہ چھوڑ کر متوجہ ہوتا

سنجیدگی سے پوچھنے لگا

شاہ صاحب وہ اور نگ زیب کے آدمی ریاض کو مار پیٹ کر اور دھمکا کر

”زبردستی زمین کے کاغذات پر دستخط لے گئے ہیں

ملازم کی آگاہ کی گئی بات پر اس کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات سر د تاثرات میں تبدیل ہوئے اور وہ کرسی کھسکا کر کھڑا ہوا اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا باہر کی بھاری قدم اٹھائے باہر کی طرف بڑھانے لگا۔

”شاہ ویر آرام سے معاملہ سلجھانا“

عدنان زیدی کی آواز پر ایک پل کیلئے وہ رکا اور گردن موڑ کر انہیں دیکھا

”میں جانتا ہوں اس سے کیسے سمجھانا ہے“

انہیں جواب دیتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ خاموش ہو گئے وہ لڑکا کسی کی نہیں سنتا تھا مگر عدنان زیدی کو اس پر پورا بھروسہ تھا۔
ملازم اس کے فوراً پیچھے لپکا ڈائمننگ ٹیبل پر ایک دم خاموشی چھا گئی
”اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنا“

جتنے غصے میں وہ باہر کی طرف بڑھا ڈائمننگ ٹیبل پر موجود چشمش لڑکی بس
دل میں یہی دعا کر سکی۔۔

شاہ ویر زیدی اس علاقے کا سردار تھا اس علاقے میں سب اس کے بنائے
ہوئے اصولوں کے مطابق ہوتا تھا اسے سردار بنانے کا فیصلہ اس کے والد
عدنان زیدی کا تھا جنہیں اب اپنے اس فیصلے پر حد سے زیادہ فخر ہوتا تھا وہ
اپنے اس کام کو بہت انصاف پسندیدگی کے ساتھ کرتا تھا اور اس علاقے کے
لوگوں میں جلد ہی وہ اپنا ایک بہت اچھا مقام حاصل کر چکا تھا اس کا کیا ہر

فیصلہ ہمیشہ ٹھیک ثابت ہوا تھا قد آور سیاہ بال سیاہ آنکھیں درمیانی رنگت
وجہیہ نقوش وہ ایک شاندار شخصیت کا مالک تھا۔

صاحب میری مدد کریں اسی زمین سے ہی میرے گھر کا چولہا چلتا ہے آپ ”
”تو میرے حالات سے بخوبی واقف ہے

شاہویر کے وہاں پہنچتے ہی وہ ادھیڑ عمر شخص اس کے پیروں پر بیٹھا لجا جتا
آمیز لہجہ اختیار کیے بولا۔

یہ زمین آپ کی تھی آپ کو واپس مل کر رہے گی اور آئندہ اگر کوئی ”

”خوفزدہ کرے میرا نام ضرور یاد کروایا کریں

شاہویر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے کھڑا کر کے تسلی بخشا ڈرائیور کو اشارہ
کر گیا۔

” زمین آپ کی ہے اس پر آپ کا ہی حق ہے ”

ریاض کو کہتے ساتھ ڈرائیور کے سامنے آکر گاڑی روکنے پر وہ اس میں جا کر بیٹھ گیا گاڑی میں۔ بیٹھتے ہی اس نے ریاض کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا
 ”میں ساتھ چلوں؟“

ریاض نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے کہا شاہ ویر نے اثبات میں سر ہلادیا
 ”مگر“

”بیٹھیں دیر ہو رہی ہے“

شاہ ویر اسے ٹوک کر تحکم بھرے انداز میں بولا ریاض کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا وہ خاموشی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

سفید یونیفارم میں ملبوس شاید کالج جانے کیلئے تیار تھیں سر پر دوپٹہ سلیقے سے کر کے شیشے کے سامنے آکر کھڑی ہوتی اپنا عکس دیکھنے لگی درمیانہ قد

سیاہ بال بھوری آنکھیں تیکھے نقوش کی حامل وہ دیکھنے میں پیاری تھی
ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی سفید عینک اٹھا کر آنکھوں پر لگاتی ہلکا سا مسکراتی عینک
لگاتے ہی کیوٹ سی دیکھنے لگی۔

”اللہ حافظ امی میں جارہی ہوں“

زینے اتر کر نیچے دیوان خانے میں آتی حممنہ اپنی والدہ کے پاس آ کر کھڑی
ہو کر آگاہ کرنے لگی

”اللہ حافظ میری بچی“

مہوش کچن میں مصروف سی اسے نرم لہجے میں جواب دینے لگیں حممنہ
مسکرا کر گراج کی طرف بڑھ گئی جہاں گاڑی پہلے سے ہی تیار تھی اس کے
آتے ہی ڈرائیور نے دروازہ کھولا

”شکریہ خان بابا“

تابع داری سے کہتے ساتھ وہ اندر بیٹھ گئی خان بابا نے دروازہ بند کیا اور
ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گئے خان بابا پچھلے پندرہ سال سے ان کے گھر میں

ڈرائیور کی نوکری کر رہے تھے ان سب کی نظر میں وہ خاندان کا حصہ تھے
اس گھر کے سبھی افراد ان سے بہت اپنائیت سے پیش آتے تھے۔ گاڑی
سٹارٹ کرتے ہی وہ سڑک کو دوڑا گئے۔

گاڑی رکتے ہی وہ باہر نکلا ریاض بھی اس کے پیچھے نکلنے لگا
”ابھی نہیں میں ڈرائیور کو بتا دوں گا جب آپ کی ضرورت ہوگی“
ریاض کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہتے ساتھ وہ بنگلے کے اندر داخل ہوا
گارڈ نے اس کے آنے پر سر جھکایا۔
دیوان خانے میں داخل ہوتے ہی اورنگ زیب سے سامنا ہوا اسے دیکھے
ہی وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا
”تمہارا انتظار تھا ہمیں شاہ ویر“

مسکراتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھاتا تمسخرانہ انداز میں کہنے لگا
مجھے تو آنا ہی تھا زبان کی بات سمجھ نہیں آئی تھی تمہیں اور نگ زیب منع ”
کیا تھا کہ میرے علاقے کے کسی بھی آدمی کو پریشان کرنے کی غلطی نہ
کرنا

شاہ ویر سرد نگاہیں اس پر مرکوز کیے ٹھنڈے لہجے میں یاد دہانی کروانے لگا
تم سے بات کی تھی تم نہیں مانے اور مجھے جو چیز چاہیے ہوتی ہے تو میں ”
”اسے زبردستی لے لیتا ہو یہ دیکھو اب وہ زمین میری ملکیت ہے
اور نگ زیب اس کے سامنے زمین کے کاغذات لہراتا فاتحانہ مسکراہٹ
لبوں پر سجا گیا

بیٹھو میں اپنے گھر آئے ہوئے مہمان کی خاطر تو وضع کیے بغیر انہیں جانے ”
”نہیں دیتا

کاغذات میز پر رکھتا اسے بولتا مزید آگ لگا گیا شاہ ویر خاموشی سے کرسی پر
بیٹھ گیا اور میز پر پڑے کاغذات اٹھا کر اسے دو ٹکڑوں میں کر دیا اس نے یہ

اتنا اچانک کیا کہ اور نگ زیب اپنی جگہ دنگ رہ گیا دو کے بعد چار ٹکڑوں میں تقسیم کیے اور پھر کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ان کاغذ کے ٹکڑوں کو اچھال دیا

”تم“

اور نگ زیب سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا غصے سے کچھ بولنے لگا
اب کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ زمین تم تو چیزوں پر قبضہ کرنا جانتے ہو مگر
تم یہ بات بھول گئے کہ جو میری ملکیت ہوتی ہے میں اس پر کسی کو بھی قبضہ
”نہیں کرنے نہیں دیتا“

شاہ ویراب کی بارلبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے لفظوں پر زور دے کہتا اسے آگ لگا گیا۔

تم نے یہ اچھا نہیں کیا تم نہیں جانتے شاہ ویر تم کس سے دشمنی موہ لے
”رہے ہو“

اور نگ زیب اس کی حرکت پر شدید غصے میں آتا چیخا

شاہ ویراس کو نظر انداز کرتا ڈرائیور کا نمبر ڈائل کر کے فون کان سے لگا گیا
”ریاض کو اندر بھیجو“

کہتے ساتھ فون بند کر کے اسے دیکھنے لگا۔

دومنت بعد وہ دیوان خانے میں موجود تھا چہرے پر پریشان تاثرات چھائے
ہوئے

”کیسے کروائے تھے دستخط انہوں نے“

شاہ ویران کی طرف بڑھ کر سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا ریاض نے ایک نظر
شاہ ویر پر ڈالی اور ایک خوفزدہ نظر اور نگ زیب پر ڈالی

”تھپڑ مارے تھے صاحب“

گھبرا کر سر جھکائے جواب دیا شاہ ویراس کے مقابل میں آکر کھڑا ہوا
آئندہ میرے علاقے کے لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے پہلے اس عمل کو
”یاد رکھیں“

کہتے کہتے ایک دم اس کی گال پر تھپڑ رسید کرتا اس کا جبر اہلا گیا کہ اچانک اس حملے پر اور نگ زیب حواس باختگی کے عالم میں اسے دیکھنے لگا۔ ریاض بھی پیچھے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا وہ اسے ویسے ہی چھوڑتا ریاض کے ساتھ باہر نکل گیا



سنگاپور۔

”ڈیڈ آپ کو اچانک پاکستان جانے کا خیال کیسے آ گیا ہے؟؟“
 بیزاری سے مصطفیٰ کے سامنے کھڑی وہ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ان پر مرکوز
 کیے پوچھنے لگی
 ”بہت عرصہ ہو گیا ہے نہیں گیا ہوں بس دل چاہ رہا ہے“

مصطفیٰ سامنے کھڑی اپنی پانچ فٹ اور سات انچ کی بیٹی کو سنجیدگی سے آگاہ کرنے لگے

”آپ اور اذیان جائیں مجھے تو نہیں جانا میں یہاں اکیلے رہ لوں گی“
وہ خفگی بھرے لہجے میں کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھنے لگی بھورے
گھنگرا لے بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر شرارتی لٹھے پر ڈالے مغرور
ناک عنابی لب جینز اور لانگ شرٹ میں ملبوس وہ بالکل کسی گڑیا کی مانند
نظر آرہی تھی۔

”عار یہ“

نرمی سے اس کا نام پکارا کہ ان کے نرمی سے پکارنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی
رک گئی

”جی؟“

گردن موڑ کر خفاسی آئینہ دیکھا گئی
”کچھ دنوں کیلئے بیٹا پلیر زمان جاؤ“

مصطفیٰ اس کی طرف بڑھ کر قدم بڑھاتے مان سے بولے

”ڈیڈ انکل عدنان کے گھر رہنا ضروری ہے کیا؟“

عار یہ نے بلا آخر انہیں مسئلے سے آگاہ کیا

کچھ دنوں کیلئے میں پھر جلد ہی کوئی گھر رینٹ پر دیکھ لوں گا نیکسٹ ویک“

”ہم جارہے ہیں پاکستان

مصطفیٰ اس کے گال تھپتھپا کر اسے کہتے کمرے کا رخ کر گئے عار یہ بے دلی

سے اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

”مان گئی نا آخر پاکستان جانے کے لیے“

کمرے میں جانے ہی لگی کہ سامنے اس خوبرونوجوان اپنے بھائی سے سامنا

ہوا

”تمہیں بہت خوشی ہو رہی ہے پاکستان جانے کی“

عار یہ سینے پر بازو باندھے سرد لہجے میں اس سے سوال کرنے لگی

”نہیں تمہاری بات نہ مانے جانے پر خوشی ہو رہی ہے“

اذیان مسکرا کر اسے مزے سے جواب دیتا تھا

یاد رکھنا پاکستان میں یہاں جیسا کچھ نہیں ہو گا نہ ہی وہاں نائٹ کلب ہوں“
گے اور جن لڑکیوں کے ارد گرد تم گھومتے ہو ناوہ بھی نہیں ہوں گی ادھر
”کے ماحول اور ادھر کے ماحول میں زمین آسمان کا فرق ہے یاد رکھنا

عار یہ اسے سرد نگاہوں سے گھورتی غصے سے بتانے لگی

دیکھا جائے گا مگر تم اپنا جملہ درست کرو لڑکیاں میرے پیچھے آتی ہیں“
”میں نہیں جاتا

اذیان کندھے اچکائے مغرور انداز میں کہتا اسے خود کو گھورنے پر مجبور
کر گیا عاریہ بغیر کوئی جواب دیے کمرے میں گھس کر دروازہ زور سے بند
کر گئی۔

”اس لڑکی کا کچھ نہیں ہو سکتا ہے“

کندھے اچکا کر کہتے ساتھ وہ نیچے کی طرف بڑھ گیا بچپن سے لے کر آج
تک ان دونوں کی نہیں بن سکی تھی عاریہ اذیان سے دو سال بڑی تھی مگر
بقول اذیان کے روعب بیس سال بڑوں والا رکھتی تھی

اور نگزیب کے بعد سے ہی وہ واپس گھر آتے ہی سیدھا کمرے میں چلا گیا تھا
”صاحب آپ کو بڑے صاحب بلارہے ہیں“
دروزاے پردستک دے کر ملازم نے اسے عدنان زیدی کا پیغام دیا
”آپ جائیں میں آرہا ہوں“
شاہویرا نہیں جواب دیتے ساتھ بیڈ سے اتر کر باہر کی طرف بڑھنے لگا۔

وہ زینے نیچے اتر رہا تھا حمنہ جو سوچوں میں گم زینوں کی جانب بغیر آس پاس کا ہوش کیے بڑھ رہی تھی کہ یکدم نظر سامنے گئی اس سے پہلے اس سے ٹکر ہوتی کپکپاتے وجود کیساتھ دو قدم پیچھے ہوئی شاہ ویر کو دیکھتے ہی ہارٹ بیٹ یکدم مس ہوئی شاہ ویر نے سر سری سی نگاہ اس پر ڈالی عینک ٹھیک کرتی نظریں جھکا گئی

”مم۔۔ میں دیکھ نہیں سکی“

خوف اور گھبراہٹ کے مارے دھیمہ لہجہ اختیار کیے بمشکل اسے وضاحت دینے لگی۔

”چار چار آنکھیں ہونے کے باوجود بھی تمہیں دیکھائی نہیں دیتا ہے“
سنجیدگی سے کہتے ساتھ سائیڈ سے نکل گیا کہ اس کی قلوب کی خوشبو ناک سے ٹکراتے ہی حمنہ اس خوشبو کے سحر میں جکڑی گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی اور اس مغرور شخص نے تو ایک غلط نگاہ بھی اس پر ڈالنا ضروری نہیں سمجھا تھا چہرے پر ادا سی چھائی اور ذہن میں ہمیشہ والا سوال پیدا ہوا کیا

وہ مجھے پسند کرتے ہیں مگر ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی کوئی جواب نہیں ملا
افسردگی سے سر جھٹک کر اوپر کی جانب بڑھ گئی۔

رات کے وقت انعم شاہ ویر کے کمرے میں دودھ کا گلاس لیے داخل
ہوئیں۔

،،شکریہ مام،،

شاہ ویر ان کے ہاتھ سے گلاس تھام کر نرم لہجے میں کہنے لگا
،،مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی شاہ ویر،،

انعم اس کے سامنے بیٹھتی سنجیدہ لہجے میں اسے بتانے لگی شاہ ویر اثبات میں
سر ہلا گیا

تمہارے ڈیڈ چاہتے ہیں کہ تم اپنے اور حمہ بچپن میں کیے جانے والے ”
 “رشتے کو اب سنجیدہ لو

انعم کی کہی گئی بات پر چہرے پر موجود نرمی سنجیدگی میں تبدیل ہوئی
 مام میں اس رشتے کو سنجیدہ لینا ہی نہیں چاہتا ہوں مجھے اس میں دلچسپی ”
 “نہیں ہے

شاہ ویر صاف لفظوں میں انہیں اپنے جذبات سے آگاہ کیا
 شاہ ویر اس سال اٹھائیس کے ہو جاؤ گے تم کوئی اور لڑکی تمہیں پسند نہیں ”
 “ہے تو حمہ سے شادی کرنے میں کیا برائی ہے گھر کی اچھی بچی ہے
 انعم نے اب کی بار ذرا سرد لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کی
 “بلکل وہ بہت اچھی ہے لیکن میرے ساتھ اس کا گزارا نہیں ہے مام ”
 شاہ ویر انعم کی بات سے متفق ہوتا انہیں وجہ بتانے لگا
 “اور یہ تم نے خود سے ہی سوچ لیا ”

انہوں نے خفا نظروں سے اس کی جانب دیکھا

”تھوڑی سی اونچی آواز کرو تو وہ رونے والی ہو جاتی ہے“
 وہ بد مزہ سا انہیں جواب دینے لگا کہ وہ اسے دیکھتی رہ گئی
 تو تم غصہ نہ ہونا اس پر تمہارے ڈیڈ چاہتے ہیں تم اس بارے میں سوچو“
 ”ضرور تمہارے چاچو سے کیے گئے وعدہ کو وہ اب واقعہ نبھانا چاہتے ہیں
 انعم نے اسے عدنان کے خیالات سے واقف کیا جس پر اس کے چہرے پر
 ناگواری چھائی

مام کچھ چیزیں بس میں نہیں ہوتی میں چاہتا ہوں میں غصہ نہ ہو مگر میں“
 اپنے غصے میں قابو نہیں کر سکتا حمزہ بہت حساس ہے یہ بہت مشکل ہے ڈیڈ
 سے کہیں کہ میں ان کے کیے گئے وعدے سے نہ ہی تو اپنی زندگی برباد
 کر سکتا ہوں نہ ہی اس معصوم کی بہتر ہے یہ بات یہی ختم کر دے اسے آگے
 ”بڑھنے ہی نہ دیں

اب کی بار وہ تھوڑا غصے میں آتا انعم کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگا وہ ایک
 خاموش نظر اس پر ڈال کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی

انعم کے باہر نکلتے ہی حمہ سائیڈ پر چھپ گئی آنکھوں میں نمی تھی آج بہت سال سے زہن میں گردش کرتے سوال کا جواب اسے مل گیا تھا شاہ ویر اور انعم کی آوازیں اسے اپنے کمرے میں سنائی دی تو وہ باتیں سننے کیلئے باہر آگئی مگر شاہ ویر کے کہے گئے الفاظ نے اسے بہت بری طرح توڑا تھا بچپن سے ہی وہ اس شخص کو اپنے دل و دماغ میں بٹھائے ہوئے تھی کسی کی طرف دیکھنا تو دور اس نے تو کسی اور کا سوچا بھی نہیں تھا وہ نم آنکھوں سے اپنے کمرے میں واپس چلی گئی۔۔۔

کمرے میں آکر وہ کمرے میں نم آنکھیں لیے بیڈ پر کسی روبوٹ کی طرح بیٹھی شاہ ویر کے الفاظ کانوں میں گونجنے اس نے زور سے آنکھیں میچ لی وہ جو اس کیساتھ زندگی گزارنے کے خواب دیکھ رہی تھی وہ شخص تو اسے اپنی زندگی میں لانا ہی نہیں چاہتا تھا اسے اپنا دل ایک دم حد سے زیادہ بے چین

محسوس ہونے لگا کہ تبھی اس کو یاد آیا اس نے ابھی تک آج عشاء ادا نہیں کی تھی عشاء ادا کرنے کا ارادہ کرتی وہ آنسو صاف کیے ہاتھ روم کا رخ کر گئی۔

کچھ دیر میں وضو کیے وہ جائے نماز بچھا کر چار سنت کی باندھتی نماز شروع کر گئی نماز پڑھتے دوران بھی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہ رہے تھے۔

کچھ دیر بعد نماز ادا کر کے سلام پھیرتی دعا کیلئے ہاتھ اٹھا گئی

اللہ تعالیٰ آپ تو میرے جذبات سے بخوبی واقف ہوں نا اور اس وقت ”

میرے دل کا جو حال ہے آپ سے بہتر اس کو بھی کوئی نہیں جانتا میرا اچھا برا آپ بہتر جانتے ہیں مگر آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں اس شخص کی محبت میں گرفتار ہو میرا اس محبت سے نکلنا بے حد مشکل ہے مجھے صبر دے اور

”میرے حق میں بہتر کرنا

روہا نسی سی وہ خدا سے گفتگو کیے اپنا سر سجدے میں جھکا گئی۔

”گڈ مارنگ“

اس کی بھاری آواز پر ڈائمننگ ٹیبل پر موجود سب لوگوں کا دھیان اس طرف گیا اصغر زیدی اس کے چاچو نے اسے جواب دیا وہ کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔

”حمنہ بچے“

عدنان زیدی کی آواز پر حمنہ نے پلیٹ پر جھکایا ہوا سیراٹھا کر ان کی طرف دیکھا

”جی ابو“

حمنہ انہیں دیکھتی اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں پوچھنے لگی وہ شروع سے ہی عدنان زیدی کو ابو کہہ کر پکارتی تھی

”رات میں سوئی نہیں ہے کیا آپ آنکھیں سو جھمی ہوئی لگ رہی ہے“

عدنان زیدی غور سے اس کے چہرے پر نظریں جمائے فکر مند سے پوچھنے لگے حمنہ تھوڑا گھبرائی

”ٹیسٹ تھانا بوتورات تک اسی کی تیاری کرتی رہی ہوں“

حمنہ نے اپنی چوری پکڑے جانے پر جھوٹ کا سہارا لیا

اچھا پڑھائی ضروری ہے مگر صحت اس سے بھی زیادہ ضروری ہے اگلی“

دفعہ آپ فجر کی نماز کے بعد بیٹھ کر لینا ٹھیک ہے رات کی نیند بہت ضروری
”ہوتی ہے“

وہ اسے بالکل بیٹیوں کی طرح تنبیہ کرنے لگے جس پر حمنہ کے لبوں پر
مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اثبات میں سر ہلا گئی شاہد ویر نے ایک نظر اس
پر ڈالی اور دوبارہ ناشتے میں مصروف ہو گیا۔

اصغر تمہیں بتانا بھول گیا میرا دوست مصطفیٰ کچھ دنوں میں پاکستان آرہا“
”ہے کچھ دن ہماری طرف ہی رہے گا“

عدنان زیدی خوشگوار لہجے میں ان سب کو آگاہ کرنے لگے
”اوہ بھائی یہ تو اچھی خبر ہے عرصہ ہوا مصطفیٰ بھائی سے ملے ہوئے بھی“

اصغر زیدی اس خبر سے خوش ہوتے انہیں کہنے لگے عدنان زیدی اثبات میں سر ہلا گئے۔

”ہمارے گھر رہنے کی کوئی خاص وجہ؟؟“

شاہ ویر عدنان زیدی کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ میرا دوست ہے اس کا بچپن ادھر ہی گزرا ہے بالکل بھائیوں کی طرح”

”ہے تمہیں کیا مسئلہ اس کے یہاں رہنے سے

عدنان زیدی نے تھوڑے سر دلہجے میں اس سے بدلے میں سوال کیا

”انسان کی پرائیویسی بھی ہوتی ہے ناڈیڈ“

شاہ ویر نے سنجیدہ لہجے میں انہیں جواب دیا

وہ تمہارے کمرے میں نہیں رہیں گے بے فکر رہو تمہاری پرائیویسی”

”ڈسٹرب نہیں ہوگی

روکھے لہجے میں اسے جواب دیتے ساتھ وہ کرسی کھسکا کر کھڑے ہو گئے
 حمزہ بھی کان لکھنے اٹھ کھڑی ہوئی آہستہ آہستہ سارے ہی اٹھتے گئے ڈائمننگ
 ٹیبل میں اب شاہ ویر اور انعم موجود تھے
 ”ڈیڈ کو کیا ہوا ہے مام؟“

شاہ ویر نے ماتھے پر بل ڈالے پریشانی سے سوال کیا
 ”میرے خیال سے کل جو جواب تم نے دیا ہے یہ رویہ ان کا عام تھا“
 انعم نے بھی تھوڑے خفگی بھرے انداز میں اسے جواب دیا
 میں نے کسی کو کسی خوش فہمی میں نہیں رکھا میں اپنی زندگی کا یہ فیصلہ تو
 ”خود لے سکتا ہوں نامم اتنا تو حق ہے مجھے

شاہ ویر ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتا کرسی کھسکا کر باہر کی جانب بڑھ گیا انعم
 اسے جاتا دیکھنے لگی انعم کو آج واقع یقین ہو گیا تھا ان کا بیٹا کافی بڑا ہو چکا
 ہے۔۔۔

وہ ہاتھ میں شوپر بیگز لیے گھر میں داخل ہوئی نظر سامنے صوفے پر بیٹھے
اذیان پر گئی۔

ویسے تم مجبوراً پاکستان جا رہی ہو مگر تیاری ایسے کر رہی ہوں جیسے تمہارا
”فیوچر ہسبینڈ تمہارے انتظار میں ہے وہاں

اذیان جو فون میں مصروف تھا اس کے ہاتھ میں شوپر بیگز دیکھ کر مزاحیہ
انداز میں کہنے لگا

ویری فنی میں جو مرضی کروں تمہیں اس سے کیا تم کیا کچھ کرتے ہو میں
”نے کبھی تمہارے معاملے میں بولا ہے

عار یہ منہ بنا کر اسے کہتے ساتھ آنکھوں سے گوگلز اتارتے ہوئے اس کے
سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی

نہیں میں تو بس ایک بات کر رہا تھا ویسے اگر سوچو ڈیڈ نے وہی تمہاری ”
 “کسی سے شادی کر دی تو کیا کرو گی تم
 اذیان فون سائیڈ پر رکھتا اسے مزید تپانے کیلئے جان کر بولا
 میرے معاملے میں کوئی انٹر فٹیر کرے مجھے پسند نہیں چاہے پھر وہ میرا ”
 سگا بھائی کیوں ناہو اور رہی بات میری شادی کی خیر ہے تم خود کی خیر مناؤ
 “

عار یہ چہرے پر محفوظ مسکراہٹ سجائے وہ بات کو گھما کر اس پر کر گئی
 “نونیور میرا فحال دور دور تک شادی کا کوئی ارادہ نہیں ”
 اذیان بے اختیار کہنے لگا عاریہ نفی میں سر ہلا گئی
 “اگر وہاں کوئی لڑکی ہو گی ڈیڈ سے تو لازمی بات کروں گی ”
 عاریہ اسے تنگ کرتی اپنی چیزیں اٹھاتی کمرے کی طرف بڑھنے لگی
 “تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو پھر دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا ”
 اذیان اس کی بات پر تھوڑا پریشان سا ہوتا اونچی آواز میں بولا

”دیکھی جائے گی“

عار یہ اپنے غصے دلا کر مقصد میں کامیاب ہوتی اسے مسکرا کر جواب دینے لگی۔

”جیسے اس کے کہنے پر ڈیڈ میری شادی کر دیں“
عار یہ کوبات کو سنجیدہ نہ لیتا کہتے ساتھ دوبارہ فون پر نظریں جما گیا۔

حمنہ کالج کے بعد آکر سو گئی تھی سر میں درد محسوس کرتی وہ کچن کا رخ کر گئی۔

”کچھ چاہیے ہے حمنہ“

انعم اسے کچن میں داخل ہوتا محبت بھرے لہجے میں پوچھنے لگی
”میں بس اپنے لیے ایک کپ چائے بنانے آئی تھی“

حمنے نے انہیں بتایا جس پر وہ سر کو خم دے گئی

میں نے ابھی بنائی ہی تم ایسا کرو کہ یہ چائے شاہ ویر کو اس کے کمرے میں ”

”دے آؤ تب تک میں تمہارے لیے کپ میں نکالتی ہوں

انعم مسکراتے ہوئے اسے کپ تھا کر کہنے لگیں اس نے ایک نظر ان پر ڈالی

اور شاہ ویر کی رات والی باتیں یاد کرنے لگی

”کھڑی کیا ہو جاؤ ناٹھنڈی ہو رہی ہے چائے ”

انعم اسے ویسے کھڑا پا کر فوراً سے بولیں جس پر وہ ہوش میں آئی حمنے کیلئے وہ

بالکل ماں جیسی ہی تھیں انہیں انکار کر کے وہ بری ثابت نہیں ہو سکتی تھی

خاموشی سے سر کو خم دیتی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اس کے کمرے

کی طرف بڑھی۔۔

کمرے کے باہر قدم روک کر اس نے گہرا سانس خارج کیا دل بہت تیز

رفتاری سے دھڑک رہا تھا کسی بھی وقت باہر نکل آئے گا دروازے پر

دستک دی مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا دروازہ تھوڑا سا کھول کر کمرے میں نظر گھمائی وہ کمرے میں موجود نہیں تھا تھوڑی پر سکون ہوتی وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی اور سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھ کر تیز قدم اٹھائے باہر کی طرف بڑھنے لگی فلحال اس کا سامنا کرنے کی ہمت اس نازک جان میں نہیں تھی

”تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟“

شاہویر کی بھاری آواز کانوں سے ٹکراتی ہی اس کے قدم وہی زنجیر ہو گئے اور سانس روک گئی

”میں تم سے بات کر رہا ہوں“

شاہویر حمہ کو اسی پوزیشن میں کھڑا دیکھ کر پشت پر نظریں جمائے پھر سے مخاطب ہوا حمہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا

”امی نے کہا آپ کو چائے دے آؤ تو وہی رکھ کر جا رہی تھی“

گھبراہٹ کے مارے ایک ہی سانس میں نظریں جھکائے اسے جواب دیتے
 ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگی
 ”سنو تمہاری پڑھائی کیسی جارہی ہے“
 حمنا اس کے سوال پر پھر سے رک گئی
 ”اچھی“

مختصر سا جواب دیا شاہ ویر نے اپنی سیاہ نظریں اس کی جانب اٹھائی۔
 میں جانتا ہوں پڑھنے کا بہت شوق ہے دل لگا کر پڑھو اگر تمہیں باہر جا کر“
 ”بھی پڑھنے کی خواہش ہے تو میں تمہارا ساتھ دوں گا
 شاہ ویر بیڈ کی طرف بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے چائے کا کپ اٹھا کر اسے بتانے
 لگا حمنا نے افسردہ نگاہوں سے اسے دیکھا اتنی ناپسند تھی کہ جلد از جلد وہ
 خود سے دور کرنا چاہتا تھا
 ”جی“

حمنا کہتے ساتھ کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی شاہ ویر اسے جاتا دیکھنے لگا

”اس لڑکی کا کیا ہوگا“

شاہویر نے ایک پل کیلئے خود سے سوچا اور پھر سوچ جھٹک کر چائے کا کپ
لبوں سے لگا گیا۔

”اصغر“

مہوش بیڈ پر آکر بیٹھتی ان سے مخاطب ہوئی

”جی بیگم“

وہ نرم لہجے میں ان کی طرف متوجہ ہوتے پوچھنے لگے

”حمہ انیس کی ہونے والی ہے اور تو اور میرے میکے سے بھی ایک دور شے“

اس کیلئے آگئے ہیں آپ بھائی صاحب سے بات کیوں نہیں کرتے اس

”بارے میں“

مہوش انہیں سنجیدگی سے آگاہ کرنے لگی
 میں خود اپنے منہ سے کیسے بات کر لوں میں بیٹی کا باپ ہوں خود بات ”
 کرتے ہوئے اچھا تھوڑی لگتا ہے یہ تو بھائی جو سوچنا چاہیے ہے
 اصغر زیدی مضحل لہجے میں انہیں نرمی سے سمجھانے لگے
 تو کرنی چاہیے ناہم تو صرف ان کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں پتہ نہیں مجھے ”
 ” کیوں پریشانی ہو رہی ہے کہ ان کا ارادہ بدل گیا ہے
 مہوش قدرے پریشان کے عالم میں بولی
 اللہ بہتر کریں گے اگر نہیں کریں گے تو کیا ہماری بچی کوئی گری پڑی ہے ”
 تم بتاؤ رہی ہو رشتے آرہے ہیں جہاں اتنے دن انتظار کیا ہے کچھ دن مزید
 ” کر لیتے ہیں کیا پتہ کوئی نہ کوئی بات کر لیں بھائی
 مہوش کو پریشان دیکھ کر اصغر زیدی نے انہیں تسلی بخشی جس پر وہ سر کو خم
 دے گئی مگر دل میں بہت سے خدشات پیدا ہوئے تھے کیونکہ وہ خود بھی
 چاہتی تھی ان کی بیٹی کی شادی شاہویر سے ہی ہو۔

آج اتوار کا دن تھا اور گھر کے باقی افراد سمیت آج حمنا بھی گھر پر موجود تھی سب لوگ تیار یوں میں مصروف تھے کیونکہ مصطفیٰ کی فیملی پہنچنے ہی والی تھی وہ ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھی ہوئی نظری میں ٹی وی سکرین پر مرکوز کیے پروگرام دیکھنے میں مصروف تھی کہ تبھی گاڑی کا ہارن بجا اور گھر کے سبھی افراد ان کے استقبال کے لیے دیوان خانے میں پہنچ گئے وہ وہی بیٹھی رہی شاہویر کی ان باتوں کے بعد وہ پہلے کی نسبت مزید خاموش رہنے لگی تھی ”میرے دوست خوش آمدید“

مصطفیٰ کو اندر آتا دیکھتے ہی عدنان زیدی خوشدلی کیساتھ ان کی طرف بڑھ کر گلے لگے مصطفیٰ کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ نمودار ہو گئی پیچھے عاریہ اور اذیان خاموش کھڑے تھے عاریہ نے پرنٹڈ لانگ فرائک اور ٹائٹس پہنے

گھنگرا لے آدھے بال کیچر میں مقید کر کے باقی پر پھیلائے ہوئے تھے پنک
کالر کا بلش اون اور پنک ہی ہونٹوں پر لپ گلو ز لگائے وہ آج اور بھی حسین
لگ رہی تھی سب سے رسمی سلام دعا کے بعد وہ سب دیوان خانے میں بیٹھ
گئے۔

”اسلام و علیکم انکل“

سر پر سلیقے سے دوپٹہ لیے وہ سر جھکائے مصطفیٰ سے احتراماً کہنے لگی کہ
اچانک نسوانی آواز پر اذیان کا دھیان اس طرف گیا نظر اس پر گئی
”و علیکم اسلام ماشاء اللہ یہ اصغر تمہاری بیٹی ہے اتنی بڑی ہو گئی“
مصطفیٰ اپنائیت سے سر پر ہاتھ رکھے مسکرا کر کہنے لگے وہ ہلکا سا مسکرا کر
عار یہ سے ہاتھ ملائی اذیان کو نظر انداز کرتی اوپر کی طرف بڑھ گئی اس کے
نظر انداز کرنے پر اذیان کو تھوڑی حیرت ہوئی مگر وہ خود کو نارمل ظاہر
کروانے لگا۔

”شاہ ویر صاحب کہاں ہے نظر نہیں آرہے ہیں“

مصطفیٰ نظریں ادھر ادھر گھماتے ہوئے عدنان زیدی سے مخاطب ہوئے
 “شاور لے رہا ہے”

انہوں نے جواب دیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے
 بچے تھک گئے ہوں گے آرام کرنا چاہتے ہو گے آؤ اذیان میں آپ کو آپ
 کاروم دیکھتا ہوں اور عاریہ بیٹا آپ کاروم اوپر جا کر رائٹ سائیڈ پر فرسٹ
 والا ہے

عدنان اذیان کو اپنے ساتھ لیے عاریہ کو بتانے لگی وہ جی کہ کر اپنا سامان
 اٹھانے ہی لگی

“رہنے دو عاریہ یہ ملازم تمہارے کپڑے میں پہنچا دے گا”
 مہوش نے مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کیا تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی
 “جی ٹھیک ہے”

عاریہ بھی جواباً مسکرا کر سر کو خم دیتی اوپر کی طرف قدم بڑھا گئی۔

زینے چڑھ کر وہ اوپر پہنچ کر دائیں اور بائیں طرف نظر گھمانے لگی
 ”لیفٹ کہا تھا رائٹ“

عار یہ سوچتے ہوئے بائیں جانب مڑ کر بغیر ناک کیے دروازہ کھول گئی کہ
 سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی سیاہ آنکھیں ایک دم بڑی ہو گئی حلق سے
 بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی چیخ کی آواز پر دھیان اس پر گیا
 سامنے انجان لڑکی کو دیکھ کر وہ فوراً سے ایک سائیڈ پر ہوا
 ”واٹ دل ہیل“

غصے سے کہتے ساتھ عاریہ آنکھیں بند کر گئی اس کے گال غصے اور شرم کے
 مارے سرخ ہو گئے شاہویر نے ایک نظر خود پر ڈالی نے جو اس وقت صرف
 تو لیے میں موجود تھا اسے اس وقت حد سے زیادہ شرمندگی اور غصہ آیا
 ”اے کون ہو تم“

شاہویر سردلہجے میں سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر سوال کرنے لگا
میں جو بھی ہوں کمرالاک کر کے رکھنا چاہیے اتنی عقل تو سب میں ہوتی ہے“

عار یہ غصے اور گھبراہٹ کے مارے اونچی آواز میں کہتی پلٹ گئی
تمہیں میسنرز نہیں ہے کہ کسی لڑکے کے کمرے میں آنے سے پہلے“
”ناک کرنا چاہیے

شاہویر اس کی بات پر مزید آگ بگولہ ہوتا اسے اس کی غلطی سے آگاہ کرنے
لگا

”مجھے کیا معلوم تھا یہ کسی لڑکے کا کمرہ ہوا آئندہ دروازہ لاک رکھنا“
عار یہ اسے جواب دے کر ہی باہر نکلتی دروازہ بند کر گئی اس کے جاتے ہی
شاہویر نے سانس خارج کیا اور کپڑے پہننے لگا۔

عار یہ دائیں طرف والے کمرے کے سامنے آکر کھڑی ہوتی دروازے پر
دستک دینے لگی کہ اندر سے کوئی جواب نہیں آیا عاریہ نے ایک اور بار پھر
دستک دی

جس دروازے کو بجانا چاہیے تھا وہ بجایا نہیں اور جو نہیں بجانے والا وہ ”
”بجائے جا رہی ہو

تبھی ابھی والی مردانہ آواز دوبارہ عاریہ کے کانوں سے ٹکرائی اس نے پلٹ
کر اس کی جانب دیکھا سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس بڑھی ہوئی بیرو ڈوہ
اس وقت بہت ہی زیادہ پرکشش لگ رہا تھا شاہویر نے بھی نظر اٹھا کر اسے
دیکھا سیاہ آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ٹکرائیں اور دونوں کی نظر ملی۔
میں دوبارہ ایسی کسی سچویشن کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں تھی اس لیے ”
”سوچا اب کی بار دروازہ بجاہی لوں

منہ بنا کر اسے جواب دیتی وہ کمرے کا دروازہ کھول کر کمرے کے اندر چلی
گئی اسے جاتا دیکھنے لگا

”دماغ سے پیدل لگ رہی ہے“

کندھے اچکا کر کہتے ساتھ وہ نیچے کی طرف بڑھ گیا
مصطفیٰ زیدی اسے دیکھتے گرمجوشی سے اس سے ملے اور شاہویر کو اندازہ
ہو گیا کہ یہ دماغ سے پیدل لڑکی ان کی ہی بیٹی ہے۔۔

”عدنان صاحب آپ کو ڈنر پر بلارہے ہیں“
ملازمہ دروازے پر دستک دے کر عاریہ کو آگاہ کرنے لگی عاریہ نے دروازہ
کھولا ملازمہ سر جھکا گئی
”جی میں آرہی ہوں“

نرم لہجے میں اسے کہتے ساتھ وہ واپس میں کمرے میں چلی گئی اور ملازمہ
خاموشی سے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

وہ بالوں کو سیٹ کر کے ہاتھوں میں گھڑی پہنتی نیچے کی طرف بڑھنے لگی کہ اسے حمنہ اپنے کمرے سے نکلتی نظر آئی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور مسکراہٹ پاس کی دونوں ساتھ چلتی اکٹھے ہی زینے اتر کر ڈائنگ ہال کی طرف بڑھیں

”آگئی عاریہ اور حمنہ“

عدنان ان دونوں کو آتا دیکھ کر مسکرا کر کہنے لگے شاہ ویر نے نظر سامنے کی جانب اٹھائی بلیورنگ کے لانگ ٹوپ اور جینز پینٹ میں ملبوس شاہ ویر کو ایک پل کیلئے خود سے نظریں نہ ہٹانے پر مجبور کر گئی۔

حمنہ مہوش کیسا تھ والی خالی کر سی پر بیٹھ گئی اور عاریہ اذیان کیسا تھ خالی کر سی سنبھال گئی اس کے بالکل سامنے والی کر سی پر شاہ ویر بیٹھا تھا اسے خود کو دیکھتا پا کر شاہ ویر فوراً سے نظریں جھکا گیا۔

کھانا کھانے کے دوران سب آپس میں محو گفتگو تھے حمنہ اور عاریہ بس خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی

” لگتا ہے بھائی صاحب عاریہ زیادہ بولتی نہیں ہے ”
 انعم عاریہ پر نظریں مرکوز کیے مصطفیٰ سے مخاطب ہوئی اپنا نام سن کر وہ ان
 کی طرف متوجہ ہوئی اور چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لائی
 ” آئی اس کو خاموش رہنے دیں کیونکہ اگر اس نے بولنا شروع کر دیا تو کسی ”
 ” اور کو بولنے کا موقع نہیں دے گی

اذیان فوراً سے مداخلت کرتا مزاحیہ انداز میں انعم کو جواب دینے لگا انعم
 مہوش عدنان اصغر حمزہ سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی عاریہ
 نے گھور کر اسے دیکھا شاہویر نے سامنے نظر اٹھا کر اسے دیکھا
 تم خاموشی سے کھانا نہیں سکتے کیوں سب کے سامنے اپنا منہ تڑوانا چاہتے ”
 ” ہو

عاریہ اس کے قریب ہوتی دبی دبی آواز میں غصے سے اسے جھڑک گئی جس
 پر وہ خاموشی سے پلیٹ میں جھک گیا

نہیں اذیان تو کچھ بھی بولتا ہے دراصل عاریہ کو کسی نئی جگہ اڈ جسٹ ”
ہونے میں تھوڑا وقت لگتا ہے جب یہ یہاں خود کفر ٹیبل محسوس کرنے
” لگے گی تو خود بخود بولنا بھی شروع ہو جائے گی

مصطفیٰ نے عاریہ کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر فوراً سے بات سنبھالی۔
” ہماری حمنہ بھی جلدی کسی سے گھلتی ملتی نہیں ہے ”

مہوش مسکرا کر فوراً سے بتانے لگی حمنہ اپنے ذکر پر سر جھکا گئی
” مجھے تو لگتا ہے یہ بولتی بھی نہیں ہے ”

اذیان اس کے نام پر فوراً نظریں اسکی جانب کرتا کہنے لگا
ایسا ہی ہے حمنہ زیادہ نہیں بولتی ہے کام کی بات کرتی ہے اور زیادہ تر خود ”
” کو پڑھائی میں ہی مصروف رکھتی ہے

اب کی بار انعم نے مسکرا کر حمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے اسے کے متعلق بتایا
عاریہ نے ایک نظر اس پر ڈالی وہ واقع معصوم تھی

اگر آپ سب نے ایک دوسرے کے بارے میں جان لیا ہے تو ہم ڈنر ”
 “ کر لیں یہ سب باتیں بعد میں بھی ہو سکتی ہیں

شاہ ویر پہلی بار ان سب کے درمیان بولا کہ سب کا دھیان اس پر گیا عدنان
 زیدی نے اسکی طرف دیکھا اور پھر سب خاموشی سے ڈنر کرنے لگ گئے
 عاریہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اسے سامنے بیٹھا وہ مغرور شخص کچھ خاص
 پسند نہیں آیا۔

“ لگتا ہے آپ کو ہمارا یہاں آنا پسند نہیں آیا ہے ”

عاریہ اس کے روکھے انداز میں اپنی بے عزتی محسوس کرتی چیخ پلٹ میں
 رکھے صاف الفاظ بول گئی مصطفیٰ سے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا باقی
 سب بھی تھوڑا گھبرا گئے کیونکہ اس سے تو آج تک کسی گھر کے فرد نے بھی
 اس طرح بات نہیں کی تھی

مجھے کھانے کے دوران زیادہ باتیں کرنا کچھ خاص پسند نہیں کھانے کے ”
 “ دوران کھانا کھانا چاہیے نہ کہ فضول کی گفتگو کرنی چاہیے ہے

شاہویر نے اس کی طرف دیکھ کر ٹھنڈے لہجے میں جواب دیا
 معاف کیجیے گا عدنان انکل لیکن آپ کا بیٹا خاصا بد تمیز ہے میرا پیٹ بھر گیا“

عار یہ عدنان زیدی کی طرف نظریں کیے انہیں سنجیدہ لہجے میں بتانا ضروری
 سمجھتی کر سی کھسکا کر کھڑی ہوئی کہ شاہویر کا منہ کی طرف بڑھتا چمچ وہی
 رک گیا اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کے چہرے پر سرد تاثرات نمایاں
 ہوئے

ایکسیوز می آپ میرے گھر میں کھڑے ہو کر میرے متعلق یہ بول رہی“
 ہیں

شاہویر نے سخت لہجے میں اس سے یاد دہانی کروانی چاہی اس لڑکی کی ہمت پر
 وہ واقع حیران تھا

“میں آپ سے نہیں انکل سے مخاطب تھی“

عار یہ کہتے ساتھ بغیر اسے دیکھے اوپر کی طرف بڑھنے لگی حمزہ تو حواس باختگی کے عالم میں عاریہ کو دیکھ رہی تھی سامنے کھڑی وہ لڑکی واقع اس شخص کے غصے سے انجان تھی ڈائمننگ ٹیبل پر ایک دم سناٹا سا چھا گیا

“عار یہ یہ کیا بد تمیزی ہے سوری بولو”

مصطفیٰ کی سرد آواز پر عاریہ کے بڑھتے قدم ر کے اس نے حیرانگی سے آنکھیں بڑی کیے ان کی طرف دیکھا

میں نے کچھ غلط نہیں بولا تو میں کیوں معافی مانگوا کر یہ سٹیٹ فارورڈ ہے

“تو میں بھی ہوں

عار یہ خفگی سے کہتے ساتھ اوپر کی طرف بڑھ گئی سب اسے جاتا دیکھنے لگ گئے شاہ ویر کے اعصاب غصے سے ایک دم تن گئے

“عار یہ کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں شاہ ویر”

وہ جو اپنے غصے پر ضبط کیے بیٹھا تھا مصطفیٰ کے الفاظ پر اعصاب ڈھیلے پڑے اس سے پہلے وہ کچھ بولتا عدنان زیدی بول پڑے

ارے تم کیوں سوری بول رہے ہو غلط بات تو اس نے بھی کی ہے خوا مخواہ”
“اس بچی کا موڈ آف کر دیا

عدنان مصطفیٰ کو شر مندہ دیکھ کر شاہ ویر کو سرد نگاہوں سے گھورتے بات
سنجھال گئے

“جی بھائی صاحب آپ شر مندہ نہ ہو شروعات تو اسی نے کی تھی نا”
انعم بھی فوراً سے ان سے کہنے لگی جس پر وہ بمشکل مسکرا سکے شاہ ویر کھانا
چھوڑ کر اٹھتا بھاری قدم لیے باہر کی طرف بڑھ گیا حمزہ اسے جاتا دیکھنے لگ
گئی۔۔

ڈنر کے بعد مصطفیٰ عاریہ سے بات کرنے کے ارادے اوپر کی طرف بڑھے
 اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دروازے پر دستک دی اور اندر داخل
 ہوئے وہ اس وقت بیڈ پر بیٹھی ہوئی نظر آئی
 ”عاریہ“

سنجیدہ لہجے میں انہوں نے پکارا عاریہ کا دھیان ان کی طرف گیا
 ”جی“

عاریہ نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا
 ”یہ کیا تھا نیچے یہی سب کرنا تھا تو اس سے بہتر تھا تم نہ آتی“
 مصطفیٰ ناراضگی ظاہر کرتے اس کے سامنے آکر بیٹھے عاریہ مکمل طور پر ان
 کی طرف متوجہ ہوئی

ڈیڈ آپ نے ان کے بیٹے کا موڈ نہیں دیکھا تھا اس کے موڈ سے صاف
 ظاہر تھا کہ اس کو ہمارا یہاں آنا خوش خاص پسند نہیں آیا میں نے جو محسوس
 ”کیا وہ بول دیا“

عار یہ نے منہ بنا کر انہیں جواب دیا وہ خفا سے اسے دیکھنے لگے

اس نے ایک معمولی بات کی تھی تم نے خوا مخواہ بات بڑھادی میں نے یہ ”

تربیت تو نہیں کی تم لوگوں کی مانا آپ کی ماما جلدی چلی گئی لیکن میں نے

آپ پر اور اذیان پر پوری توجہ دی ہے اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں ان کے

سامنے شرمندگی سے نہ رہو تو صبح ہوتے ہی عدنان سے اور شاہویر سے

”ایکسیوز کر لینا ہم ان کے گھر رہ رہے ہیں کیا سوچ رہے ہوں گے

مصطفیٰ نے تحمل بھرے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا وہ جواباً خاموش رہی اس

کے والد کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی شخص اسے کسی چیز کیلئے مجبور نہیں

کر سکتا تھا عاریہ بس ایک ان کے سامنے ہی بے بس ہو جاتی تھی

”آپ جلدی کوئی فلیٹ یا گھر دیکھیں گے ”

اب کی بار عاریہ نے سنجیدہ لہجہ اختیار کیے بولا

”ٹھیک ہے مگر اس سے پہلے آپ وعدہ کریں صبح آپ اپنی ڈنروالی حرکت ”

”کیلئے ایکسیوز کریں گی

مصطفیٰ اس کی بات پر ہامی بڑھتے اس سے کہنے لگے وہ اثبات میں سر ہلا گئی وہ خاموشی سے کمرے سے چلے گئے وہ انہیں جاتا دیکھنے لگی۔

کیا ضرورت تھی عاریہ اس منہ سے یہ سب نکالنے کی اگر اس کو ہمارا آنا

پسند نہیں آیا تو مجھے کیا میں اپنی زبان کا کیا کروں ڈیڈ کو کتنی شرمندگی ہوئی

”ہو گی

مصطفیٰ کے جانے کے بعد خود سے ہمکلام ہوئی مصطفیٰ کے سمجھانے کے بعد عاریہ تاسف ہوا وہ سر جھٹک گئی۔

Zubi Novels Zone

مصطفیٰ جیسے ہی کمرے سے باہر آئے تو نظر اذیان پر گئی

”ڈیڈ وہ عدنان انکل آپ کو بلارہے ہیں نیچے“

اذیان نے انہیں بتایا تو وہ اثبات میں سر ہلا کر نیچے کی طرف بڑھ گئے اذیان بھی نیچے کی طرف بڑھنے لگا مگر دائیں جانب کے دوسرے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھ کر وہ رک گیا اور کسی سوچ کے تحت وہ اس کمرے کی طرف اپنے قدم بڑھا گیا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی جگہ ساکت ہو گیا سر کو مکمل ڈھانپے وہ نماز ادا کر رہی تھی نماز ادا کرتے ہی اس کا معصوم چہرہ اس قدر پر نور تھا کہ اذیان اس سے اپنی نظریں ہٹانا بھول گیا ہارٹ بیٹ مس ہوئی دل نے اپنے ہونے کا احساس دلایا حمنہ نے سلام پھیرا اور نظر سامنے ڈالی اذیان کو کھڑا پا کر اس کے چہرے پر پریشان تاثرات نمودار ہوئے اور اس کی نظریں خود پر محسوس کرتی وہ عجیب سا محسوس کر کے اٹھتی دروازے کی طرف بڑھی

”آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟“

حمنہ نے سنجیدہ لہجے میں اس سے آئبر واچکا کر سوال کیا اذیان ہوش میں آیا اور نفی میں سر ہلا گیا

”تو یہاں بلا وجہ کھڑے کیوں ہیں جانیے“
 حمزہ خفگی سے کہتے ساتھ دروازہ بند کر گئی اذیان اسے دیکھتا رہ گیا ایک دم
 اس کو کیا ہوا تھا وہ خود بھی سمجھ نہیں سکا تھا ایک نظر بند دروازے پر ڈال کر
 وہ خاموشی سے نیچے کی طرف بڑھ گیا۔



”بس کریں کتنی پیسے گے سر“
 معاذ سے تیسری سیگریٹ پیتا دیکھ کر فکر مند سا کہنے لگا شاہ ویر نے اسے
 دیکھا
 ”کوئی مسئلہ ہے کیا سر؟“
 شاہ ویر کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ صاف لگایا جاسکتا تھا اس وقت کس
 قدر غصے میں ہے

”میں اس وقت شدید غصے میں ہوں“

شاہویر نے ترشی سے کہا وہ اثبات میں سر ہلا گیا

”سروہ نظر آ رہا میں وجہ جان سکتا ہوں؟“

معاذ تھوڑا گھبراتے ہوئے اس کی حالت دیکھتا پوچھنے لگا

وہ لڑکی مصطفیٰ انکل کی بیٹی اس نے مجھے بہت غصہ دلایا ہے میرے گھر“

”میں کھڑے ہو کر مجھے بد تمیز کہہ رہی ہے خود تو جیسے بہت فرمانبردار ہے نا

اس کے متعلق سوچتے ہی آنکھوں میں سختی در آئی معاذ کو تھوڑی حیرت

ہوئی آج سے پہلے اس نے کسی لڑکی کا ذکر نہیں کیا تھا

سروہ آپ کے گھر مہمان ہے کچھ دنوں میں چلی جائے گی آپ نظر انداز“

”کریں

معاذ نے اسے مسکرا کر سمجھانا چاہا

جو انسان میری بے عزتی کرے میں اسے نظر انداز ہر گز نہیں کر سکتا“

”ہوں

شاہویر نے معاذ کی طرف اپنی سر دنگاہیں کیے اسے بتانا ضروری سمجھا وہ خاموش ہو گیا معاذ اس کا خاص آدمی تھا کبھی کبھی وہ معاذ سے کام کے علاوہ اپنی ذاتی زندگی کے متعلق بھی بات کر لیتا تھا اور زندگی میں آج پہلی دفعہ وہ معاذ سے کسی لڑکی کے متعلق گفتگو کر رہا تھا۔

معاذ تم گھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ میں بھی کچھ دیر میں بہتر ہوں گا تو چلا“
 “جاؤں گا

شاہویر اسے وہی بیٹھا دیکھ کر اب کی بار نرم لہجے میں کہنے لگا
 “نہیں سر میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتا“

معاذ نے اس کی بات کی نفی کر دی شاہویر نے اسے دیکھا
 “میں خود کو سنبھال سکتا ہوں تم جاؤ میں کہ رہا ہوں نا“

شاہویر اب کی بار تحکم بھرے انداز میں کہنے لگا مجبوراً معاذ اس کی بات پر
 رضا مند ہونا پڑا

سر آپ جلدی چلے جائیے گا زیادہ دیر یہاں بیٹھنا مناسب نہیں بہت سے ”
 “لوگ آپ کی جان کے دشمن ہیں آپ جانتے ہیں نایہ بات
 معاذ اس کی فکر میں اسے تنبیہ کرنے لگا جس پر شاہویر کے لبوں پر
 مسکراہٹ نمودار ہوئی اور اثبات میں سر ہلا گیا معاذ خدا حافظ کرتا چلا گیا



“کیسی لڑکی تھی بات کو اتنا بڑھا دیا بلا وجہ ہی ”
 انعم عدنان زیدی کی طرف دیکھتے ہوئے تھوڑی حیرت بھرے انداز میں
 کہنے لگیں۔۔

“وہ باہر کے ملک سے آئی ہے اور تمہارا بیٹا بھی تو حد کرتا ہے ”
 عدنان زیدی نے انعم کو دیکھتے ہوئے تھوڑے ٹھنڈے لہجے میں بولا۔
 “اس کے مزاج سے تو سب ہی واقف ہیں ”

انعم نے شاہ ویر کی طرف داری کرتے ہوئے جواب دیا
 ”ہم سب واقف ہیں وہ بچی واقف نہیں تھی“
 عدنان زیدی سنجیدہ لہجے میں انہیں سمجھانے لگے
 ”ہماری حمہ بھی تو ہے مجال ہے جو ایک سے دوسری بات کر دے“
 حمہ کا ذکر کرتے ہی انعم مسکرا کر انہیں آگاہ کرنے لگیں وہ جواباً خاموش
 رہے۔

سنیں آپ ایک دفعہ خود بات کر کے دیکھیں شاہ ویر سے کیا پتہ آپ کے“
 ”کہنے پر رضامند ہو جائے حمہ جیسی بچی ہمیں کہیں نہیں مل سکتی ہے
 انعم نے عدنان زیدی سے فکر کے تحت کہا عدنان زیدی نے سراٹھا کر
 انہیں دیکھا

”ایسا ہی ہے میں اس سے ایک دفعہ بات کر کے دیکھوں گا“
 عدنان زیدی انعم کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے ہامی بڑھ گئے وہ اثبات
 میں سر ہلا گئیں۔۔

رات دو بجے کے قریب وہ زیدی ولایت میں داخل اور اپنے کمرے کا رخ کرتا
 زینے چڑھنے لگا کہ سامنے سے عاریہ آتی دیکھائی دی عاریہ اسے دیکھ کر اپنی
 جگہ رک گئی شاہ ویر سائیڈ سے گزرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا
 ”ایکسیو زمی“

عاریہ اسے جاتا دیکھتے ہوئے گردن موڑ کر پشت پر نظریں مرکوز کیے
 مخاطب ہوئی شاہ ویر اس کی آواز پر رک گیا اور نظر اس کے چہرے پر ڈالی
 نا جانے سامنے کھڑی اس لڑکی میں ایسی کیا بات تھی کہ ایک دفعہ وہ نظر اٹھا
 کر اسے دیکھتا تو اس کے چہرے سے نظریں ہٹانا شاہ ویر زیدی کو دنیا کا سب
 سے مشکل ترین کام لگتا تھا۔
 ”ڈنروالی بات کیلئے سوری“

سنجیدہ لہجے میں بغیر اسے دیکھے وہ اسے کہنے لگی شاہ ویر نے غور سے اس کے
 چہرے کو دیکھا جہاں شرمندگی جیسی کوئی چیز اسے دیکھائی نہیں دی۔

”آپ سوری بول رہی ہیں یا مجھ پر احسان کر رہی ہیں“
 شاہویر ایک قدم اس کی طرف بڑھتا طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگا
 ”جیسا آپ کو بہتر لگے“

عار یہ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا وہ اسے دیکھتا رہ گیا
 ”تم مجھے کہیں سے اپنی حرکت پر شرمندہ نظر نہیں آرہی“
 اس کے انداز کر شاہویر ضبط کرتا اندازہ لگاتے ہوئے کہنے لگا
 جی ایسا ہی ہے میں صرف اور صرف ڈیڈ کی وجہ سے ایکسیوز کر رہی“
 ”ہوں“

صاف لفظوں میں اسے آگاہ کرتی وہ نیچے کی طرف بڑھ گئی وہ اسے جاتا دیکھنے
 لگا اس طرح ہر بات تو وہ دوسرے کو منہ پر کر دیتا تھا مگر آج پہلی بار کسی
 لڑکی نے سیدھی بات اس کے منہ پر کر ڈالی تھی شاہویر جو خود کو بہت دیر لگا
 کر پر سکون کر کے آیا تھا اسکی باتیں سن کر اسے اپنا سر پھر سے درد ہوتا

محسوس ہوا غصے سے کمرے میں داخل ہوتا وہ کمرے کا زور سے دروازہ بند کر گیا۔۔

عار یہ صبح ناشتہ کیلئے ڈائننگ ہال میں پہنچی تو سب لوگ پہلے سے ہی موجود تھے

،، گڈ مارنگ ،،

عار یہ اندر داخل ہوتی سب سے مخاطب ہوئے کر سی کھسکا کر بیٹھی

،، گڈ مارنگ پیٹا ،،

عدنان زیدی کے علاوہ کسی نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا وہ خاموشی سے بیٹھ گئی سب لوگ ناشتہ کرنے میں مصروف تھے کہ مصطفیٰ زیدی نے عاریہ کو اشارہ کیا وہ اشارہ سمجھتی سر کو خم دے گئی

”عدنان انکل“

نرم لہجے میں انہیں مخاطب کرتی وہ ان سمیت سب کو اپنی طرف متوجہ کر گئی

مجھے آپ سے کل رات کیلئے سوری کرنا تھا میں شاید زیادہ ہی بول گئی تھی“

”میں نے رات میں شاہ ویر سے بھی سوری کر لیا تھا

عار یہ نے سر جھکائے تابعداری سے ان سے معذرت کرنے لگی اذیان اور شاہ ویر دونوں نے حیرانگی سے اسے دیکھا اذیان کی حیرانگی کی وجہ یہ تھی کہ وہ پہلی اسے اتنے آرام سے بات کرتے دیکھ رہا تھا جبکہ شاہ ویر کی حیرانگی کی وجہ یہ تھی کہ اس کے اب کے لہجے اور رات والے لہجے میں زمین آسمان کا فرق تھا

نہیں نہیں عار یہ بیٹا آپ کو سوری کرنے کی ضرورت نہیں ہے غلطی اس“

”کی ہی تھی

عدنان زیدی اس کی بات پر بے اختیار نرم پڑتے شاہویر پر ایک سرد نگاہ ڈال گئے عاریہ ہلکا سا مسکرا دی۔

”تم نے سوری کی ہے عاریہ سے؟“

عدنان زیدی ٹھنڈے لہجے میں شاہویر سے مخاطب ہوئے شاہویر نے بے یقینی سے عدنان زیدی کو دیکھا عاریہ گردن اکڑا گئی رات والی باتیں

عاریہ کی شاہویر کے ذہن میں گردش کرنے لگی

مجھے اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے میں نے کچھ غلط نہیں بولا اگر بولا ہوتا آپ

”کے کہے بغیر سوری کر لیتا

شاہویر نے عدنان زیدی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا جس پر عدنان زیدی کو

تھوڑی شرمندگی ہوئی سب خاموش رہے عاریہ نے سرد نگاہوں سے اسے

دیکھا جو پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتا تھا مگر بغیر کچھ کہے خاموشی سے ناشتہ

شروع کر گئی

خان بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ چھٹی پر ہے حمہ کو آپ کالج چھوڑ ”
 “ دیں آج

انعم کچھ دیر بعد شاہ ویر کی طرف دیکھتی نرم لہجے میں اسے کہنے لگیں
 “ نہیں نہیں امی میں کل چلی جاؤ گی کوئی مسئلہ نہیں ہے ”

حمہ نے بے اختیار انکار کیا کہ اس کے انکار پر شاہ ویر کا دھیان حمہ کی
 طرف گیا

تم اس غم میں پورا دن کمرے سے نہیں نکلو گی تمہیں جیسے جانتا نہیں ”
 “ ہوں میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں جلدی آ جاؤ

سنجیدگی سے کہتا وہ کرسی کھسکا کر کھڑا ہو گیا حمہ جواباً خاموش رہی وہی
 عاریہ نے ایک نظر حمہ پر ڈالی سامنے والا شخص اسے آرڈر دے کر گیا تھا
 مگر وہ کچھ نہیں بولی تھی بلکہ وہ تھوڑا گھبرا کر کرسی سے کھڑی ہوتی اوپر کی
 طرف بڑھی۔۔

پانچ منٹ میں وہ کالج کیلئے تیار سر جھکائے گراج کی طرف بڑھنے لگی کہ تیز قدم اٹھانے کی وجہ سے کسی سے ٹکرا ہوتے ہوتے پچی حممنہ نے سراٹھا کر دیکھا اذیان کو دیکھ کر وہ دو قدم پیچھے ہوئی سفید یونیفارم میں ملبوس سر کو چادر سے ڈھکے آنکھوں پر عینک لگائے وہ سامنے کھڑے شخص کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی حممنہ اسے نظر انداز کرتی گراج کی طرف بڑھ گئی پیچھے کھڑا وہ اسی جگہ کھڑا رہ گیا ایسا نہیں تھا کہ اس نے حممنہ سے خوبصورت لڑکی آج سے پہلے نہیں دیکھی اس کی زندگی میں بہت سی خوبصورت لڑکیاں آئی گئی تھیں مگر اس لڑکی میں ایک کشش تھی اور اس کے چہرے پر موجود معصومیت کے باعث وہ اس کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا۔

ابھی تکمیلِ الفت پر نہ دل مغرور ہو جائے
یہ منزل وہ ہے جتنی طے ہوا اتنی دور ہو جائے

حمنہ کے بیٹھتے ہی شاہویر نے گاڑی سڑک پر دوہرا دی حمنہ خاموشی سے
سر جھکائے بیٹھی تھی
”حمنہ“

شاہویر کی آواز سنتے ہی ہارٹ بیٹ مس ہوئی
”جی؟“

حمنہ نے نظریں اس کی جانب کیے جواب دیا
”کچھ بات کرنی تھی تم سے“
شاہویر نظریں سامنے کیے ڈرائیونگ پر دھیان دیتا کہنے لگا
”میں سن رہی ہوں“

حمنہ اپنی عینک ٹھیک کرتی دھیمے لہجے میں اسے بولی
یقیناً تم سے بھی تمہارے گھر والے ہم دونوں کے رشتے کی بات کر رہے
”ہوں گے“

شاہ ویر کے منہ سے اس بات کا ذکر سن کر حمنہ کی سانس سینے میں اٹک گئی۔
 ”اس متعلق بات کی ہے نا چاچو چاچی نے تم سے؟“
 شاہ ویر اسے خاموش دیکھ کر نظریں اس کی طرف کرتا پوچھنے لگا وہ گھبرا کر
 اثبات میں سر ہلا گئی۔

تمہیں کسی قسم کی کوئی امید پر نہیں رکھنا چاہتا ہوں تم بہت اچھی لڑکی ہو۔“
 حمنہ مگر ہم دونوں کا ایک ساتھ گزارا نہیں ہو سکے گا بہتر ہے کہ تم بھی چاچو
 ”چاچی کو انکار کر دو“

سنجیدہ لہجے میں اس کی طرف دیکھے بغیر بتانے لگی وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی
 اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ شخص کبھی یہ بات اس کے منہ پر کر دے گا
 کوئی اور اسکی جگہ یہ الفاظ بولتا تو اس قدر تکلیف نہ ہوتی جتنی شاہ ویر کے منہ
 سے یہ یہ الفاظ سن کر اسے تکلیف ہوئی تھی آنسوؤں پر ضبط کیے وہ انہیں
 اپنے اندر اتار کر ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی
 ”تم کچھ بولو گی نہیں؟“

شاہ ویرا سے خاموش دیکھ کر تھوڑی دیر مخاطب ہوا
 ”کالج آگیا“

حمنے نے اسے دیکھے بغیر اپنی آواز قدرے نارمل رکھے بولا تو شاہ ویر نے
 بریک لگائی دروازہ کھول کر وہ گاڑی سے اترتی کالج کے گیٹ کی طرف بڑھ
 گئی شاہ ویرا سے جاتا دیکھنے لگ گیا اور گاڑی سٹارٹ کرتا سڑک پر دوہرا گیا
 سائیڈ پر کھڑا اور نگ زیب کا آدمی کبھی شاہ ویرا اور کبھی اس لڑکی کو اندر جاتا
 دیکھنے لگا

”یہ خبر تو صاحب کو بتانا بنتی ہے“
 چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہتے ساتھ وہ تیز رفتار سے اور نگ زیب کے
 گھر کی طرف بھاگا۔۔

حمنے کالج میں داخل ہوتے ہی کلاس میں جانے کے بجائے باتھ روم کی
 طرف بڑھ گئی آنسو کسی پل بھی نکلنے کیلئے تیار تھے کسی ایسے شخص کو کھونا

جس کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی گزارنے کے خواب دیکھے ہوں بہت تکلیف ہوتی ہے وہ باتھروم میں آتی ضبط کیے آنسو بہانے لگی۔

،، مگر ہم دونوں کا ایک ساتھ گزارا نہیں ہو سکے گا

شاہ ویر کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے وہ آنکھیں میچ گئی شاہ ویر کے علاوہ کسی اور انسان کو سوچنا بھی اس نے خود پر گناہ سمجھا تھا اور آج وہی شخص اسے اپنانے کیلئے تیار نہ تھا

،، صاحب

وہ دیوان خانے میں پہنچتا اور نگ زیب کو اونچی آواز میں پکارنے لگا

،، کیا ہوا ہے تمہیں؟؟

اور نگ زیب اس کی پھولی ہوئی سانس دیکھ کر پریشانی کے عالم میں پوچھنے لگا

”صاحب ایک خبر لایا ہوں آپ کیلئے آپ کے بہت کام کی ہے“
ملازم چہرے پر مسکراہٹ سجائے آگاہ کرنے لگا جس پر اور نگ زیب کے
چہرے پر تجسس سا ابھرا
”بولو بھی“

اس کو خاموش پا کر ناگواری سے اور نگ زیب دھاڑا
”صاحب میں شاہ ویر زیدی کی گاڑی سے کسی لڑکی کو اترتے دیکھا ہے“
اس آدمی نے فوراً سے اسے خبر بتائی
”تو یہ خبر میرے کس کام کی“

اور نگ زیب بد مزگی سے کرسی سے پشت لگائے اس سے سوال کرنے لگا

صاحب بہت زیادہ کام کی ہو سکتی ہے پہلے ہم نے شاہ ویر زیدی کے ”
متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھی مگر کیا پتہ وہ لڑکی اس کیلئے اہم ہو آپ اس
“ لڑکی کو اٹھوا کر اپنا کام بنوا سکتے ہیں

اس آدمی نے اور نگ زیب کو سمجھایا جس پر وہ اس کی بات سمجھ کر اثبات
میں سر ہلا گیا

بات تو تم نے ٹھیک کی ہے ایسا کرو کہ مجھے آج کے آج ہی اس لڑکی کے ”
متعلق معلومات دو پہلے معلوم ہو اس کا شاہ ویر زیدی سے کیا رشتہ پھر آگے
“ سوچتے ہیں

اور نگ زیب مونچھوں پر انگلی پھیرتا گہری سوچ میں ڈوبا اس آدمی کو تحکم
بھرے انداز میں کہنے لگا وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

“ چھوڑو گا تو نہیں تمہیں شاہ ویر زیدی ”

شاہ ویر کا چہرہ تصور کیے وہ تنفر بھرے انداز میں بولتا مسکرا دیا

وہ کمرے میں کھڑی تھی کہ تبھی اذیان کمرے میں داخل ہوا عاریہ کی نظر اس پر گئی

”کیا کرنے آئے ہو یہاں؟“

عاریہ نے اکھڑ لہجہ اختیار کیے پوچھا اذیان نے اس کی طرف دیکھا کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ میں تمہارا سوتیلا بھائی ہو جس طرح تم مجھ سے ”بات کرتی ہو“

اذیان اس کے سامنے آکر کھڑا ہوتا اسے کہنے لگا عاریہ نے اسے دیکھا ”یہ فضول بات کرنے آئے تھے“

عاریہ اس کی طرف متوجہ ہوتی اس کے چہرے پر نظریں جمائے مزے سے پوچھنے لگی

نہیں میں یاد کروانے آیا تھا کہ ایک لڑکی تھی جو کہتی تھی میں تو کبھی کسی ”
 کو سوری نہیں کرتی ہوں پھر نیچے ڈائمنگ ٹیبل پر کیا تھا نکل عدنان میں کچھ
 زیادہ ہی بول گئی رات کو میں نے شاہ ویر سے بھی سوری کیا تھا معاملہ کیا ہے
 ،، کہیں پسند تو نہیں آگیا شاہ ویر زیدی

اذیان اسے بھرپور زچ کرتے ہوئے مسکرا نے لگا عاریہ نے آنکھیں بڑی
 کیے اسے گھورا

نکلو کمرے سے مجھے یقین تھا کہ تم کوئی فضول ہی بکواس کرنے آئے ”
 ،، ہو گے

سرخ چہرہ لیے اسکا بازو پکڑتی کمرے سے باہر نکالنے لگی
 ،، مجھے تو کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے اتنی میٹھی ”

اذیان بعازنہ آتا باہر سے ہی اونچی آواز میں کہتا ہنسنے لگ گیا
 ،، رکو تم ”

عار یہ اس کی باتوں سے شدید غصے میں آتی تکیہ اٹھا کر دروازے کی طرف اچھالنے لگی کہ اذیان تو نیچے کی طرف بڑھ گیا اور اڑتا ہوا تکیہ اپنے کمرے میں جاتے شاہ ویر کو جا لگا شاہ ویر ایک نظر زمین پر گرے تکیہ پر اور دوسری نظر سامنے کمرے میں ڈال گیا جہاں وہ کھڑی نظر آئی عاریہ نے سامنے دیکھا تو آنکھیں حیرانگی سے بڑی ہو گئی

”اللہ پوچھے تمہیں اذیان“

دل ہی دل میں اسے ملامت کرتی آنکھیں میچ کر کھولتی اسے دیکھنے لگی

”یہ کیا ہے؟“

شاہ ویر نے سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا

”آئی سیڈ ویک ہے یاد دیکھائی نہیں دیتا تکیہ ہے“

عار یہ باہر کی طرف قدم بڑھاتی اس کے ہاتھ سے تکیہ لیے منہ بنا کر بتانے لگی

”تو مجھے کیوں مارا؟“

شاہویر آئبر واچکا کر اب کی بار سرد لہجہ اختیار کیا
مجھے تو جیسے معلوم تھا نا کہ آپ نازل ہونے والے ہیں اذیان کو مارنا چاہا تھا”
”میں نے

عار یہ نے برہم انداز میں اپنی دلی کیفیت کو ظاہر نہ کروائے اسے جواب دیا
دیکھو لڑکی یہ جو تمہارا لہجہ ہے نا بہتر ہے کہ اسے ٹھیک رکھو بہت صبر سے”
کام لے رہا ہوں تمہارے معاملے میں اگر میرا دماغ گھوم گیا نا تو مجھ سے برا
”کوئی نہیں ہوگا

شاہویر اس کی باتوں سے تیش میں آتا سختی سے اسے وارن کرنے لگا
”چلیں مانا تو صحیح آپ نے”

عار یہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کو دیکھتی بولی
”کیا مطلب”

شاہویر نے نا سمجھی سے اس سے بدلے میں سوال کیا
”یہی کہ آپ سے برا کوئی نہیں ہے”

عار یہ بغیر ڈرے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بتاتی اس کا غصہ
ساتویں آسمان کو پہنچا گئی
”تم“

شاہ ویرا ونچی آواز میں اسے کچھ بولنے ہی لگا
مسٹر عاریہ مصطفیٰ نام ہے میرا میرے سے اونچی آواز میں بات کرنے کی
کوشش ہر گز مت کرنا کیونکہ اونچی آواز میں بات کرنا مجھے بھی آتا ہے اور
”تم سے کئی زیادہ اچھا آتا ہے“

عار یہ چہرے پر سرد تاثرات سجائے ہر لفظ پر زور دیتی بغیر ڈرے کہتی اس
مغرور شخص کو خاموش کرواتی کمرے میں چلی گئی شاہ ویرا ہاتھ کی مٹھی بھینچ
کر ضبط کرتا وہ بھی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

”عدنان ایک مدد چاہیے ہے“

مصطفیٰ ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ان سے مخاطب ہوئے

”کیا مدد چاہیے بتاؤ مجھے“

عدنان زیدی ان کی طرف مکمل توجہ کرتے پوچھنے لگے

اصل میں وہ بات یہ ہے کہ اس دفعہ میں ذرا تھوڑا زیادہ وقت پاکستان

رہنے کیلئے آیا ہوں ہمیں ہفتہ تو ہونے والا ہے اور مزید رہنا اچھا نہیں لگتا

”ہے مجھے کوئی آس پاس ایک چھوٹا سا گھر دلوادو“

مصطفیٰ نے ساری بات بڑے تحمل اور طریقے سے کی

یہ کیا بات ہوئی مصطفیٰ تن تو غیروں والی بات کر رہے ہو یہ گھر بھی تمہارا

”ہے تمہیں کسی کی کوئی بات بری لگی کسی نے کچھ کہا ہے تم سے؟“

عدنان زیدی تھوڑے ناراض سے ان کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے

نہیں نہیں میں اکیلا ہوتا تو خیر تھی مگر تم آج کل کے بچوں کو تو جانتے ہونا

”عدنان وہ بس کہ رہے ہیں ہمیں علیحدہ رہنا چاہیے“

مصطفیٰ نے انہیں وجہ بتائی جس پر عدنان اب کی بار خاموش ہو گئے
 ”چلو میں دیکھتا ہوں پھر“

عدنان ناچاہتے ہوئے بھی رضا مند ہو گئے مصطفیٰ نے ان کا شکریہ ادا کیا
 تبھی انعم ان دونوں کیلئے چائے ٹرے میں لیے آئی
 ”بہت شکریہ بھابی اس کی واقع ضرورت تھی“
 مصطفیٰ دوستانہ انداز میں کہتے ساتھ عدنان اور انعم دونوں کو مسکرائے پر
 مجبور کر گئے۔۔

شام کے وقت وہ کمرے سے باہر نکلی تو کوئی بھی گھر کا فرد اسے نظر نہیں آیا
 وہ لان کی طرف بڑھ گئی اسے سیڑھیوں پر حمنہ اکیلی بیٹھی نظر آئی کسی
 سوچ کے تحت وہ اس کی طرف قدم بڑھا گئی

”کیا میں یہاں بیٹھ جاؤ؟“

حمنہ کے پاس آکر کھڑی ہوتی اس سے اجازت لینے لگی حمنہ جو سامنے نظریں کیے ہوئے تھے اسکی آواز سن کر نظریں اوپر کی جانب اٹھا کر دیکھا

”جی بلکل“

حمنہ چہرے پر پھینکی سی مسکان سجائے اس کو دیکھتے ہوئے اجازت دے گئی

عار یہ اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

”تم پریشان ہو کیا؟“

عار یہ اس کے چہرے پر ایک نظر ڈال کر نظریں سامنے کرتی سوال کرنے لگی

”نہیں تو“

حمنہ نے بے اختیار گھبرا کر اسے جواب دیا عاریہ سر ہلا گئی بولنا چاہ رہی جیسے

تم کہو۔

”ویسے آپ کو ایسا کیوں لگا میں پریشان ہوں؟؟“

کچھ دیر کے بعد حمہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے سوال کیا
 ”بس اداس اداس سی لگی“

عار یہ نے اسے جواب دیا حمہ سر جھکا گئی
 اچھا ایک بات تو بتاؤ صبح جب وہ شاہ ویر تمہیں آرڈر دے رہا تھا تم کچھ بولی
 ”کیوں نہیں

عار یہ صبح ناشتے والے واقع کو یاد کرتی اس سے پوچھنے لگی حمہ نے اسکی
 طرف دیکھا
 ”میں کیا بولتی؟“

حمہ نے نا سمجھی سے بدلے میں اس سے استفسار کیا
 کچھ بھی وہ آرڈر دے رہا تھا تم چپ چاپ سن رہی تھی تم کہہ سکتی تھی
 ”تمہیں دس منٹ لگے گے

عار یہ نے اسے سمجھانا چاہا حمہ اسے دیکھ رہی تھی
 ”وہ مجھے چھوڑ کر چلے جاتے“

حمنے نے اسے فوراً سے بتانا ضروری سمجھا
 چھوڑ کر کیسے جاتا جب تم اس کی بات کو اہمیت دے رہی ہو اسے بھی تو
 ”تمہاری بات کو اہمیت دینی چاہیے نا
 عاریہ نے منہ بنا کر اسے بولا تو وہ حمنے سر جھکا گئی
 میں چاہ کر بھی ان کے سامنے نہیں بول سکتی ہوں یہ میرے بس میں
 ”نہیں ہے

حمنے سر جھکائے تھوڑے افسردہ لہجے میں جواب دیا عاریہ اسے دیکھنے لگی
 ”پسند کرتی ہو اس کو؟؟“

عاریہ اندازہ لگاتی اس سے پوچھ بیٹھی حمنے نے سراٹھا کر اسے دیکھا اور
 خاموش رہی۔

اگر کرتی ہو تو کوئی برائی نہیں ہے ہاں مگر اس کے سامنے بالکل جھک جانا
 غلط ہے خود کو کچھ نہ سمجھنا غلط ہے پیاری ہو پڑھائی میں بھی اچھی ہو پھر

کیوں خود کو اتنا جھکایا ہوا ہے خود کیساتھ غلط کر رہی ہو میرا مشورہ یہی ہے
 ”جیسے وہ تمہارے ساتھ رہتا ویسے تم اس کیساتھ رہنا شروع کر دو
 عاریہ اسے سنجیدہ لہجے میں سمجھاتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اندر کی
 طرف بڑھنے لگی

”آپ کو کبھی محبت نہیں ہوئی نا“

حنہ کے سوال پر عاریہ کے قدم تھم گئے اس نے گردن موڑ کر حنہ کو
 دیکھا

نہیں اور نہ ہی کبھی ہوگی کیونکہ لوگوں پر یقین کرنا میرے لیے بے حد“
 ”مشکل ہے اور ایک لڑکے پر یقین کرنا تو ناممکن

عاریہ مطمئن انداز میں اسے جواب دیتے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گئی حنہ
 اسے جاتا دیکھنے لگی

”پھر آپ کبھی میری اندرونی حالت نہیں سمجھ سکتی ہیں“
 حنہ دل میں خود سے بولتی مایوسی سے سر جھکا کر بیٹھ گئی۔

کوئی بات ہے کیا عدنان بہت وقت سے دیکھ رہی ہوں آپ پریشان نظر ”
“ آرہے ہیں

انعم کمرے کی چیزیں درست کرتے ہوئے عدنان سے مخاطب ہوئیں
ہمم مصطفیٰ چاہ رہا ہے کہ اسے کوئی گھر دیکھ لوں کب تک وہ یہاں رہے ”
“ گا

عدنان نے انعم کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں پریشانی کی وجہ بتائی
“ اور وہ ایسا کیوں کہ رہے ہیں؟ ”

انعم نے ان سے پوچھنا چاہا
ظاہری سی بات ہے شاہویر کے انداز کی وجہ سے کہا نہیں مگر میں محسوس ”
“ کر سکتا ہوں

عدنان تھوڑے غصے سے انعم کو بتانے لگے جس پر وہ خاموش ہو گئیں
 آج صبح واقع اس نے غلط کیا ہے لیکن خیر یہی اچھا ہے اگر مزید وہ دونوں
 آمنے سامنے رہے تو معاملے بگڑتے رہیں گے آپ ساتھ والا گھرا نہیں کچھ
 ”وقت کیلئے کیوں نہیں دے دیتے“

انعم نے جیسے ان کی پریشانی حل کی عدنان نے ان کی طرف دیکھا
 ارے وہ تو میرے ذہن سے ہی نکل گیا تم ٹھیک کہ رہی ہو اس طرح وہ
 ”ہمارے ساتھ تو ہو گا ہی نا“

عدنان انعم کے یاد کروانے پر فوراً سے مان گئے اور مسکرا دیے
 ”اچھا آپ نے شاہ ویر سے حمنہ والی بات کی؟“

انعم انہیں اب پہلے سے بہتر پا کر فکر مند سی پوچھنے لگی
 نہیں صبح تم نے اس کو دیکھا نہیں مجھے اب کچھ نہیں سمجھتا وہ مجھے پتہ ہے
 میں یہ کام کیسے کرنا ہے وہ میری اولاد ہے تو میں اس کا باپ وہ اپنا حمنہ سے
 ”شادی کیلئے خود رضا مند ہو گا تم بس دیکھتی جاؤ“

عدنان ذہن میں کئی سوچیں لیے انعم کو تسلی دینے لگے
 ”اللہ کرے ایسا ہی ہو“

انعم ان کی بات سن کر تھوڑی پر سکون ہوتی بولیں اور کمرے سے باہر کی
 طرف بڑھ گئیں۔۔

ڈنر کے بعد حمزہ کمرے کی طرف بڑھنے لگی اپنے کمرے کے باہر اذیان کو
 کھڑا دیکھ کر وہ اپنی جگہ رک گئی چہرے پر سنجیدہ تاثرات کی جگہ اب سرد
 تاثرات نمودار ہوئے اور وہ اس کی طرف بڑھی
 ”یہ آپ کا روم ہے؟“

حمزہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہوتی ٹھنڈے لہجے میں سوال کرنے لگی
 ”نہیں آپ کا“

اذیان نے مسکراتے ہوئے نرمی سے جواب دیا
تو بتانا پسند کریں گے آپ رات کے اس وقت میرے کمرے کے باہر کیا
”کر رہے ہیں“

حمنہ اب کی بار سرد لہجہ اختیار کیے اس سے استفسار کرنے لگی۔
”میں تو خوا مخواہ ہی آپ کو معصوم سمجھ رہا تھا“

اذیان چہرے پر مسکراہٹ سجائے حمنہ کو گہری نظروں میں لیے کہتا تھوڑا
کنفیوز کر گیا

دیکھیے آپ یہ جو حرکتیں کر رہے ہیں یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے بہتر ہے کہ
آپ آئندہ مجھے یہاں نظر نہ آئے ورنہ میں انکل سے آپ کی شکایت
”کروں گی“

حمنہ اسے اب کی بار دیکھنے سے گریز کرتی ہمت کر کے دھمکانے کی کوشش
کرنے لگی

”اور آپ انکل سے کیا کہیں گی؟“

اذیان اس کی طرف ایک قدم بڑھا کر سوال کرنے لگا حمنہ تھوڑی مزید
پیچھے کو ہوئی

”یہی کہ ان کا بیٹا مجھے تنگ کر رہا ہے“

حمنہ گھبراہٹ کے مارے جو منہ میں آیا بول گئی کہ اسکی بات سنتے ہی وہ
ہنسنے لگ گیا حمنہ پریشان سی اسے دیکھنے لگی

میں نے تو آپ کو کچھ کہا بھی نہیں ہے اور آپ مجھ پر یہ الزام لگا رہی ہیں“
”کہ آپ کو تنگ کر رہا ہوں یہ تو غلط ہے

گھمبیر لہجے میں کہتا اس کی حالت غیر کر گیا حمنہ سائیڈ سے گزرتی کمرے کا
دروازہ کھول گئی

”آئندہ یہاں مجھے نظر مت آنا“

خفگی سے کہتے ساتھ دروازہ اس کے منہ پر دروازہ بند کر گئی کہ اذیان بند
دروازے کو دیکھنے لگانا جانے کیوں مگر اس لڑکی سے یہ کچھ باتیں کر کے
بھی اسے ایک الگ سی خوشی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

”اس لڑکی کے متعلق معلومات مل گئی ہیں صاحب“
وہ آدمی اور نگ زیب کے پاس بیٹھا اسے بتانے لگا اور نگ زیب مکمل اس
کی طرف متوجہ تھا

صاحب وہ شاہویر کے چاچا کی بیٹی ہے اور ان دونوں کے رشتے کی بات ”
بھی خاندان میں چل رہی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ شاہویر
”زیدی کیلئے اہم ہے

وہ آدمی اور نگ زیب کو حمنہ کے متعلق تمام معلومات سے آگاہ کرنے لگا کہ
اور نگ زیب کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی
اب آئے گا نامز ا مگر اس کو اٹھوانے سے پہلے ہمیں شاہویر کو راستے سے ”
”کچھ وقت کیلئے ہٹانا ہوگا

اور نگ زیب اس آدمی کو دیکھتا پر سوچ انداز میں کہنے لگا

”کیسے صاحب؟“

آدمی نا سمجھی سے سوال کرنے لگا

اس پر گولی چلائی ہوگی ٹانگ پر ہی صحیح مگر ایک دن تک وہ ہل نہ سکے اور ”
باقی گھر والوں کا دھیان بھی اس پر ہوتا کہ ہم آسانی سے اس لڑکی کو اٹھوا
لے“

اور نگ زیب اس آدمی کو اپنے تمام منصوبے بتانے لگا
مگر صاحب اگر ہم میں سے کسی نے یہ کام کیا تو اس کے علاقے والے ”
”ہمیں نہیں چھوڑیں گے“

اس آدمی نے ایک اور پریشانی سامنے رکھی جس پر اور نگ زیب اثبات میں
سر ہلا گیا

اس کا بھی حل سوچا ہے کہ میرا ایسا آدمی اس کو گولی مارے گا جس کو کبھی ”
کسی نے نہیں دیکھا ہو گا کام بھی ہو جائے گا اور کسی کو ہم پر شک بھی نہیں
”ہوگا“

اور نگ زیب مونچھوں کو تاؤ دیتا چہرے پر شاطر مسکراہٹ سجائے اسے
بتاتا آدمی کو بھی مسکرا نے پر مجبور کر گیا
”بے فکر رہیں اس دفعہ شاہ ویر کو جھکنا ہی ہوگا“

آدمی اس کا حوصلہ بڑھاتا بولا

جس جس نے اور نگ زیب کے ساتھ غلط کیا ہے اور نگ زیب نے اس
”کو کہاں سکھ سے رہنے دیا ہے
اور نگ زیب کہتے ساتھ فلک شفاف قہقہہ لگا گیا۔

”تمہارا کام کر دیا ہے میں نے مصطفیٰ“
عدنان زیدی جو مصطفیٰ کے کمرے میں بیٹھے گپ شپ کرنے میں مصروف
تھے ایک دم انہیں یاد آنے پر بتانے لگے

”کیا واقعہ؟“

مصطفیٰ اتنی جلدی کام ہونے کر تھوڑے حیرانگی سے پوچھنے لگے
 بالکل ہمارے ساتھ والا گھر اس وقت خالی پڑا ہے ایک مہینہ ہی ہوا ہے کہ
 ”کرائے دار چھوڑ گئے اگر تم چاہو تو تم وہاں آرام سے رہ سکتے ہو
 عدنان زیدی نے ان کو ساری بات بتائی جس پر وہ مسکرا دیے
 ”بہت شکریہ یار تم نے میرا بہت بڑا مسئلہ یوں حل کر دیا“
 تشکر بھرے لہجے میں کہتے وہ مسکرا دیے
 کوئی بات نہیں یار بس تم اور بچے سکون سے رہو اور کچھ نہیں چاہیے یہی
 والے ملازم میں سے کچھ وہاں موجود ہوں گے تو کھانے اور باقی چیزوں کی
 ”ٹینشن نہ لینا

عدنان زیدی نے انہیں بتایا وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔

”میں تو سوچ رہا ہوں آج رات وہی شفٹ ہو جاتے ہیں“

مصطفیٰ نے اپنی رائے عدنان زیدی کو دی

“ اتنی بھی کیا جلدی ہے صبح شفٹ ہو جانا ”
عدنان زیدی ان کی بات پر ذرا ناراضگی سے کہنے لگے کہ وہ خاموش
ہو گئے۔۔

آج اتوار کا دن تھا تو معمول کی نسبت آج سب ہی لوگ دیر سے اٹھے تھے
“ گڈ مارنگ ”
شاہ ویر ڈائمنگ ہال میں پہنچ کر بھاری آواز میں کہتا سب کو اپنی طرف متوجہ
کروا گیا
“ گڈ مارنگ ”
مصطفیٰ اور اصغر زیدی نے اس کو جواب دیا وہ کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔۔

کہاں رہ گیا انعم اور مہوش بھا بھی ناشتہ سب بچے اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں

عدنان زیدی تھوڑی اونچی رکھے ان سے پوچھنے لگے جس پر وہ دونوں کچن سے باہر آتی نظر آئیں
”بس بس انتظار ختم ہوا“

وہ دونوں مسکرا کر ایک ساتھ بولتیں چیزیں میز پر رکھنے لگی
”کیا خوشبو ہے آرہی ہے“

عار یہ خوشبو کو سونگھتے ہوئے مزے سے کہنے لگی کہ حمنہ اور باقی سب کے
لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی جبکہ سامنے بیٹھے شاہد ویر نے ایک سنجیدہ نگاہ
اس پر ڈالی

”آج کچھ ڈفرنٹ بنا ہے کیا؟“

عار یہ ان دونوں نظر ڈال کر تھوڑی پر جوش سی پوچھنے لگی
”آج میں نے اور بھا بھی نے مل کر ناشتے میں حلوہ پوری کا انتظام کیا ہے“

مہوش نے مسکراتے ہوئے عاریہ کو آگاہ کیا

”اوہ واہ یہ تو بہت مزیدار لگ رہا ہے“

وہ مسکرا کر کہتے ساتھ اس وقت معصوم بچی لگ رہی تھی

”عاریہ یہ ہمارے پاکستان کا مشہور ناشتہ ہے“

حمنہ جو اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی عاریہ کے ری ایکشن پر اسے بتانا

ضروری سمجھنے لگی

”لو“

حمنہ اس کی طرف کرتی مسکرا کرتے ہوئے کہنے لگی

”بہت شکریہ“

عاریہ ایک پوری پلیٹ میں رکھتی اس کا شکریہ ادا کر گئی اذیان مسکراتی
نگاہوں سے حمنہ کو دیکھنے لگا جب سے وہ آیا تھا حمنہ کے چہرے پر پہلی بار

مسکراہٹ نظر آئی تھی

”ارے واہ مصطفیٰ حمنہ اور عاریہ کی تو دوستی ہو گئی“

عدنان زیدی ان دونوں کو ایک ساتھ مسکراتے ہوئے باتیں کرتا دیکھ
انہیں بتانے لگی

”میں بھی وہی دیکھ رہا ہوں“

مصطفیٰ بھی ان کی بات پر ہامی بھرتے سر ہلا گئے

”کیوں نہ ہوتی حمہ ہے ہی اتنی پیاری“

عار یہ مسکرا کر ایک نظر حمہ پر ڈال کر جواب دینے لگی کہ سب مسکرا دیے

یہ تو بہت مزیدار ہے میں نے اس سے زیادہ ٹیسٹی ناشتہ اپنی پوری زندگی“

”میں نہیں کیا مطلب مزا آگیا

عار یہ ان دونوں کی دل سے تعریف کرتے ہوئے بولتی سامنے بیٹھے اس

مغرور شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے مجبور کر رہی تھی

”بہت شکریہ بچے“

انعم نے تو نہیں مگر مہوش نے مسکرا اس کو جواب دیا جس پر اس کی

مسکراہٹ گہری ہوئی

”آئی پلیز آپ مجھے اس کی ریسپی بتائیے گا میں بھی ٹرائے کروں گی“
 عاریہ کجا کر فارغ ہوتی ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے مہوش سے مخاطب
 ہوئی

”بلکل کیوں نہیں اگلی دفعہ مل کر بنائیں گے ہم ٹھیک ہے“
 مہوش اسے نرم لہجے میں بولیں عاریہ ٹھیک ہے بول گئی وہ اسے دیکھنے سے
 گریز کرنا چاہتا تھا مگر ایسا نہیں ہو پا رہا تھا گھوم پھر کر نظر پھر اس پر چلی جاتی
 اور پھر مٹنا ناممکن ہو جاتا

اچھا حمزہ اذیان اور عاریہ بچے آپ تینوں کچھ دیر بعد خان بابا کیساتھ باہر“
 چلے جانا جب سے آپ دونوں آئے ہو کہیں گئے نہیں حمزہ ان دونوں کو
 ”کراچی کی اچھی اچھی جگہ گھمانا

عدنان زیدی ان تینوں سے کہتے آخر میں حمزہ سے مخاطب ہوئے حمزہ
 مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی

کہ بھی کس سے رہے ہیں آپ ڈیڈ حمنہ نے آج تک خود ٹھیک سے ”

،“کراچی نہیں گھوما ان کو کیا گھمائے گی

شاہ ویر عدنان زیدی کی بات پر فوراً سے کہتا حمنہ کی مسکراہٹ سمٹ گئی

،“تم خاموشی سے ناشتہ کرو”

عدنان زیدی نے خفگی سے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا جس پر وہ خاموش

ہو گیا

کوئی نہیں حمنہ اگر تم نے پورا کراچی نہیں گھوماتو ہم ساتھ میں گھومیں گے ”

ڈونٹ وری ایک دفعہ کراچی کے راستے یاد کر لینے دو مجھے میں تمہیں خود

،“روزانہ گھومانے لے کر جاؤں گی

عار یہ شاہ ویر کی بات پر اور حمنہ کی سمٹی دیکھ کر فوراً سے اس سے بولنے لگی

حمنہ ہلکا سا مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گئی عدنان زیدی اصغر زیدی مہوش جو

ایک پل کیلئے سنجیدہ ہوئے تھے عاریہ کی کہی بات پر دوبارہ سے مسکرا نے

لگ گئے اور شاہ ویر نے سر دنگاہ عاریہ پر ڈالی وہی عاریہ بھی گھور کر اسے دیکھ

رہی تھی اذیان تو بس اس ڈاننگ پر بیٹھا خاموشی سے سامنے اس چشمش
 لڑکی کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا اسکی توجہ کسی اور پر جا ہی نہیں
 رہی تھی۔۔۔

چار بجے کے قریب خان بابا آگئے تھے وہ تینوں گھومنے جانے کیلئے تیار تھے
 حمزہ نے سادے سوٹ کیسا تھ پر نٹڈ وپٹہ زیب تن کیا ہوا تھا لائٹ سے
 میک اپ میں وہ پیاری لگ رہی تھی عاریہ فلیپر اور شورٹ شرٹ میں
 ملبوس اپنے گھنگرا لے آدھے بالوں کو جوڑے میں مقید کیے باقی بال پشت
 پر پھیلائے چہرے بلش اون اور لپ بام لگائے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت
 لگ رہی تھی۔ تبھی اذیان نیچے آیا جینز اور وائٹ شرٹ میں بالوں کو جیل
 سے سیٹ کیے ہلکی ہلکی بئیرڈ میں ملبوس ہینڈ سم لگ رہا تھا

”آگیا میرا پاگل بھائی چلو“

اذیان کو آتادیکھ کر عاریہ اسے کہتے آنکھوں پر گلاسز لگاتی باہر کی طرف بڑھ گئی حمنہ اس کے ساتھ نکل پڑی اذیان ان دونوں کے پیچھے چلنے لگا خان بابا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے خان بابا کیساتھ آگے اذیان جبکہ پیچھے عاریہ اور حمنہ بیٹھ گئے

”اسلام و علیکم خان بابا“

حمنہ گاڑی میں بیٹھتے ہی احتراماً سلام کرنے لگی

”وعلیکم اسلام حمنہ بچے“

خان بابا گاڑی سٹارٹ کر کے نرمی سے اس کو جواب دینے لگے
اب طبیعت کیسی ہے آپ کی خان بابا آپ نے ڈاکٹر کو چیک کروایا“
”ہے؟؟“

حمنہ کے لہجے میں فکر صاف واضح تھی جس پر خان بابا مسکرا دیے اور اذیان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

”الحمد للہ بچے میں ٹھیک ہوں شکریہ“
خان بابا اسے تسلی دیتے ساتھ ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگے حممنہ نے
اذیان پر نظر ڈالی اسے خود کو دیکھتا پا کر وہ نظریں جھکا گئی
سامنے دیکھو پیچھے کیوں دیکھ رہے ہو دماغ گھوم گیا ہے سامنے سے بھی“
”نظر آتا ہے

عار یہ اسے پیچھے دیکھتا پا کر چٹ لگا کر منہ آگے کر گئی کہ عاریہ کی اس
حرکت پر جہاں اذیان کو غصہ آیا وہی حممنہ مسکرا دی۔۔
وہ لوگ راستے میں ہی جب عاریہ کی نظر بے دھیانی میں شیشے سے باہر گئی
سامنے کا منظر دیکھ کر چہرے پر ناگواریت چھائی شاہ ویر کے پاؤں پر کوئی
ادھیڑ عمر شخص بیٹھا تھا

وہ دیکھوا اپنے کزن کو کیسے اکڑ کر کھڑا ہے شرم بھی نہیں اس کی عمر کا خیال“
”کر لے اسے اپنے پیروں پر بٹھایا ہوا

عار یہ حمنہ کو مخاطب کیے رنجیدگی سے کہنے لگی کہ حمنہ نے بھی اس طرف
دیکھا

نہیں وہ واقع بہت اچھے ہیں علاقے کے سردار ہیں تو لوگ بہت عزت ”
” سے پیش آتے ہیں

حمنہ نے شاہ ویر کا دفاع کیا جس پر عاریہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی
”ٹھیک ہے سردار ہے تو خود کو سردار سمجھیں نہ کہ خدا“
عار یہ اس کی بات پر افسوس سے اسے اپنے نقطہ نظر سے آگاہ کرنے لگی جس
پر اب کی بار حمنہ خاموش رہی

ارے نہیں شاہ ویر صاحب تو بہت ہی زیادہ اچھے ہیں ایسا سردار ہونا واقع ”
علاقے والوں کیلئے خوش نصیبی کی بات ہے اپنے علاقے کے ہر ایک شخص کا
” خیال رکھتے ہیں

ڈرائیونگ کرتے ہوئے خان بابا شاہ ویر کی تعریف مسکرا کر کرنے لگے
جس پر وہ جواباً خاموش رہی

”یہ ہے میرا کالج“

حمنہ نے عاریہ کو انگلی کے اشارہ سے بتایا عاریہ تو نہ دیکھ سکی مگر اذیان نے دیکھ لیا وہ راستوں کی بھی پہچان کر رہا تھا اب کچھ وقت یہاں رہنا ہے خود بھی آنا پڑ سکتا ہے۔۔

”ہم جا کہاں رہے ہیں؟“

اب کی بار اذیان حمنہ سے مخاطب ہوا

”سمندر پر کراچی کی بہت خوبصورت جگہ ہے“

حمنہ نے اسے دیکھے بغیر سڑک پر نظریں جمائے جواب دیا وہ سر کو خم دے گیا

کچھ دیر کی ڈرائیو کے بعد وہ سمندر پہنچ گئے تھے اور یہ جگہ اذیان اور عاریہ دونوں کی ہی بے حد پسند آئی تھی۔۔

عار یہ اذیان نے وہاں ہر تصویریں کھینچیں وہ تینوں کچھ دیر وہاں بیٹھے رہے یہ جگہ واقع بے حد پر سکون تھی کچھ وقت وہاں گزارنے کے بعد تینوں کی ہی ایک دم شدت سے بھوک محسوس ہوئی

قریب میں ہی ہے ریسٹورنٹ وہی سے کھالیں گے شاہ ویر مجھے پہلے اکثر ” لایا کرتے تھے اس جگہ اور ہم ہمیشہ اسی ریسٹورنٹ سے کھانا کھاتے تھے “

حمنہ کے چہرے پر اسکا ذکر کرتے ہوئے ایک الگ ہی مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی جو اذیان نے محسوس کی تھی نا جانے کیوں مگر اذیان کو اس کے منہ شاہ ویر کا ذکر کچھ خاص پسند نہیں آیا۔

وہ تینوں کھانا کھانے کیلئے ریسٹورنٹ چلے گئے۔

وہ لوگ کھانا کھا کر واپس گھر آ گئے تھے گھر آ کر معلوم ہوا تھا کہ سب بڑے بھی کسی کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے حمنہ اور عاریہ ٹی وی لاؤنچ میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ اذیان فریش ہونے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حمنہ اور عاریہ بیٹھے آج کی تصویریں دیکھ رہی تھیں تبھی شاہ ویر گھر میں داخل ہوا حمنہ کا دھیان فوراً اس طرف گیا

”مام کہاں ہے؟“

انعم کونہ پا کر وہ نظریں ادھر ادھر گھماتا سوال کرنے لگا سکی آواز پر عاریہ نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا اور واپس فون میں مصروف ہو گئی

”وہ ابو بابا اور انکل مصطفیٰ کیساتھ باہر گئی ہوئی ہیں“

حمنہ نے شاہ ویر کو دھیمے لہجے میں جواب دیا

”کسی ملازمہ سے کہ کر چائے بنواؤ میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے“

شاہ ویر نظریں عاریہ پر مرکوز کیے بات حمنہ سے کر رہا تھا

”میں بنادیتی ہوں“

حمزہ اس کی بات کہتی اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی اس کے جاتے ہی حمزہ جس جگہ پر بیٹھی تھی شاہ ویر اس جگہ پر آکر عاریہ کے سامنے بیٹھ گیا عاریہ فون سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھنے لگی شاہ ویر کے بیٹھنے پر نا جانے کیوں ان کمفر ٹیبل سا محسوس ہوا عاریہ کچھ کہے بغیر خاموشی سے صوفے سے اٹھ کر اپنی بائیں جانب کی طرف قدم بڑھانے لگی کہ تبھی ٹی وی دیکھتے ہی شاہ ویر نے اپنا پیر آگے کو کیا عاریہ جو قدم اٹھانے لگی تھی اسکا پیر شاہ ویر کے پیر سے اڑا وہ ان بیلنس ہوئی اور لڑکھڑاتی ہوئی وہ شاہ ویر کے اوپر آئی اچانک اس کی حرکت پر شاہ ویر نے پریشانی سے اس کے چہرے پر نظر ڈالی مگر اسوقت اس کا چہرہ شاہ ویر کے چہرے کے بے حد قریب تھا اس کی گھنگرا لی لٹھے اس کے چہرے پر تھی وہ اس کے نقوش کو آج قریب سے دیکھ رہا تھا وہ واقع بہت خوبصورت تھی اس بات کا یقین شاہ ویر کو ہوا تھا اس سے پہلے وہ مزید اس کی طرف جھکتی شاہ ویر نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ اختیار

کرنا چاہا کہ شاہ ویر کے ہاتھ رکھتے ہی عاریہ ہوش میں آئی اور اس کی پیر پر
اپنی ہیل مار گئی
”اونچ“

شاہ ویر جو اس کے سحر میں جکڑا ہوا تھا پیر پر درد محسوس کرتا ہوش میں آیا
”مجھے آئندہ ٹچ مت کرنا“

عاریہ گھور کر اسے دیکھتی سیدھی کھڑی ہوئی شاہ ویر کے چہرے پر بھی
ایک دم سرد تاثرات ابھرے

”ایک تو خود مجھ پر گری ہو اوپر سے مجھ پر ہی چڑھ رہی ہو“

شاہ ویر اس کے غصے سے کہنے پر خود بھی سرد لہجہ اختیار کیے اسے سنانے لگا
اوہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم پر گرنے کا جان کر تم نے اپنا پیر آگے کیا“
”تاکہ میں گر سکوں“

عاریہ ناک سکیر کر اسے سرد نگاہوں سے گھورتے ہوئے جواب دینے لگی

اوه مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں ٹچ کرنے کا اور خود پر گرانے کا”
”سمجھیں

شاہویر نے بھی اسی کے انداز میں ترشی سے کہنے لگا
نہیں سمجھیں آئندہ مجھ سے دس فٹ کے فیصلے پر رہنا یہی تمہارے لیے”
”بہتر ہے

عار یہ اس کی باتوں سے شدید تیش میں آتی چبا چبا کر کہتے ساتھ پیر پٹک کر
کمرے میں چلی گئی اور اسکی باتوں پر اسے اپنا دماغ شدید گرم ہوتا محسوس
ہوا وہ لڑکی ہر بار اپنی باتوں سے اس کو غصہ دلا دیتی تھی۔۔
”چائے”

تبھی حمہ چائے کا کپ لیے اس کے پاس آتی کہنے لگی تبھی اذیان کمرے
سے باہر نکلا نظر حمہ اور شاہویر پر گئی
”نہیں پینی مجھے”

سرد لہجے میں ہاتھ اٹھا کر منع کرنے لگا کہ شاہ ویر کا ہاتھ چائے کے کپ سے
ٹکرایا اور گرم گرم چائے حمنہ کے ہاتھ پر گر گئی اذیان
”آہہ“

حمنہ تکلیف محسوس کرتی سسک اٹھی اذیان فوراً حمنہ کی طرف بڑھا کہ شاہ
ویر نے بھی اس کی سسکی کی آواز سن کر فوراً اس کی طرف دیکھا
”دیکھ نہیں سکتے تھے“

اذیان سرد نگاہوں سے شاہ ویر کو دیکھتا اونچی آواز میں کہتا حمنہ کو سہمنے پر
مجبور کر گیا شاہ ویر کو اپنے اس جذباتی پن پر ایک پل کیلئے شدید غصہ آیا
”سوری“

شاہ ویر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا شرمندگی سے کہنے لگا حمنہ نے نم آنکھوں
سے اسے دیکھا
”کوئی بات نہیں“

بھگی آواز میں کہتے ساتھ حمہ کپ وہی چھوڑتی اوپر کی طرف بڑھ گئی شاہ
ویر باہر نکل گیا اذیان کی نظر اوپر جاتی حمہ پر گئی وہ اس کے پیچھے اوپر کی
طرف بڑھ گیا۔۔۔

اذیان کمرے میں داخل ہوا تو حمہ کو روتے ہوئے پایا نا جانے کیوں مگر اسے
تکلیف میں دیکھ کر اذیان کا دل بے چین کیوں ہو گیا تھا
”اس پر کچھ لگا لو ورنہ جلن کم نہیں ہوگا“
اذیان کمرے سے باہر کھڑا نرم لہجے میں اس سے کہنے لگا کہ اس کی آواز پر
حمہ نے بے اختیار بھگی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا
”نہیں میں ٹھیک ہوں“
حمہ فوراً سے آنسو پونچھتے ہوئے نظریں جھکا گئی

اذیان کمرے میں داخل ہوا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا فرسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اس کے پاس آکر بیٹھا حمنہ اسے اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ کر تھوڑا فاصلہ اختیار کر گئی

”ہاتھ دو اپنا“

اذیان اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے بولا حمنہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

”میں نے کہا نا اس کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں“

حمنہ اس کو دیکھتے ہوئے تھوڑے سر دلہجے میں جواب دینے لگی

”تمہیں درد ہو رہا ہو گا“

اذیان نے بھی اب کی بار سنجیدہ لہجہ اختیار کیا

”جب دل زخمی ہو تو یہ جسمانی تکلیفوں سے درد محسوس نہیں ہوتا“

حمنہ رنجیدگی سے کہتے ساتھ سر جھکا گئی اذیان نفی میں سر ہلا کر زبردستی اس کا ہاتھ تھاما اور اس پر انٹنٹ کریم لگانے لگا حمنہ اب کی بار خاموش نظروں

سے اسے دیکھنے لگی جو بہت احتیاط سے کریم لگا رہا تھا وہ ایسا کیوں کر رہا تھا یہ
بات حمزہ سمجھنے سے قاصر تھی

”میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے“

اذیان کے ہاتھ چھوڑنے پر سخت لہجے میں کہتے ساتھ اٹھ کر باتھ روم کا رخ
کر گئی اذیان اسے جاتا دیکھنے لگ گیا



عار یہ مصطفیٰ کو دیکھنے کیلئے کمرے سے باہر کی طرف بڑھی مگر نظر اذیان پر
گئی اسے حمزہ کے کمرے سے باہر نکلتا دیکھ کر نا جانے کیوں مگر عاریہ کے

ذہن میں سوالات پیدا ہوئے

”تم ادھر کیا کر رہے تھے؟“

عار یہ اس کا راستہ روک کر سنجیدگی سے پوچھنے لگی

”کچھ نہیں“

اذیان نے بات ٹالنا چاہی عاریہ نے تفتیشی نگاہوں سے اسے گھورا
 ”سچ سچ بتاؤ مجھے اذیان ورنہ مجھے سچ نکلوانا آتا ہے“

عاریہ سینے پر بازو باندھے ٹھنڈے لہجے میں اس سے سوال کرنے لگی اذیان
 تھوڑا کنفیوز ہوا

”اس کا ہاتھ جل گیا تھا“

اذیان نے عاریہ کو مختصر آبات بتائی
 ”تو تمہیں کیوں اتنی فکر ہو رہی تھی؟؟“

عاریہ نے اس کی بات پر فوراً سے ایک اور سوال کیا
 ”مجھے نہیں پتہ کیا سوالوں پر سوال پوچھے جارہی ہو ہٹو“

اذیان اپنی دلی کیفیت سے خود بھی انجان بنتا اس کو راستے سے ہٹانے کیلئے
 سنجیدگی سے کہتے ساتھ نیچے کی طرف بڑھ گیا عاریہ نے ایک نظر نیچے
 جاتے اذیان پر اور ایک نظر حمنہ کے کمرے میں ڈالی نا جانے مگر اسے کچھ
 ٹھیک نہیں لگا۔

تبھی ملازمہ اوپر آکر اس کی طرف بڑھی عاریہ کا دھیان بھی اس طرف گیا
مصطفیٰ صاحب کہہ رہے ہیں کہ پیکنگ کر لیں ابھی ساتھ والے گھر شفٹ
”ہو رہے ہیں آپ لوگ

ملازمہ کہتے ساتھ واپس چلی گئی جبکہ یہ خبر سن کر عاریہ بے حد خوش ہوئی
کہ وہ حمنہ اور اذیان والی کو ہی فراموش کر گئی۔۔۔

عاریہ پیکنگ کر کے نیچے آئی جہاں سبھی لوگ موجود تھے
”چلیں ڈیڈ“

مصطفیٰ کی جانب دیکھتی مسکرا کر سوال کرنے لگی
”لگتا ہے عاریہ کو جانے کی کچھ زیادہ ہی جلدی ہے“
انعم اس کے چہرے پر موجود خوشی سے اندازہ لگاتی کہنے لگیں
”نہیں میں نے صبح سے کہا ہوا تھا نا اسی لیے بس“
مصطفیٰ نے مسکراتے ہوئے ہمیشہ کی طرح بات سنبھالی

آنٹی ٹھیک کہ رہی ہیں عاریہ کو واقع بہت جلدی تھی مجھے تو اس گھر میں ”
 “ اچھا لگ رہا تھا

اذیان چہرے پر بیزاری سجائے عاریہ کو دیکھتا سب کو آگاہ کرنے لگا
 اچھا لگ رہا تھا تو تم رہو یہاں تمہیں کس نے روکا ہے میں اور ڈیڈ رہ لیں ”
 “ گے دوسرے گھر میں

عاریہ اس کی بات پر منہ بناتی مصطفیٰ کی طرف اشارہ کیے بریک انداز میں
 کہنے لگی شاہویر جو سب سے لاعلم کھڑا تھا کہ اس کے چہرے کے تاثرات پر
 نظریٹری تو لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سچی
 “ لڑو نہیں تم دونوں خاموشی سے چل رہے ہیں اب ”

مصطفیٰ اپنے بچوں کو لڑتا دیکھ کر انہیں سنجیدہ لہجے میں کتے ساتھ سب کو خدا
 حافظ کر کے چل دیے ان کے جاتے ہی وہ سب بھی اپنے اپنے کمروں کا رخ
 کر گئے۔۔۔

مصطفیٰ عاریہ اور اذیان تینوں ساتھ والے گھر میں موجود تھے یہ گھر زیدی
ولا کی نسبت تھوڑا چھوٹا تھا مگر ان تین افراد کے رہنے کیلئے بہت اچھا تھا گھر
صاف بھی تھا دو کمرے نیچے تھے ایک اوپر تھا
میں اوپر والوں کی بیڈ روم ایک کام کریں میرے لیے ایک کپ کافی تو
”بنا کر میرے روم میں لے آئے
عاریہ ملازمہ کہتے ساتھ اپنا سامان لیتی زینے چڑھ گئی۔
”میرج بات سنو تم؟؟“
مصطفیٰ اذیان کو روم میں جاتا دیکھ کر اسے مخاطب کرنے لگے
”جی ڈیڈ“

اذیان نے تابعداری سے ان سے کہا

کل سے تم مختلف مار کیٹینگ کمپنیز میں جو ب انٹرویوز دینا سٹارٹ کرو”
 ابھی میرا سنگاپور واپس جانے کا ارادہ نہیں ہے جب تک یہاں ہے فارغ
 رہنے سے بہتر ہے خود کو مصروف رکھو

مصطفیٰ سنجیدہ لہجے میں اذیان کو سمجھانے لگے وہ اثبات میں سر ہلا گیا
 ”جی ڈیڈ ٹھیک ہے“

اذیان ان کی بات پر ہامی بڑھتا اپنے کمرے کا رخ بڑھ گیا۔۔۔۔

عار یہ کمرے میں داخل ہوئی تو روم پیارا تھا فرنیچر بھی بہت خوبصورت تھا
 اسے روم پیارا لگا تھا سامان سائڈ پر رکھتی وہ چیزیں دیکھنے لگی کہ اچانک نظر
 ٹیرس پر گئی وہ ٹیرس کا شیشے کا دروازہ کھول کر باہر جھانکنے لگی بہت ہی
 خوبصورت نظارہ تھا

شکر ہے کہ اب دن رات اس اکھڑ مزاج انسان کی شکل نہیں دیکھنی
 ”پڑے گی“

مسکراتے ہوئے خود سے کہتے ساتھ دروازہ واپس بند کرتی وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

کچھ دیر وہ فریش ہو کر باہر آئی تو دروازے پر دستک ہوئی
 ”آجائیں“

عار یہ اپنا چہرہ تولیے سے سکھاتی اونچی آواز اجازت دینے لگی ملازمہ اندر داخل ہوئی اور کافی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر واپس جانے کیلئے مڑی
 ”تھینک یو“

دل سے شکریہ ادا کرنے لگی ملازمہ مسکرا دی اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی عاریہ نے تولیہ جگہ پر رکھ سائیڈ ٹیبل سے کافی کاگ اٹھایا اور ٹیرس پر چلی گئی گرل کے پاس کھڑی وہ نظریں آسمان پر مرکوز کیے ہوئے تھیں
 ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جسم سے ٹکراتے ہی عاریہ کو اچھا محسوس ہو رہا تھا وہ کافی کاکپ لبوں سے لگا گئی شاہ ویر جو ٹیرس پر کھڑا سگریٹ پینے میں مشغول تھا نظر اس پر گئی اور وہ کچھ پل خاموش نظروں سے اسے دیکھتا رہا خود پر کسی کی

نظریں محسوس کر کے عاریہ نے بے اختیار نظر اپنی دائیں جانب ڈالی اسے سامنے کھڑا سگریٹ پیتا دیکھ کر اچھا خاصا موڈ سیکنڈوں میں خراب ہو گیا

”شرم نہیں آتی ہے کیا؟“

عاریہ گھور کر اسے دیکھتی پوچھنے لگی

”شرم کس بات کی تمہارے پیسوں کی پی رہا ہوں کیا؟؟؟“

شاہویر اس کا اشارہ سمجھتا آئبر واچ کا کر بد لے میں سوال کرنے لگا

”اہی فضول چیزوں کیلئے میں پیسے دینا پسند بھی نہ کروں“

عاریہ اس کی بات تپ کر جواب دینے لگی

”اور یہاں کیا کر رہے ہو کمرے میں جاؤ“

عاریہ کا اس کا یہاں کھڑا ہونا بالکل بھی پسند نہ آیا تو منہ بسور کر اسے بولی

میری مرضی ہے میں یہاں کھڑا ہوں کمرے میں جاؤ میرا گھر ہے میں“

نے تمہیں کہا ہے کہ تم یہاں کیوں کھڑی ہو جبکہ گھر بھی تمہارا نہیں ہے

“

شاہویر اسی کے انداز میں اسے سرد لہجے میں جواب دیتا آگ لگا گیا
 بے فکر رہو ڈیڈ دیں یا نہ دیں میں تمہیں ادھر رہنے کے پاس دوں گی”
 “خوش

عار یہ سرخ چہرہ لیے غصے سے کہتے ساتھ اندر بڑھ گئی وہ مسکراتا ہوا اسے جاتا
 دیکھنے لگ گیا

“مجھ سے بحث کر رہی تھی”

شاہویر گردن اکڑا کر کہتے ساتھ سگریٹ لبوں سے لگا کر لیتا دھواں ہوا میں
 اڑا گیا۔

“جاہل آدمی سارا موڈ خراب کر دیا”

عار یہ بیڈ پر آکر بیٹھتی کافی کاگ سائیڈ ٹیبل پر رکھے اسکی باتوں کی وجہ سے
 شدید تیش میں آتی خود سے کہنے لگی

اذیان کمرے میں آنکھیں بند کیے سونے میں مصروف تھا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے حمہ کا چہرہ لہرایا آج جب وہ گھومنے گئے تھے اس کا مسکراتا ہوا چہرہ اذیان ایکدم نیند سے بیدار ہو کر آس پاس نظر گھمانے لگا

”یہ کیا تھا مجھے کیا ہو رہا ہے؟؟“

اذیان الجھے ہوئے انداز میں کہتا اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر گیا اس نے زندگی میں بہت سی خوبصورت لڑکیاں دیکھیں تھیں بہت سے ملاقات بھی ہوئی تھی مگر آج تک کبھی کوئی لڑکی اس کے خیالوں میں نہیں آئی تھی وہ یہی الجھی ہوئی سوچ لیے بیڈ پر لیٹا چھت کو تکنے لگا

مجھے کیوں اس کی فکر ہوتی ہے جب وہ میرے سامنے ہوتی ہے کیوں

”میری نظریں اس کے چہرے سے ہٹتی نہیں ہے آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ اپنے ذہن میں کئی سوچیں۔ لیے مزید الجھن کا شکار ہوا اپنے جذبات اپنی دلی کیفیت وہ اسوقت بالکل بے خبر تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس کی

نینداڑ چکی تھی اور دور دور تک اب اس کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی ذہن میں صرف یہی سوچیں گردش کر رہی تھی جو اذیان کا دماغ بری طرح الجھائے ہوئے تھی۔

دوسری طرف وہ حمہ اپنے کمرے میں لیٹی اپنے ہاتھ کو دیکھے جا رہی تھی شاہ ویر سوری کر کے کمرے میں چلا گیا اور وہ انجان شخص جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا جس کو وہ ٹھیک سے جانتی تک نہیں تھی وہ اس کے غصے کو نظر انداز کیے اس کے زخم کی پرواہ کیے زبردستی اس پر دوا لگا کر گیا تھا جس لہجے میں اس نے اذیان سے بات کی تھی کیا اگر شاہ ویر سے اس لہجے میں بات کرتی تو کیا وہ برداشت کرتا حمہ کا ذہن اس وقت کئی سوچوں میں گم تھا وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی مگر یہ ذہنی سوچیں اسے سونے نہیں دے رہی تھی وہ کروٹ بدل کر ایک بار پھر سونے کی کوشش کرنے لگی آنکھیں

بند کی تو اذیان کا کریم لگانے والا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ
آنکھیں کھول گئی

”مجھے کیا ہو رہا ہے میں اس انسان کو کیوں سوچ رہی ہوں“
حمزہ جھر جھری لے کر خود پر ناراض ہوتی دوسری طرف کروٹ لیے
آنکھیں بند کر گئی کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد بلا آخر اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔



رات کا اندھیرا صبح کی روشنی میں تبدیل ہوا رات کے دیر سے سونے کے
باعث صبح وہ آج دیر سے اٹھا تھا سب لوگ ہی کاموں میں نکل چکے تھے
حمزہ کالج جا چکی تھی صرف انعم اور مہوش گھر میں موجود تھیں
”آج دیر سے آنکھ کھلی خیریت؟؟“
انعم اسے نیچے آتا دیکھ کر فکر مند سی پوچھنے لگیں

رات کو نیند دیر سے آئی تھی ناشتہ لگوا دیں مجھے زمینوں کو دیکھنے جانا“
 ہے“

شاہ ویرا نہیں بتاتے ساتھ ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ گیا انعم کچن کی جانب
 چل دیں

انعم نے اس کیلئے ناشتہ لگایا وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگ گیا اس دوران
 انعم اس کے پاس بیٹھی رہیں

”بہت وقت بعد آج سکون کا ناشتہ کیا“

وہ ناشتے سے فارغ ہو کر ٹشو سے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے چہرے پر
 ہلکی سی مسکراہٹ سجائے انہیں کہنے لگا

”شرارتی نہ ہو تو“

انعم اس کی بات سمجھتی مسکرا کر کہنے لگیں

”اوکے میں چلتا ہوں“

کرسی کھسکا کر کھڑا ہوتا وہ ڈائننگ ہال سے باہر کی طرف بڑھ گیا

”خیال سے جانا“

پیچھے انعم فکر مند سی اسے تنبیہ کرنے لگی۔۔۔

گاڑی کو سڑک پر دوہرائے وہ ڈیرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ یکدم اس کو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی گاڑی اس کا بہت وقت سے پیچھا کر رہی ہے اس نے سامنے والے شیشے کی طرف نظریں کر کے گاڑی کو دیکھا مگر اسی وقت وہ گاڑی لیفٹ ٹرن لے گئی اپنا وہم سمجھتا وہ ڈیرے پر پہنچ کر گاڑی کو بریک لگاتا گاڑی سے نکلا ڈیرے پر کچھ لوگ موجود تھے شاید شاہ ویر کا ہی انتظار کر رہے تھے وہ اپنی جگہ پر آکر براجمان ہو گیا وہی دو تین لوگ باری باری آکر اپنی پریشانی بتانے لگے شاہ ویر نے انہیں تسلی دے کر واپس بھیج دیا

”معاذ؟“

شاہ ویر کی آواز پر وہ فوراً اس کی طرف بڑھا

”زمینوں پر چلنے کیلئے گاڑی تیار کرواؤ“

شاہ ویراس کے آتے ہی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا معاذ کے کندھے پر ہاتھ رکھے کہنے لگا

”جی صاحب میں ابھی کرواتا ہوں“

معاذ اثبات میں سر ہلا کر اس کی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پلٹ کر جانے لگا کہ تبھی گولی چلنے کی آواز آئی شاہ ویرا اور نواز دونوں نے حیرانگی سے ارد گرد نظر گھمائی گولی شاہ ویر کی ٹانگ پر آگئی اور وہ لڑکھڑاتا ہوا زمین پر جا کر معاذ ایک دم گھبرا گیا

”آہہ“

درد کے مارے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی کہ معاذ پریشان سا اسے دیکھنے لگا اس کی نظر ٹانگ پر گئی جہاں سے خون بہ رہا تھا

”پکڑو اس سالے کو“

معاذ نے نظر سامنے ڈالی وہاں سے ایک شخص کو بھاگتا دیکھ کر وہ ہذیبی انداز میں چیخا کہ بہت سے آدمی اس شخص کے پیچھے بھاگ گئے

”صاحب صاحب“

معاذ بیٹھتا بے چین سا اسے پکارنے لگا

”گاڑی نکالو صاحب کو جلدی سے ہسپتال لے کر جانا ہو گا“

معاذ ڈرائیور نے تھوڑا اونچی آواز میں بولا وہ اثبات میں سر ہلا کر گاڑی کی

طرف بڑھا دو منٹ گاڑی ان دونوں کے سامنے تھی معاذ نے شاہ ویر کو

سہارا دے کر کھڑا کیا اور بہت مشکل سے گاڑی میں لٹا کر پچھلے سیٹ کا

دروازہ بند کر کے خود ڈرائیور کیساتھ آگے والی جگہ سیٹ سنبھال گیا ڈرائیور

نے تیز رفتار سے گاڑی سڑک پر دوہرا دی معاذ نے جیب سے فون نکال کر

عدنان زیدی کا نمبر ملایا بیلز جا رہی تھی

”اسلام و علیکم بڑے صاحب“

کال اٹینڈ ہوتے ہی معاذ نے احتراماً سلام کیا

”بولو معاذ؟“

عدنان زیدی نے سلام کا جواب دے کر اس سے پوچھا

صاحب شاہ ویر صاحب کو گولی لگ گئی ہے میں انہیں ہسپتال لے کر جا رہا ہوں آپ بھی اپنے ہسپتال پہنچ جائے

معاذ ایک ہی سانس میں اسے ساری بات بتا کر فون کاٹ گیا

”کیا ہوا بھائی؟؟“

اصغر زیدی جوان کے ساتھ ہی بیٹھے تھے فون کے بعد عدنان زیدی کے

چہرے پر پریشان کن تاثرات دیکھ کر وہ فکر مند سے پوچھنے لگے

”شاہ ویر کو گولی لگی ہے معاذ اسے ہسپتال لے کر جا رہا ہے“

پریشانی سے انہوں نے اصغر زیدی کو آگاہ کیا اصغر زیدی بھی پریشان ہوئے

”یا اللہ خیر میرا بچہ کیسے کب“

انعم یہ خبر سنتے ہی حد سے زیادہ پریشان ہوتی ایک کے بعد ایک سوال کرنے لگیں

”میں اس کے پاس جاؤ گا تو مجھے پتہ لگے گا“

وہ انعم کو حالت کو سمجھتے نرمی سے کہنے لگی انعم آنسو بہانے لگ گئیں
 ”بھابی حوصلہ رکھے اللہ خیر کرے گا“

مہوش ان کی حالت دیکھ کر انہیں حوصلہ دینے لگیں اصغر زیدی گاڑی
 نکالنے کیلئے اٹھ گئے عدنان زیدی بھی جانے کیلئے کھڑے ہوئے
 ”مجھے بھی اپنے بچے کے پاس جانا ہے مجھے لے کر چلیں“

انعم انہیں جاتا دیکھ کر بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگیں
 ”نہیں انعم میں اور بھائی جاتے ہیں تمہیں بتاتے رہیں گے بھابی آپ کو“
 ”سنجھالیں ہم پہنچ کر اطلاع کرتے ہیں“

عدنان زیدی فکر مند سے کہتے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئے۔ مہوش انہیں
 چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ ماں تھیں اور شاہ ویران کی
 اکلوتی اولاد اپنے بیٹے میں ان کی جان بسی تھیں۔۔

وہ دونوں نکل۔ ہی رہے تھے کہ تبھی مصطفیٰ آتے دیکھائی دیے

”کہاں جارہے ہو عدنان؟“

مصطفیٰ ان کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگے

”مصطفیٰ شاہ ویر کو گولی لگی ہے وہ ہسپتال میں ہے ہم وہی جارہے ہیں“

عدنان زیدی کے بتائی گئی بات پر مصطفیٰ کو جھٹکا لگا

”اللہ خیر میں بھی ساتھ چلتا ہوں ایک دم اتنی پریشانی آگئی“

مصطفیٰ بے حد فکر مند ہوتے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے اصغر زیدی نے

گاڑی گراج سے باہر نکالی اور سڑک پر دوہرا دی۔

صاحب صاحب اس شخص نے آپ کا کام کر دیا ہے اور وہ بھاگ نکلا ہے“

”پکڑا نہیں گیا

اور نگ زیب کا ملازم آکر اسے خوشی سے بتانے لگا

چلو ایک کام تو ہوا اب دوسرے کام کی تیاری پکڑو وہ کام بھی آج ہی ہونا”
 “چاہیے ہے اگر آج نہیں ہوا تو پھر سمجھو کبھی نہیں ہو سکے گا
 اور نگ زیب سنجیدہ لہجے میں اسے تنبیہ کرنے لگا وہ اس کی تمام باتیں کو غور
 سے سنتا اثبات میں سر ہلا گیا

“جی صاحب بس جارہے ہیں ہم کالج کی طرف”
 وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتا باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ پیچھے وہ چہرے پر
 مسکراہٹ سجائے نظریں ٹی وی سکرین پر مرکوز کر گیا۔۔۔

انعم کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے مہوش انہیں کمرے میں لے آئی
 اور بیڈ پر لٹا گئی شاید نیند آجائے تو طبیعت ذرا بہتر ہوگی کچھ ہی دیر گزری
 تھی کہ روتے روتے انعم کی آنکھ لگ گئی انہیں سوتا دیکھ کر مہوش کو ذرا تسلی

ہوئی کہ اچانک حمہ کا خیال آ یا شاہ ویر کی پریشانی میں سب ہی یہ بھول گئے کہ حمہ کالج تھی اور اس کی چھٹی کا وقت بھی ہوا ہوا تھا بیمار رہنے کے باعث خان بابا ب حویلی کم ہی آیا کرتے تھے اور دوسرا ڈرائیور بھی نہیں تھا انہیں یکدم اذیان کا خیال آیا۔ مہوش کمرے سے باہر آتی ساتھ والے گھر کی طرف بڑھی گھر میں داخل ہوتے ہی دیوان خانے میں عاریہ بیٹھی نظر آئی

”اسلام و علیکم آنٹی“

عاریہ مہوش کو دیکھ کر خوشگوا ری سے احتراماً سلام کرنے لگی

”و علیکم اسلام بچے اذیان گھر نہیں ہے کیا؟؟“

مہوش اسے جواب دیتے ساتھ ادھر ادھر نظر گھما کر پوچھنے لگیں

”گھر ہے فریش ہو رہا ہے خیریت؟“

عاریہ ان چہرے پر موجود پریشان کن تاثرات دیکھتی تفکر سے سوال کرنے لگی

بیٹا وہ شاہ ویر کو گولی لگی ہے ناتوا صغر ہسپتال کے ڈرائیور نہیں آیا ہے آج”

اور حمنہ کی چھٹی کا وقت ہوا ہوا ہے میں نے کہا اذیان سے پوچھوں اگر اس

”کو حمنہ کے کالج کے راستے کا معلوم ہو

مہوش پریشانی کے عالم عاریہ کو ساری بات تفصیلی انداز میں بتانے لگی عاریہ

کو حیرانگی ہوئی اتنا سب ہو گیا تھا اور اسے خبر بھی نہیں تھی

تبھی اذیان کمرے سے باہر نکلا

”آگیا اذیان آپ بات کر لیں اس سے”

مہوش کو گم سم بیٹھا دیکھ کر عاریہ نے انہیں اذیان کی طرف متوجہ کروایا

”سب ٹھیک ہے؟“

اذیان ان کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھنے لگا

”اذیان بیٹا آپ نے حمنہ کا کالج دیکھا ہوا ہے کیا؟“

مہوش امید۔ بھرے انداز میں اس سے سوال کرنے لگی کیونکہ اگر دیر

ہو گئی تو وہ جانتی تھی کہ حمنہ بہت زیادہ پریشان ہو جائے گی

”جی میں نے دیکھا ہوا ہے لیکن ہوا کیا ہے؟“

وہ انہیں جواب دیتے ساتھ بدلے میں سوال کرنے لگا

وہ شاہ ویر کو گولی لگی ہے جس کی وجہ سے سب مرد ہسپتال میں ہے

ڈرائیور بھی گھر پر نہیں ہے اگر آپ حمہ کو لے آؤ جا کر تو بہت مہربانی ہوگی

”بیٹا اگر دیر ہو جائے نا تو بہت زیادہ گھبرا جاتی ہے

مہوش تفکر بھرے انداز میں اس سے گزارش کرنے لگیں

”آپ پریشان نہ ہو میں اس کو ابھی لینے جا رہا ہوں“

مہوش کو تسلی بخشا وہ باہر کی طرف بڑھنے لگا کہ بڑھتے بڑھتے ایک دم رکا

”گاڑی کی کیز؟؟؟“

اذیان گردن موڑ کر ان سے سوال کرنے لگا

وہ گراج میں سائیڈ پر ایک جگہ بنی ہوگی وہاں گاڑی کی چابی موجود ہوگی

”ایک ہی کار کھڑی ہے

مہوش نے اسے فوراً سے بتایا وہ اثبات میں سر ہلا کر ان کے گھر آیا اور گراج میں نظر گھمائی تو سامنے دیوار پر ایک کیل طرح کی چیز لگائی ہوئی جس پر چابی موجود تھی اذیان چابی لے کر گاڑی کی طرف بڑھتا سٹارٹ کر کے باہر نکال کر سڑک پر دوہرا گیا وہ راستے کے معاملوں شروع سے بہت اچھا رہا تھا ایک دفعہ وہ راستہ دیکھ لے تو اسے یاد رہ جاتا تھا۔

حمہ کالج کے گیٹ کے پاس کھڑی انتظار کر رہی تھی کہ یکدم سیاہ گاڑی آکر اس کے کالج کے باہر کی حمہ نے اس پر نظر ڈالی وہ شاہویر کی گاڑی تھی اسے معلوم تھا خاموشی سے اپنی چادر ٹھیک کیے وہ چلتے ہوئے گاڑی کے پاس آئی اور بغیر دیکھے وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول گئی کہ ڈرائیونگ سیٹ پر انجان شخص کو بیٹھا دیکھ کر وہ تھوڑا پریشان ہوئی اس سے پہلے وہ گاڑی کا دروازہ بند کر کے وہاں سے واپس جاتی کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے اس کی نازک کلائی تھام کر اسے گاڑی میں کھینچا اور دروازہ بند کرنے لگا

یہ سب اتنا چانک ہوا کہ حمہ حواس باختگی کے عالم میں ارد گرد نظر گھمانے لگی آنسو کسی بھی وقت نکلنے کو تیار تھے

تبھی اذیان کالج کے باہر گاڑی آ کر روکتا شیشہ نیچے کر کے گارڈ کو دیکھنے لگا

”حمہ اصغر کو بھیجیں“

گارڈ سے سنجیدہ لہجے میں کہتا وہ نظریں سامنے کر گیا

وہ تو ابھی ابھی ایک گاڑی میں بیٹھ کر گئی ہے وہ سیاہ گاڑی جو جارہی ہے اس

”میں ہی بیٹھ کر گئی“

گارڈ نے اسے فوراً سے آگاہ کیا کہ اذیان نے پریشانی کے عالم میں اس گاڑی کو دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر کے تیز رفتار سے اس گاڑی کے پیچھے اپنی گاڑی لگا گیا وہ جتنا تیز ہو سکتا تھا گاڑی بھگارتھا

”کک۔۔ کون ہو تم لوگ اور مجھے کہاں لے کر جارہے ہو“

حمنہ جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی گاڑی کو کسی سنسان راستے پر نکلتا دیکھ کر خوفزدہ سی پوچھنے لگیں اپنی احمقانہ حرکت پر اس وقت اسے شدید غصہ آیا وہ اتنی بیوقوف آخر کیوں تھی واقع آج اسے اپنی کم عقلی پر بے حد افسوس ہو رہا تھا

”چپ کر کے بیٹھ“

ڈرائیور کرتے ہوئے شخص نے چیخ کر خاموش کروانا چاہا
”صاحب کوئی مسلسل۔ ہماری گاڑی کا پیچھا کر رہا ہے“

پیچھے بیٹھے نفوس نے ڈرائیونگ کرنے والے نفوس کو آگاہ کیا کہ اس نے ایک دم فرنٹ مرر سے دیکھا اور گاڑی کی رفتار مزید تیز کی اذیان اس کی تیز رفتار دیکھ کر گاڑی اس کے پیچھے لگتا سا سیڈ سے کٹ نکال کر اپنی گاڑی اس کی گاڑی کے سامنے روک گیا ڈرائیونگ کرتے نفوس نے بے اختیار گاڑی کو بریک لگائی حمنہ نے دھندلی آنکھوں سے اس گاڑی کو دیکھا اسے اذیان

نظر آیا سے دیکھ کر تھوڑی تسلی ہوئی اذیان گاڑی سے باہر نکلتا اس گاڑی کی طرف بڑھا

”کون ہے بے تو ہٹنا گاڑی“

وہ شیشے سے باہر منہ نکال کر ناگواری سے اسے کہنے لگا کہ وہ اس کو جواب دے بغیر اس طرف آیا

”تو کون ہے؟“

اذیان نے گاڑی کی شیشے والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر اس سے اسی کے انداز میں پوچھا

”میں جو بھی ہوتی تھی کیا نظر نہیں آ رہا ہے لڑکی ہے ہمارے ساتھ کوئی“

”فضول حرکت نہیں کر اور راستے سے ہٹ

وہ شخص اذیان کو داڑھی کھجا کر سمجھانے لگا

”نہیں میں ان کیساتھ نہیں ہوں یہ دھوکے سے لے کر جا رہے ہیں“

حمنے نے ہمت کر کے چہرے پر معصومیت سجائے اذیان کو بتایا کہ وہ دونوں
نفوس ایک پل کیلئے خاموش ہو گئے
ہاں بھئی کیوں لے کر جا رہے ہوں زبردستی خاموشی سے اسے جانے دو”
“ورنہ

اذیان چہرے پر سرد تاثرات سجائے اسے خوفزدہ کرنے کی کوشش کرنے
لگا وہ شخص گاڑی سے باہر نکل کر پستول نکالتا اذیان پر تان گیا حمنے گھبرا کر رہ
گئی اور دوسرا نفوس گاڑی سے نکلتا حمنے کو گاڑی سے باہر نکال کر اس پر
پستول تان گیا حمنے کی سانس سینے میں اٹک گئی وہ پریشانی سے کبھی اذیان اور
کبھی اپنی سرپرر کھی پستول کو دیکھتی اذیان بھی تھوڑا گھبرا یا ہوا دکھائی دیا کہ
یکدم اذیان نے اپنی ٹانگ گھما کر اس کی ٹانگ پر ماری وہ شخص ان بیلنس ہوا
اور پستول ہاتھ سے چھوٹ گئی اذیان اس کے منہ پر ایک مکہ جھڑتا اس کا
دماغ گھما گیا پستول تھام کر فوراً سے اس کے سامنے کر دی وہ شخص خوفزدہ
ہوا

”چھوڑ اس کو ورنہ اس کی جان جائے گی“
ٹریگر پر ہاتھ رکھے وہ سامنے کھڑے نفوس کو سختی سے کہنے لگا حمزہ کا چہرہ
سپینے سے شرابور ہو چکا تھا وہ بے حد خوفزدہ نظر آرہی تھی
سنائی نہیں دے رہا کیا تین تک گنوگا چھوڑ دے ورنہ تیرا سا تھی جان سے”
”جائے گا“

اذیان اس شخص کو خاموش کھڑا دیکھ کر کہتے ساتھ گنتی گننے لگا
”چھوڑ دو“

زمین پر گرے اس نفوس نے دوسرے نفوس سے شکست خواہ لہجے میں کہا
کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا
”صاحب ہمیں چھوڑے گا نہیں“

اس نفوس سے فوراً اسے یاد دہانی کروانی چاہی
”فلحال یہ مجھے مار دے گا تو چھوڑ دے اس لڑکی کو“

وہ شخص بے حد گھبرایا ہوا اسے کہنے لگا کہ دوسرے نفوس کو مجبوراً حمنہ کو
چھوڑنا پڑا حمنہ جیسے ہی اس شخص سے دور ہوئی حمنہ نے گہرا سانس خارج کیا
اور نظر اذیان پر ڈالی
”تم گاڑی میں بیٹھو جا کر“

اس شخص پر پستول تانے اذیان نے حمنہ کو اشارہ کیا وہ اثبات میں سر ہلا کر
گاڑی کی طرف تیز قدم اٹھا گئی اسے گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر اذیان نے گاڑی
لاک کی اور ٹریگربا کر ایک ایک گولی دونوں کے پیر پر مارنا گاڑی کی طرف
بڑھ گیا وہ دونوں تکلیف سے کراہتے ان دونوں کو بس جاتا دیکھ رہے تھے

اذیان گاڑی میں آکر بیٹھا اور فوراً سے گاڑی سٹارٹ کیے سائیڈ سے نکل گیا
حمنہ اور اذیان جیسے ہی ادھر سے نکلے دونوں نے سکھ کا سانس لیا حمنہ نے
نظر اٹھا کر اسے دیکھے جو بغیر اپنی جان کی پروا کیے اس کو بچانے کیلئے آگیا تھا
”آپ کو کیسے معلوم میں اس گاڑی میں تھی؟“

حمہ اسی پر نظریں مرکوز کیے سوال کرنے لگی
 ”گارڈ نے بتایا کیا تم واقع اتنی بیوقوف ہو یا بنتی ہو“
 اذیان نے سنجیدہ لہجے میں اس پر ایک نظر ڈال کر پوچھنا چاہا
 ”کیا مطلب؟“

حمہ نے نا سمجھی سے اس سے بدلے میں سوال کیا اس کی بات سے اذیان کو
 یقین ہو گیا کہ وہ واقع بیوقوف ہے
 مطلب یہ کہ بغیر دیکھے کوئی انسان کسی کی گاڑی میں کیسے بیٹھ سکتا ہے“
 ”حمہ

اذیان اب کی بار ٹھنڈے لہجے میں اسے بتایا
 مجھے لگا شاہویر کی گاڑی ہے شاہویر کی گاڑی بھی بالکل ویسے ہی اور دیر بھی“
 ہو گئی تھی پریشانی کی وجہ سے میں بغیر سوچے سمجھے اس گاڑی کی طرف بڑھ
 گئی

حمزہ نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے ساری بات سے آگاہ کیا کہ اذیان کی نظر اس پر گئی وہ آنکھوں سے عینک ہٹائے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

”اچھا ٹھیک ہے تم رو نہیں یہ لوٹو“

اذیان کونا جانے اس کی آنکھوں میں آنسو کیوں اچھے نہیں لگے وہ یکدم نرم پڑا

”تھینک یو مجھے بچانے کیلئے“

حمزہ آنسو صاف کرتے ہوئے دل سے شکریہ ادا کرنے لگی اذیان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

”یہ واقع بہت معصوم ہے“

اذیان دل میں خود سے کہتے ساتھ ایک گہری نگاہ اس پر ڈال کر ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگا باقی کار راستہ خاموشی سے طہ ہوا

گھر پہنچتے ہی حممنہ نے مہوش کو سلام کیا
”اتنی دیر لگادی آپ دونوں نے کہاں رہ گئے تھے؟“
مہوش ان دونوں کو آتا دیکھتی ہی سوال کرنے لگیں
”ماما ہم اپنی جان بچا کر آئے ہیں کچھ لوگ مجھے اغوا کر کے لے کر جا رہے“
تھے

حممنہ گھبرائی ہوئی سی ان کے پاس آکر بیٹھتی انہیں بتانے لگی کہ مہوش کی
پریشانی میں اضافہ ہوا
”کیا بول رہی ہو کون لوگ؟“

مہوش نے تفکر بھرے انداز میں اس سے پوچھنا چاہا حممنہ نے مہوش کو
ساری بات سے آگاہ کیا
”اللہ کا شکر ہے میری بچی تم ٹھیک ہو“
مہوش اس کو گلے سے لگائے تشکر کرنے لگیں

”جی ماما اذیان نہ ہوتا تو پتہ نہیں میرے ساتھ کیا ہوتا“
حمنہ ان کے گلے لگی خوفزدہ سی بتا رہی تھی اور مہوش اس کا ماتھا چومنے
لگیں اذیان کی وہ واقع احسان مند ہو گئی جس نے ان کی بیٹی کی جان سے
بچائیں تھی۔۔

”باقی سب کہاں ہے کوئی نظر نہیں آرہا“
حمنہ ان سے الگ ہوتی نظر ارد گرد گھمائے پوچھنے لگی
شاہ ویر کو بھی گولی لگی ہے سب ہسپتال میں۔ ہے بھابی کی طبیعت ٹھیک“
”نہیں تھی سورہی ہیں“

مہوش نے سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دیا حمنہ کے ماتھے پر بل نمودار
ہوئے

”کیسے کب لگی وہ ٹھیک تو ہیں نا؟“
بے چینی سے مہوش سے ایک کے بعد ایک سوال کرنے لگیں

ٹھیک ہے ابھی تمہارے بابا سے بات ہوئی ہے گولی ٹانگ پر لگی ہے زیادہ ”
 “ خطرے کی بات نہیں ہے
 مہوش اس کی حالت سمجھتی اسے پیار سے بتانے لگی حمہ کو تھوڑی تسلی ہوئی
 “ میں فریش ہو جاؤ ”

کہتے ساتھ حمہ کمرے کا رخ کر گئی وہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئیں

شاہ ویر کا آپریشن سیکسفل رہا تھا گولی نکل چکی تھی مگر ڈاکٹر نے اسے دو
 ہفتوں کیلئے بیڈ ریسٹ کا بولا تھا وہ روم میں شفٹ ہو چکا تھا باری باری سب
 اس سے ملنے کیلئے آئے تھے۔

“ کس نے کی ہے یہ حرکت تمہیں کچھ معلوم ہے؟ ”
 عدنان زیدی اس کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگے

نہیں وہ کوئی انجان شخص تھا آج سے پہلے اس علاقے میں کسی نے اس کو ”
 ،، نہیں دیکھا

شاہ ویر کے بجائے معاز نے عدنان زیدی کو جواب دیا کیونکہ شاہ ویر تو دیکھ
 ہی نہیں سکا تھا

اگر انجان تھا تو سکی شاہ ویر سے کس قسم کی دشمنی؟ جہاں تک مجھے یاد ہے ”
 شاہ ویر کبھی اس انسان کے ساتھ غلط نہیں کرتا جس انسان نے اسے کوئی
 ،، نقصان نہ پہنچایا ہو

عدنان زیدی پر سوچ انداز میں معاز کی طرف متوجہ ہوئے اسے بولے
 ،، آپ بے فکر رہیں بڑے صاحب میں جلد پتہ لگوا لوں گا ”

معاذ انہیں تسلی دیتا تھوڑا پر سکون کر گیا
 ،، ہم جلدی کر دو یہ کام ”

عدنان زیدی سر کو خم دیتے ساتھ شاہ ویر کی طرف متوجہ ہوئے
 ،، تم کیسا محسوس کر رہے ہو اب؟ ”

عدنان زیدی نرمی سے اس سے مخاطب ہوئے

”ٹھیک ہوں“

وہ مختصر سا جواب دے گیا جس پر عدنان زیدی بھی خاموش ہو گئے

”رات تک شاہویر کوڈ سچارج کر دیا جائے گا“

اصغر زیدی کمرے میں داخل ہوتے ہی عدنان زیدی کو آگاہ کر گئے۔

”چلو شکر ہے زیادہ کچھ نہیں ہوا“

عدنان زیدی تھوڑے مطمئن ہوتے کہتے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے

کیا کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ ایک چھوٹا سا کام نہیں ہو سکا تم سے میں

”اپنی جیت کے اتنے قریب تھا مگر تم لوگوں نے سارا سا کام بگاڑ دیا

اور نگ زیب ان کی باتیں سن کر تیش میں آتا چیخا وہ دونوں نفوس پیچھے
خو فرزدہ سے کھڑے تھے

سر ہم نے سب ویسے کیا جیسے آپ نے کہا تھا وہ یہی سمجھی کہ گاڑی شاہویر ”
کی ہے ہم نے اسے گاڑی میں بٹھا بھی لیا تھا مگر ناجانے وہ لڑکا کہاں سے آ
گیا

دونوں میں سے ایک نے وضاحت دینا چاہی اور نگ زیب اس کی طرف
بڑھ کر زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مار گیا
تم جیسے نالائق میرے کسی کام کے نہیں دفعہ ہو جاؤ آئندہ مجھے اپنی شکل ”
” نہ دیکھانا

غصے سے آگ بگولہ ہوتا وہ ان پر بھڑک اٹھا دونوں گھبرا کر وہاں سے چلے
گئے اور اور نگ زیب غصے سے ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔

رات میں وہ لوگ شاہ ویر کو لے کر گھر پہنچ گئے تھے اور فلحال اسے نیچے والے روم میں ہی لٹایا تھا مہوش اذیان اور عاریہ کو اکیلا پا کر انہیں اپنے گھر لے آئیں تھیں وہ شام سے وہیں تھیں حمنہ مہوش باقی سب کے گھر فردا سی کمرے میں موجود تھے

”میرا بچہ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی نا“

انعم شاہ ویر کے سر پر بیٹھی اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرے فکر مند سی پوچھنے لگیں

”مام میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو“

شاہ ویر ان کو مسکرا کر تسلی دیتا تھوڑا پر سکون کر گیا

کون تھا وہ شخص جس نے تم پر گولی چلائی تھی نام بتاؤ عدنان آپ اس کو ”چھوڑے گامت

انعم جذبات میں آتی غصے سے کہنے لگیں وہ خاموش رہا

کب سے ہم بھی یہی پوچھ رہے ہیں مگر یہی جواب دے رہا ہے نہیں”
 “معلوم

عدنان زیدی انعم کی بات پر انہیں بتانے لگے جس پر وہ پریشان ہوئیں
 “انکل مجھے تو لگتا ہے جان کر نہیں بتاتے ہیں کچھ گڑبڑ ضرور ہے”
 عاریہ عدنان زیدی سے مخاطب ہوتی چہرے پر سنجیدگی سجائے انہیں بولی
 کہ عدنان زیدی مسکرا دیے شاہ ویر بھی اس کی طرف متوجہ ہوا
 “میں تمہاری بات سے اتفاق کرتا ہوں”
 عدنان مضحکہ خیز لہجے میں کہتے ساتھ اسے مسکرا نے پر مجبور کر گئے
 “کس حوالے سے نہیں بتانا چاہ رہا ذرا ایکسپلین کرنا”
 شاہ ویر اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے سوال کرنے لگا کہ عاریہ نے
 اسکی جانب دیکھا
 یہی کہ پہلے آپ نے کیا پتہ اس کے ساتھ کچھ غلط کیا ہو تبھی تو اس نے”
 “بدلے میں یہ حرکت کر دی

عار یہ بغیر ڈرے اسے اپنی بات کی وضاحت کرنے لگی کہ شاہ ویر نفی میں
سر ہلا کر رہ گیا

”میرا بیٹا بلا وجہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا ہے“

انعم کو عاریہ کی بات بالکل ناگوار گزری تو سرد لہجے میں اسے کہنے لگیں عاریہ
خاموش ہو گئی

”کہیں یہ اور نگ زیب کی حرکت تو نہیں ہے شاہ ویر؟“

عار یہ کی کہی بات پر عدنان زیدی پر سوچ انداز میں شاہ ویر سے بولے

”نہیں ڈیڈ اور نگ زیب کے ایک ایک آدمی کو جانتا ہوں میں“

شاہ ویر نے ان کی بات پر فوراً نفی کی جس پر وہ بھی چپ ہو گئے

ہو سکتا ہے حرکت اسی نے کی ہو مگر کسی اور آدمی کو بھیج کر جس کو تم نہ

”پہنچانتے ہو کیونکہ ایک ہی دن میں دو حادثے یہ بات اتنی نارمل نہیں ہے

اذیان جو اس سارے معاملے میں خاموش بیٹھا تھا سنجیدگی سے کہتا ہر ایک

کو اپنی طرف متوجہ کر گیا

”دو حادثے مطلب؟؟؟“

شاہ ویر نے پریشانی سے اس سے بدلے میں سوال کیا
 ”حمنہ کو بھی کسی نے کیڈ نیپ کرنا چاہا تھا وہ تو شکر ہے کہ میں نے دیکھ لیا“
 اذیان کے الفاظ پر وہاں موجود ہر شخص کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا اور شاہ
 ویر واقع یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ یہ حرکت اور نگ زیب کر سکتا ہے
 ”حمنہ میری بچی آپ ٹھیک ہو آپ کو کچھ ہوا تو نہیں“
 اصغر زیدی اس کی طرف بڑھ کر چہرے پر ہاتھ رکھے تفکر سے کہنے لگے
 ”میں ٹھیک ہوں بابا“

حمنہ مسکرا کر انہیں تسلی دینے لگی انہوں نے حمنہ کو گلے سے لگایا
 ”اگر یہ حرکت اور نگ زیب کی ہوئی تو اس دفعہ ہو جان سے جائے گا ڈیڈ“
 شاہ ویر آنکھوں میں سرخی سجائے سختی سے کہتا عدنان زیدی سمیت ہر ایک
 کو گھبرانے پر مجبور کر گیا

شاہویر جذبات میں آکر کچھ غلط مت کرنا اس سے تمہیں بھی نقصان ”
 ہو سکتا ہے سوچ سمجھ کر یہ سب کرنا اور جلد بازی کرنے کی ضرورت نہیں
 ہے پہلے کنفرم کرو یہ کام اور نگ زیب کا ہے پھر قدم اٹھانا یہ نہ ہو جلد
 “بازی میں قدم اٹھانے کے باعث تمہیں پچھتنا پڑے
 عدنان زیدی اس کے پاس آکر بیٹھتے اسے سمجھانے لگے کہ ان کی بات کو
 سمجھتا وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔



حمنہ بیلکونی میں کھڑی تھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار آج صبح والا
 منظر لہرا رہا تھا کیسے اذیان نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر اس کی جان بچائی
 تھی نا جانے کیوں مگر بار بار وہ اس متعلق کیوں سوچ رہی تھی وہ جان کر
 نہیں سوچ رہی تھی یہ سوچ ذہن میں خود بخود گردش کر رہی تھی۔

وہی اذیان لان میں ٹہل رہا تھا کہ یکدم نظر اوپر کی جانب اٹھائی اور اس پر گئی تو ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی

”نیند نہیں آرہی ہے کیا؟“

اذیان تھوڑی اونچی آواز میں اس سے پوچھنے لگا چانک اس کی آواز پر حمنہ نے ہڑبڑا کر اس کی طرف دیکھنا جانے کیوں مگر اس کی آواز کانوں سے ٹکراتے ہی حمنہ کی ہارٹ بیٹ معمول کی نسبت تیز ہو گئی

”بس سونے ہی جارہی تھی“

حمنہ اپنی کیفیت کے باعث گھبرا کر اسے جواب دیتی کمرے کی طرف بڑھ گئی اذیان اسے جاتا دیکھنے لگ گیا

کچھ تو بات ہے تم میں جو ہر دفعہ تم سے یہ دل بات کرنے کیلئے بے چین“

”رہتا ہے“

اذیان اسے جاتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے خود سے ہمکلام ہوتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں آتے ہی دل پر ہاتھ رکھتی اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو ترتیب
میں لانے لگی

”مجھے کیا ہو گیا اچانک؟“

الجھے ہوئے انداز میں خود سے سوال کرنے لگی مگر جواب نہیں ملا
ہارٹ بیٹ تو ہمیشہ شاہ ویر کو دیکھ کر ہی تیز ہوتی تھی پھر آج اسکو دیکھ کر
”کیوں؟؟“

حمنے نے ایک اور سوال خود سے کیا مگر جواب نہیں تھا حمنے نے گہرا سانس
خارج کیا

حمنے اس کے اچانک آواز لگانے پر تمہاری ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی اور
”کچھ نہیں سوتے ہیں“

حمنے خود کو تسلی دیتی بیڈ کی طرف بڑھتی لائٹس آف کیے سونے کیلئے لیٹ
گئی آنکھیں بند کی تو اذیان کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا حمنے نے فوراً سے

آنکھیں کھولی دل و دماغ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو چکا تھا جس کو وہ فلحال خود بھی سمجھنے سے انکار کر رہی تھی۔۔۔

”معلوم ہوا ان سب کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا؟؟“

شاہ ویر معاذ کو اتنا دیکھ کر سنجیدگی سے سوال کرنے لگا

صاحب اور نگ زیب پر شک نہیں جاسکتا وہ اس دن لاہور تھا اور اپنے ”

خاص آدمیوں کو بھی وہ لاہور لے کر گیا تھا ہم پوری کوشش کر رہے ہیں

”مجرم کو ڈھونڈنے کی جیسے ہی ملے گا آپ کے سامنے کریں گے

معاذ سر جھکائے شاہ ویر کو ایک ایک بات بتانے لگا شاہ ویر کے چہرے پر

تھوڑے سرد تاثرات نمایاں ہوئے۔

ہفتہ گزر چکا ہے مگر تمہیں نہیں معلوم ہو سکا میں بالکل ٹھیک ہوں گا تو یہ ”
 ”کام میں خود کرنے کی کوشش کروں گا
 شاہ ویر ٹھنڈے لہجے پر اس پر نظریں مرکوز کیے کہنے لگا معاذ جوا باخاموش
 رہا۔

”سر اور کوئی کام؟“

معاذ سر جھکائے تابعداری سے اس سے سوال کرنے لگا
 ”فلحال نہیں جب ہو گا تو بلا لوں گا تم جا سکتے ہو“
 شاہ ویر نے اب کی بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیا وہ اثبات میں سر ہلا کر
 کمرے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

”عار یہ بیٹا آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟“
 مصطفیٰ کچن میں داخل ہوتے عاریہ کو وہاں موجود پا کر تھوڑے تفکر اور
 حیرانگی سے پوچھنے لگے

”ڈیڈ میں فارغ بیٹھی تنگ آچکی تھی تو سوچا کیوں نا کچھ کر لیا جائے“
 عاریہ مصروف سے اندازہ میں مصطفیٰ کو جواب دینے لگی
 ”تو کیا کیا جا رہا ہے؟“

مصطفیٰ نے اسی کے انداز میں سوال کیا

”ڈیڈ میں آج پلاؤ بنانے کا سوچ رہی ہوں اس دن مہوش آنٹی نے بنایا تھا“
 ”کتنا مزیدار تھا نا“

عاریہ نے مسکرا کر انہیں یاد کروایا وہ اثبات میں سر ہلا کر عاریہ کی بات
 اتفاق کر گئے

”بس تو سوچا آج اپنے ہاتھوں کا پلاؤ آپ کے اور اذیان کے لیے بناؤ“
 عاریہ ان کی جانب دیکھ کر ک آگاہ کرنے لگی وہ مسکرا دیے
 ”میں تو نہیں کھاؤ گا پہلی دفعہ بنا رہی ہے ڈیڈ رسک نہیں لے سکتے“
 اذیان کچن میں داخل ہوتا مزاحیہ انداز میں کہتا اسے آگ لگا گیا

تم اب کھانا بھی مت اگر اچھا بن گیا اور تم نے پلاؤ کو ہاتھ بھی لگایا پھر ”
“ دیکھنا

چڑ کر کہتے ساتھ وہ اذیان کو گھورنے ہی کہ اذیان ہنسنے لگ گیا وہی مصطفیٰ
نفی میں سر ہلا گئے۔

“ نہ تنگ کرو اسکو اذیان ”

اذیان کو منع کرتے ساتھ وہ باہر کی طرف بڑھ گئے
“ دیکھنا تمہارا پلاؤ خراب ہو جائے گا ”

اذیان بعاز نہ آتا اسے مزید غصہ دلانے لگا
“ نکلو یہاں سے ”

چمچ اٹھا کر اسے مارتی چیخی اذیان فوراً پکن سے باہر بھاگا
“ بد تمیز انسان سارا موڈ خراب کر دیا میرا ”

تپ کر خود سے کہتے ساتھ وہ فرج کی طرف بڑھتی پانی کی بوتل نکال کر پینے لگی ٹھنڈا پانی پینے کے بعد بہتر محسوس کرتی وہ ریپسی دیکھ دیکھ کر بنانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔

شام کو پلاؤ تیار ہونے کے بعد وہ ایک ڈش میں پلاؤ نکال کر اس کے اوپر کپڑا دیکھ کر ڈھانپ کر ہاتھ میں لیتی کچن سے باہر کی طرف بڑھ گئی

”کہاں جا رہی ہو؟“

مصطفیٰ جوٹی وی لاؤنچ میں بیٹھے نیوز چینل دیکھ رہے تھے نظر عاریہ پر گئی تو سوال کرنے لگے

”مہوش آنٹی اور حمہ کو پلاؤ دینے جا رہی ہوں“

مسکراتے ہوئے بتاتے ساتھ وہ باہر کی طرف بڑھ گئی مصطفیٰ واپس سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

”اسلام وعلیکم“

گھر میں داخل ہوتے ہی انعم اور مہوش دونوں سے سامنا ہوا تو احتراماً سلام کر گئی

”وعلیکم اسلام“

مہوش نے اسے پیار سے جواب دیا جبکہ انعم بس سر ہلا گئیں
میں نے پلاؤ بنایا تھا پہلی دفعہ سوچا آپ کو بھی ٹیسٹ کرواؤں میں جانتی ہوں“
”یہ اتنا اچھا نہیں بنا ہو گا لیکن آپ مجھے کھا کر بتائیں نا کیسا بنا ہے؟“
عار یہ مہوش سے نرم لہجے میں مخاطب ہوئے کہنے لگی مہوش مسکرا دی
”ضرور کیوں نہیں دیکھاؤ“

مہوش اس کے ہاتھ سے ڈش لیتی کچن کا رخ کر گئی انعم بھی آج کل شاہ ویر
جہاں موجود تھا اس کمرے کا رخ کر گئی۔

تبھی مہوش ڈش ساتھ پلیٹیں اور چمچ لیے آتی دیکھائی دی

”مل کر کھاتے ہیں“

وہ اپنا نیت بھرے لہجے میں کہتے ساتھ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر گئیں وہ خوشی سے بیٹھ گئی یہ تو اس کی شروع سے عادت تھی کوئی اس سے پیار سے بات کرے تو اسے بہت اچھا لگتا تھا شاہ ویر کے کمرے کا دروازہ کھلا ہونے کے باعث اس نے نظر باہر دیوان کھانے میں ڈالی عاریہ کو بیٹھا پا کر آہر و اچکا گیا

”یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟“

شاہ ویر انعم سے پوچھنے لگا

”مہوش کو اپنے ہاتھ کا پلاؤ ٹیسٹ کروانے آئی ہے“

انعم تھوڑا بیزار سا جواب دیا کہ شاہ ویر نے انعم کی طرف دیکھا

”تو عاریہ مصطفیٰ یہ کام بھی کر لیتی ہیں انٹر سٹنگ“

دل میں کہتے ساتھ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا گیا

مہوش نے تھوڑا سا اپنی پلیٹ میں نکالا اور پھر عاریہ کو سرو کیا دونوں نے ایک ساتھ کھایا عاریہ تو پہلا چبچ کھانے کے بعد شکوہ تھی ”مجھے تو یقین نہیں ہو رہا ہے یہ میں نے بنایا ہے“

حیرانگی سے کہتے ساتھ وہ مہوش کو ہنسنے پر مجبور کر گئی

”واقعہ بہت لڑبڑ بنا ہے“

مہوش نے دل سے اس کی تعریف کی جس پر عاریہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی

”شکریہ آئی اب میں چلتی ہوں حمزہ کو ضرور ٹیسٹ کروانا آپ“

عاریہ اپنی جگہ سے کھڑی مہوش سے بولتی وہاں سے چلی گئی وہ اسے جاتا دیکھنے لگی پہلے دن کی عاریہ اور اب کی عاریہ میں بہت فرق تھا مہوش کو وہ اب پہلے سے بھی زیادہ پیاری لگنے لگی تھی۔

گھر آکر اس نے اذیان اور مصطفیٰ کیساتھ مل کر کھانا کھایا اذیان کی صبح والی حرکتوں کو نظر انداز کیے فلحال وہ خوش نظر آرہی تھی مصطفیٰ کو بھی اس کے

ہاتھ کا بنا پلاؤ پسند آیا اور اذیان کو بھی مصطفیٰ نے تو اسکی تعریف کی مگر بہنوں کی تعریف کرتے ہوئے بھائی ہمیشہ کی کنجوسی کرتے ہیں اور اذیان نے بھی تعریف کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا بس خاموشی سے کھانے میں مصروف رہا

شاہ ویر کو گولی لگے دو ہفتے گزر چکے تھے اور دو ہفتے اتنی جلدی گزرے تھے کہ پتہ ہی نہیں چلا تھا آج پورے دو ہفتے بعد وہ ڈائمننگ ٹیبل پر موجود تھا اور وہ بہت بہتر محسوس کر رہا تھا اور وہی اذیان کی جاب بھی لگ گئی تھی جس کے باعث وہ بھی مصروف ہو چکا تھا۔

شاہ ویر شام کے وقت تم مجھے گھر میں لازمی چاہیے ہو ایک ضروری بات ”
 ”ہے جو مجھے شام کی چائے میں سب کے سامنے کرنی ہے

عدنان زیدی کی بات پر ڈائمنگ پر موجود سب افراد کی عدنان زیدی کی
طرف اٹھی

”سب خیریت بھائی؟“

اصغر زیدی فکر مند سے پوچھنے لگے

”میں تمہیں بتاتا ہوں اصغر“

اصغر کو تسلی دیتے ساتھ وہ ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے

”تم سے میں نے کچھ کہا ہے شاہ ویر“

شاہ ویر کو خاموش پا کر عدنان زیدی سنجیدہ لہجے میں مخاطب ہوئے

”جی میں آ جاؤ گا شام تک گھر“

اثبات میں سر ہلا کر وہ چائے کا کپ لبوں سے لگا گیا عدنان زیدی سر کو خم
دے گئے۔۔

ناشتہ کی بعد اصغر زیدی کو انہوں نے ساری بات سے آگاہ کیا

بھائی صاحب اگر شاہویر اس رشتے سے رضامند نہیں ہے تو آپ ”
 “ زبردستی مت کریں

اصغر زیدی بات جاننے کے بعد قدرے سنجیدہ دیکھائی دے
 مگر میں اور انعم حمہ کو ہی دل سے اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں حمہ سے اچھی ”
 “ لڑکی شاہویر کیلئے کوئی ہو ہی نہیں سکتی

عدنان زیدی نے انہیں بتانا ضروری سمجھا جس پر اب کی بار وہ خاموش
 ہو گئے

تم بے فکر رہو وہ ضرور حمہ کیلئے رضامند ہو گا آج شام والے میرے ”
 “ فیصلے کے بعد تو مجھے یقین ہے وہ ہر گز انکار نہیں کرے گا
 عدنان زیدی پر اعتماد لہجے میں کہتے ساتھ اصغر زیدی کو تھوڑا حوصلہ دے
 گئے جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے

عدنان زیدی مصطفیٰ سے ملنے کیلئے دوپہر کے وقت ساتھ والے گھر کی جانب بڑھے داخل ہوتے ہی ٹی وی لاؤنچ میں سامنے سامنے انہیں بیٹھے پایا

”ارے عدنان آؤ بیٹھو“

عدنان کو دیکھ کر خوشگوار لہجے میں کہنے لگے عدنان زیدی ان کے ساتھ آکر صوفے پر براجمان ہو گئے

”میں نے سوچا چکر لگاؤ ہفتہ سے تم نے بھی ہماری طرف چکر نہیں لگایا“

عدنان بیٹھتے ساتھ مصطفیٰ سے ناراضگی سے بولے

بس اذیان کی جاب لگ گئی ہے تمہیں معلوم تو ہے عاریہ اکیلی ہوتی ہے تو“

”سارا دن گھر میں ہی ہوتا ہوں

مصطفیٰ نے انہیں نہ آنے کی وجہ بتائی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے

مگر آج شام کی چائے تم اور بچے ہمارے ساتھ پیو گے مجھے کچھ ضروری“

”بات بھی کرنی ہے تم سے

عدنان زیدی مصطفیٰ کی بات کو سمجھتے انہیں شام کی چائے پر بلاوا دینے لگے
 ”ٹھیک ہے ہم آجائیں گے“

مصطفیٰ فوراً ہامی بڑھ گئے جس پر عدنان زیدی سر کو خم دے گئے کچھ دیر
 انہیں کے پاس بیٹھے محو گفتگو رہے اور پھر واپس گھر چل دیے۔۔

شام کے وقت عدنان زیدی کے کہے مطابق سوائے شاہ ویر کے سبھی لوگ
 زیدی ولا کے ٹی وی لاؤنچ میں موجود تھے
 ”اسلام و علیکم“

تبھی شاہ ویر ٹی وی میں داخل ہوتا عدنان زیدی کو دیکھتا احتراماً سلام کرنے
 لگا اور نظر سامنے بیٹھی اس نک چڑھی لڑکی پر نظر گئی بلیک کلر کے ٹراؤزر

شرٹ میں ملبوس گھنگرا لے بالوں کو آدھے کچھر میں مقید کیے وہ حمہ سے
بات کرنے میں مصروف تھی

”ارے بھائی بتا بھی دو اب کیا بات کرنی ہے چائے بھی آچکی ہے“

مصطفیٰ اور باقی سب جو کب سے عدنان زیدی کی بات کے منظر نگاہوں
سے دیکھ رہے تھے تبھی مصطفیٰ نے بات کا آغاز کیا

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے مصطفیٰ پتہ نہیں کیوں مجھے بس اچانک
”یہ خیال آیا

عدنان زیدی سنجیدہ لہجے میں کہنے لگے ہر کوئی تجسس بھرے انداز میں
انہیں دیکھنے لگا

”تم بات بتاؤ تو صحیح“

مصطفیٰ نے بظاہر خود کو نارمل دیکھاتے ہوئے بولا

میں عاریہ کو اپنی بہو بنانا چاہتا ہوں نا جانے کیوں مگر مجھے یہ خیال کل ہی
”آیا شاہویر کے ساتھ کوئی پرفیکٹ لگے گی تو وہ عاریہ ہوگی

عدنان زیدی کے منہ سے نکلے گئے الفاظ پر وہاں بیٹھے سب افراد کو حیران کر دیا عاریہ اور شاہ ویر دونوں ہی بے یقینی سے عدنان زیدی کی طرف دیکھنے لگے مصطفیٰ کے ہونٹ آپس میں جڑ گئے جبکہ مہوش کے چہرے پر افسردہ تاثرات نمایاں ہوئے وہی انعم کے چہرے پر سرد تاثرات ابھرے انہیں عدنان زیدی سے ایسی فضول بات کی امید نہ تھی اس سے پہلے شاہ ویر اس رشتے کیلئے منع کرتا

آئی ایم سوری انکل مگر مجھے آپ کا مغرور بیٹا پسند نہیں ہے میری طرف ”
 “سے انکار سمجھیں

عاریہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی کرخت انداز میں کہتے ساتھ بغیر کسی کو دیکھے وہاں سے چلی گئی سب اسے جاتا دیکھنے لگ گئے مصطفیٰ کیلئے اب کچھ بھی بولنا محال تھا۔ شاہ ویر بے یقینی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا وہ سب لوگوں کے درمیان اسے مسترد کر گئی تھی شاہ ویر کے چہرے کے حیران تاثرات سرد تاثرات میں بدلے اسے عاریہ کا انکار کرنے کا انداز شاہ ویر کیلئے ناقابل

برداشت تھا وہ غصے سے اٹھتا اپنے کمرے کا رخ کر گیا جبکہ باقی سب خاموش تھے خوشگوار ماحول ایک دم سناٹے میں بدل گیا تھا۔

عار یہ گھر میں داخل ہوتے ہی غصے سے زینے چڑھ کر اپنے کمرے کا رخ کر گئی

مجھے انکل عدنان سے اس بات کی امید نہیں تھی سب جانتے ہوئے بھی ”

”کیا سوچ کر انہوں نے یہ بات کی

عار یہ کمرے میں آ کر غصے سے ٹہلتے دل ہی دل میں بولنے لگی نا جانے کیوں اپنا نام شاہ ویر کے نام سے جڑنے کا سنتے ہی اسے اتنا غصہ کیوں آیا تھا وہ ایسی نہیں تھی اسے لوگوں سے نفرت نہیں ہوتی تھی مگر شاہ ویر زیدی اسے واقع نہیں پسند تھا وجہ اس کا اکھڑا مزاج اور بد تمیزی تھی۔

”کیا سوچ کر آپ نے یہ بات کی تھی عدنان“
مصطفیٰ اور اذیان کے جانے کے بعد انعم نے فوراً سے عدنان زیدی سے خفگی
سے سوال کیا

”اس بات کو کرنے کے پیچھے میرا ایک مقصد تھا“

عدنان زیدی نے انعم کو سنجیدہ لہجے میں آگاہ کیا

”کیا مقصد تھا آپ بتانا پسند کریں گے؟“

انعم لہجے میں ناراضگی برقرار رکھے ان سے استفسار کرنے لگی

میں نے یہ بات جان کر کی تھی کیونکہ میں جانتا تھا وہ دونوں ہی ایک“

دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں اور وہ دونوں ہی انکار کر دیں گے اس سے یہ

ہو گا کہ شاہ ویر حمہ کے بارے میں سوچے گا ابھی وہ یہی سوچ رہا ہو گا کہ

میں اس پر عاریہ کو لے کر زور ڈالوں گا اس سے بہتر ہے وہ حمہ سے شادی

”کر لے

عدنان زیدی نے انہیں اپنے ارادوں سے واقف کیا جس پر انعم نارمل ہوئی
اور ان کی بات سمجھ گئی
،، لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو
انعم نے کسی سوچ کے تحت سوال کیا
،، ایسا ہونا تو چاہیے ہے

عدنان زیدی ان کی بات پر بے اختیار کہنے لگے جس پر وہ خاموش ہو گئی

بھائی صاحب کی اس بات کا کیا مطلب تھا اگر یہی سب کرنا تھا تو پھر کیوں
،، حمہ کارشتہ مانگا تھا

مہوش کمرے میں داخل ہو کر آتے ہی تھوڑے غصے میں اصغر زیدی سے
بولیں

بھائی نے ان دونوں کے رشتے کی بات اس لیے کہ وہ شاہ ویر حمہ کیلئے مان
،، جائے

اصغر زیدی نے انہیں سچ بات سے آگاہ کیا مہوش نے ان کی جانب دیکھا
”کیا مطلب؟“

مہوش کو ان کی بات صحیح سے سمجھ نہیں آئی
وہ شاہویر کو حمنہ کیساتھ شادی پر رضامند کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں“

اصغر زیدی نے اب کی تفصیل سے وضاحت دی
”کیا مطلب وہ ہماری حمنہ سے شادی کرنے پر راضی نہیں ہے“
مہوش نے سنجیدہ لہجے میں اصغر زیدی سے پوچھا
”ایسا ہی ہے“

وہ اثبات میں سر ہلا کر جواب دینے لگے
یہ کیا بات ہوئی ہماری حمنہ میں کونسی کمی ہے جو وہ شادی کے لیے راضی“
”نہیں ہے“

مہوش خاصا برا مناتی کہنے لگیں

میں تو بھائی صاحب سے کہا ہے اگر نہیں راضی تو زبردستی نہ کریں مگر ”
 بھائی صاحب کا کہنا ہے کہ ان کی یہی خواہش ہے کہ حمزہ ہی ان کی بہو
 بنے

اصغر زیدی نے اسے عدنان زیدی کے کہے الفاظ بتانے لگے جس پر مہوش
 خاموش ہو گئیں

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی ہے پتہ نہیں کیا ہو گا مجھے فکر ہے تو بس اپنی ”
 حمزہ کی

مہوش فکر مند سی کہتے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئیں اصغر زیدی خاموش رہے۔۔۔

شاہ ویرا سوقت کے بعد سے کمرے میں ٹھہل رہا تھا بار بار عاریہ کا انکار کرنا
 اسے یاد آرہا تھا جو شاہ ویر زیدی کو شدید غصہ آرہا تھا وہ خود بھی اس سے

شادی کرنے کیلئے تیار نہ تھا انکار کرنے ہی والا تھا کہ عاریہ کے صاف انکار پر وہ اس کی انا کو ٹھیس پہنچا گئی

”تمہارا یہ انکار تمہیں بہت مہنگا پڑے گا عاریہ مصطفیٰ“

عاریہ کو تصور کرتا وہ تنفر بھرے لہجے میں کہنے لگا

تمہیں خود سے شادی کرنے پر مجبور نہ کر دیا تو کہنا اور یہ شادی شوق سے ”

نہیں اپنی اس عزت کی خاطر کروں گا جس کو تم نے پورے گھر کے سامنے

”خراب کر دیا ہے

شاہ ویر خود سے ہی ہمکلام ہوتا فیصلہ کرتا داڑھی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ مگر اپنی

دلی کیفیت کو نظر انداز کیے وہ اس کے مسترد کرنے کے باعث یہ قدم اٹھا

رہا تھا جبکہ وہ عاریہ جیسی ہی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا۔

مصطفیٰ گھر آتے ہی سیدھا عاریہ کے کمرے کا رخ کر گئے دروازے پر دستک دے کر وہ کمرے کے اندر داخل ہوئے۔ عاریہ کی نظر ان پر گئی۔
 ”یہ کیا طریقہ تھا عاریہ؟“

مصطفیٰ سنجیدہ لہجے میں اس سے کہنے لگے عاریہ نے بے یقینی سے ان کو دیکھا
 ”ڈیڈ آپ نے بات سنی تھی انکل عدنان کی“
 عاریہ خفگی سے انہیں بتانے لگی

میں نے سنی تھی اور اتنا جذبہ ہونے کی کیا ضرورت تھی میں آرام سے“
 ”منع کر دیتا تمہیں یقین نہیں تھا مجھ پر“
 مصطفیٰ اب کی بار ذرا لہجے میں غصہ سمائے کہنے لگے
 آپ خاموش تھے ڈیڈ مجھے لگا دوستی کی وجہ سے شاید آپ ہاں کر دیں اس“
 ”لیے“

عاریہ نے فوراً سے انہیں وضاحت دی جس پر مصطفیٰ بھی چپ ہو گئے

آئی ایم سوری ڈیڈ مگر مجھے شاہ ویر بلکل پسند نہیں ہے اور میرا بھی شادی کا ”
 بھی ارادہ نہیں ہے ویسے بھی حمنہ پسند کرتی ہے شاہ ویر کو تو اس کیساتھ
 “کریں اسکی شادی

عار یہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی سنجیدگی سے آگاہ کرنے لگی اذیان جو عاریہ کو
 چھیڑنے کیلئے آیا تھا عاریہ کے منہ سے نکلے گئے الفاظ سن کر وہ وہی کمرے
 کے باہر رک گیا اور نیچے کی طرف واپس بڑھ گیا حمنہ کے متعلق یہ بات
 جان کر اسے نا جانے کیوں مگر اچھا نہیں لگا تھا
 اچھا ٹھیک ہے کونسا وہ لوگ زبردستی تمہیں رخصت کرنے آرہے ہیں ”
 “ریلیکس ہو جاؤ

مصطفیٰ اس کو شدید غصے میں دیکھ کر نرم پڑتے کمرے سے باہر کی طرف
 بڑھ گئے عاریہ نے ان کے جاتے ہی سکھ کا سانس لیا شکر ہے کہ مصطفیٰ نے
 ہاں کرنے کے لیے اس پر زور نہیں ڈالا تھا۔۔۔

اذیان عاریہ کی بات کے بعد لان میں ٹہل رہا تھا تبھی اسے گیٹ سے اندر
حمنہ آتی دیکھائی دی حمنہ کی نظر بھی اس پر گئی تو پلکیں جھکا گئی
”عاریہ اپنے روم میں ہے“

نظریں جھکائے حمنہ اس سے پوچھنے لگی اذیان نے جواباً اثبات میں سر ہلادیا
وہ خاموشی سے اندر کی طرف قدم بڑھانے لگی
”ایک بات بتاؤ؟“

اذیان اس کی پشت پر نظریں مرکوز کیے بولتا اسے رکنے پر مجبور کر گیا حمنہ
نے گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا
”شاہویر کو پسند کرتی ہو؟“

اذیان اس کے قریب آتا چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے سوال کرنے لگا حمنہ
نے حیرانگی سے سراٹھا کر اسے دیکھا
”آپ سے یہ بات کس نے کی ہے؟“

حمنہ نے بھی ٹھنڈے لہجے میں اس سے بدلے میں پوچھا

”کیا پسند کرتی ہو؟“

اذیان اس کے سوال کو نظر انداز کرتا دوبارہ سے پوچھنے لگا
”نہیں“

مختصر سا جواب دیتے ساتھ ناجانے کیوں مگر وہ اذیان کے اندر ایک سکون
ساتار گیا جب سے اس نے یہ بات سنی تھی وہ حد سے زیادہ بے چین پھر رہا
تھا مگر اب چین تھا حمہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔
شاہ ویر کے اسے نظر انداز کرنے اور ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے بعد یہ بات
سچ تھی کہ آہستہ آہستہ وہ حمہ کے دل سے اترتا چلا جا رہا تھا اور یہ بھی سچ تھا
کہ اسے عاریہ اور شاہ ویر کے رشتے کی بات سن کر جس طرح برا لگنا چاہیے
تھا نہیں لگا تھا شاید اپنے دل کو سمجھا بیٹھی تھی جو لڑکی کل تک شاہ ویر کا نام
کسی اور لڑکی کے ساتھ جڑنے سے خوفزدہ تھی آج جب ایسا ہوا تھا تو اسے
تکلیف نہیں ہوئی

”میں اندر آ جاؤ؟“

حمنہ کمرے کے باہر کھڑی اس سے اجازت مانگنے لگی

”ضروریہ بھی پوچھنے والی بات ہے“

عاریہ اسے دیکھ کر نرمی سے اجازت دینے لگی

”مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی عاریہ تو سوچا آ جاؤ تمہارے پاس“

حمنہ کمرے میں داخل ہو کر تفکر سے کہنے لگی عاریہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

”تم میری فکر مت کرو میں دوسروں کو پریشان کرنے کیلئے بنی ہوں“

عاریہ مسکراتے ہوئے مزے سے اسے جواب دینے لگی کہ حمنہ کے لبوں پر

بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی

”تمہارا برا الگ ہو گا ناجب عدنان انکل نے یہ بات کی“

عار یہ اس کی حالت کو سمجھتی ہمدردانہ انداز میں پوچھنے لگی حمنہ نے اسے دیکھا

بلکل نہیں پتہ ہے عاریہ تمہیں معلوم ہے جب ایک شخص توجہ نہ دے ”
 نظر انداز کرے تو وہ خود بخود دل سے اترتا چلا جاتا ہے اس دن جب کالج
 چھوڑتے وقت شاہویر نے مجھے بتایا کہ انہیں میں پسند نہیں ہوں تو اس وقت
 بہت تکلیف ہوئی ان کے الفاظ سن کر لیکن دل کو سمجھانا پڑتا ہے اور میرے
 لیے وہ اہمیت رکھتے تھے مگر ان سے کئی زیادہ میرے لیے میری عزت نفس
 اہمیت رکھتی ہے اور انسان نابڑا سخت جان ہوتا ہے جس چیز کا تصور بھی
 نہیں کرتا اور حقیقت جب وہ بن کر ٹوٹتی ہے تو چپ چاپ برداشت کر لیتا
 ہے“

حمنہ سنجیدگی سے سر جھکائے اسے جواب دینے لگی عاریہ اسکی ہر بات غور
 سے سن رہی تھی

تم واقع بہت ہمت والی ہو حمنہ اور تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے شاہویر ”
 ”تمہیں ڈر نہیں کرتا ہے

عار یہ اس کے گلے لگ کر اسے حوصلہ دینے لگی حمنہ عاریہ کے گلے لگنے پر
 ایک پل کیلئے ساکت ہوئی پھر خود بھی اس کے گلے لگ گئی کبھی کبھی اچانک
 گلے لگ جانا بھی انسان کو اچھا محسوس کرواتا ہے حمنہ کو بھی عاریہ کا خود کو
 گلے لگانا اچھا لگا تھا۔۔۔

”چلو نیچے چل کر مل کر کافی بناتے ہیں اور پھر پیتے ہیں“
 عاریہ اس کو کھڑا کرتے ساتھ کہنے لگی حمنہ ہامی بڑھ گئی اور وہ دونوں نیچے کی
 طرف بڑھ گئیں

”کہاں جایا جا رہا ہے؟“

اذیان حمنہ اور عاریہ کو دیکھ کر فوراً سے پوچھنے لگا

”کافی بنانے جا رہے ہیں“

عار یہ نے اسے بتایا اذیان ان دونوں کی طرف بڑھا

”ایک کپ میرے لیے بھی بنادینا“

حمنہ پر نظریں مرکوز کیے بات عاریہ سے کر رہا تھا اسکی نظریں خود پر محسوس کرتی حمنہ نظریں جھکا گئی اور حمنہ ک نظریں جھکانا اذیان مصطفیٰ کو خاصا بھایا تھا

نہیں ہم نہیں بنارہے خود بنا لینا تم سنگاپور میں بھی خود بناتے تھے نا یہاں ”
”آکر نواب بن گئے ہو آ جاؤ حمنہ

عاریہ اسے منع کرتے ہوئے حمنہ کو کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی حمنہ بھی عاریہ کے پیچھے چل دی اذیان کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی

وہ دونوں کافی بناتے ہوئے ساتھ ساتھ باتیں کر رہی تھیں

عاریہ ایک کپ بنا لیا اذیان کیلئے بھی جب بن رہی ہے تو کوئی نہیں بنا لیتے ”
ہیں

حمنہ اسے دیکھتے ہوئے تھوڑا ہچکچا کر کہنے لگی۔ عاریہ نے ایک نظر اس پر ڈالی

”اچھا اگر تم کہ رہے ہو تو بنا دیتی ہوں“

عار یہ اس کی بات مانتی ایک اور کپ بھی رکھ گئی کپس میں دودھ ڈالنے کے بعد ان میں بیٹ کی ہوئی کافی مکس کرنے لگیں اور ڈش میں رکھتی ساتھ میں کچھ سنیککیس لیے وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئی اذیان ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا نظر آیا

”تھینک یومائی ڈیر سسٹر“

تین کپ دیکھ کر اذیان عاریہ کا شکریہ ادا کرنے لگا

”میں تو نہ بناتی مگر حمنہ نے کہا تو اس کے کہنے پر بنا دی“

عار یہ اور حمنہ صوفے پر بیٹھی اذیان کے شکریہ کرنے پر عاریہ کے اسے آگاہ کیا کہ اذیان نے نظریں گھما کر حمنہ کو دیکھا وہ جھکا سر مزید جھکا گئی دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی آخر کیوں اس نے عاریہ سے یہ بات کر دی تھینکیو حمنہ صرف آپ کی وجہ سے میری بہن نے میرے لیے کافی بنائی“

”ہے“

گھمبیر لہجے میں کہتے ساتھ حمزہ کی ہارٹ بیٹ مس کروا گیا حمزہ بمشکل مسکرا
سکی اذیان اس کی حالت دیکھتا سے محظوظ ہوا۔

شاہ ویر صبح معمول کے مطابق اٹھ کر شاور لے کر ڈریسنگ کے سامنے آ کر
کھڑا ہوتا بال نفاست سے سیٹ کرنے لگا پوری رات بے چینی میں گزری
بار بار عاریہ کا انکار شاہ ویر زیدی کے دماغ میں گردش کرتا رہا جو اس کی
بے چینی کی یہی وجہ تھا اور بہت سوچنے سمجھنے کے بعد ایک فیصلے پر پہنچا خود
پر پر فیوم چھڑکتا وہ کمرے سے باہر کی طرف بڑھا۔

ڈائنگ ٹیبل پر آ کر بیٹھا آج چھٹی ہونے کے باعث حمزہ ابھی تک نہیں
اٹھی تھی

”شاہ ویر؟“

وہ ڈاننگ پر آکر بیٹھا ہی تھا کہ عدنان زیدی نے اسے پکارا
”جی؟“

سنجیدہ لہجے میں کہتے ساتھ وہ ان کی طرف دیکھنے لگا
اب کیا فیصلہ ہے تمہارا میں نے حمنہ کے علاوہ کسی اور لڑکی کیساتھ بھی
”رشتے کی بات کی ہے مگر تمہیں ادھر بھی نہیں کرنی
عدنان زیدی شاہ ویر کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے شاہ ویر خاموش رہا۔
”فلحال مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی“

شاہ ویر ٹھنڈے لہجے میں جواب دیتا کر سی کھسکا کر کھڑا ہوا انعم مہوش اصغر
اور عدنان اسے پریشانی سے دیکھنے لگے شاہ ویر اللہ حافظ کرتا ڈاننگ ہال
سے باہر کی طرف بڑھ گیا عدنان زیدی کو لگا تھا اب وہ فوراً حمنہ کیلئے ہاں
کردے گا مگر وہ تو اب بھی وہی جواب دے رہا تھا

شاہ ویر اپنے گھر سے باہر نکلتا سا تھ والے گھر کی طرف بڑھا تھا گھر میں داخل ہوتے ہی نظر ڈائننگ پر بیٹھے ان تینوں افراد پر گئی

”شاہ ویر بیٹا آپ؟“

مصطفیٰ اسے صبح صبح دیکھ کر حیران سے کہنے لگے کہ عاریہ اور اذیان جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے مصطفیٰ کے کہنے پر فوراً سر اٹھا کر اسے دیکھا

”انکل مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے“

شاہ ویر ایک نظر عاریہ پر ڈال کر سنجیدہ لہجے میں مصطفیٰ سے کہنے لگا مصطفیٰ اسکی بات پر پہلے تو پریشان ہوئے پھر اثبات میں سر ہلا گئے اذیان آفس کیلئے نکل پڑا جبکہ مصطفیٰ اور شاہ ویر مصطفیٰ کے کمرے کی طرف بڑھ گئے عاریہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی مصطفیٰ اور شاہ ویر کو جاتا دیکھ رہی تھیں

”کیا بات کرنے آیا ہو گا؟“

عاریہ سوچتے ہوئے کافی کا کپ لبوں سے لگا گئی اور پھر کسی خیال کے تحت اپنی جگہ سے اٹھتی مصطفیٰ کے کمرے کے باہر جا کر کھڑی ہو گئی۔

”کیا بات کرنی ہے آپ کو شاہ ویر“

شاہ ویر کو خاموش بیٹھا دیکھ کر مصطفیٰ فکر مند سے اس سے پوچھنے لگے
انکل مجھے آپ سے کہنا تھا کہ مجھے عاریہ پسند ہے اور میں اس سے شادی
”کرنے میں انٹر سٹڈ ہوں

شاہ ویر نے صاف لفظوں میں انہیں بولا کہ سامنے بیٹھے مصطفیٰ کو حیرانگی
ہوئی جبکہ باہر کھڑی عاریہ کو اس کی بات پر شدید غصہ آیا
”مگر بیٹا عاریہ انکار کر چکی ہے“

مصطفیٰ نے تحمل بھرے انداز میں اسے بتانے لگے
مجھے پتہ ہے انکل لیکن میں عاریہ کو واقع بہت خوش رکھوں گی مجھ پر یقین
”رکھیں

شاہ ویر نے بھی اب کی بار تھوڑا نرم لہجے اپنائے انہیں بولا

آئی ایم سوری شاہ ویر مگر میں اپنی بیٹی کی رضامندی کے بغیر یہ قدم نہیں ”
 “ اٹھا سکتا ہوں

مصطفیٰ نے سنجیدہ لہجے میں اسے انکار کر دیا باہر کھڑی عاریہ کو مصطفیٰ کا
 جواب سن کر ایک تسلی سی ہوئی۔ شاہ ویر کے چہرے کے تاثرات ایک پل
 کیلئے نرم سے سخت میں تبدیل ہوئے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ
 خدا حافظ کرتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگا
 کمرے سے باہر آتے ہی اس کا سامنا عاریہ سے ہوا جو اسے سرد نگاہوں سے
 گھور رہی تھی

دوسری بار انکار کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے کہ آئندہ تم کبھی ایسی بات ”
 “ کرنے کیلئے ادھر نہیں آؤ گے

عاریہ سینے پر بازو باندھ کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے تپا گئی
 ڈونٹ وری اب تم سے شادی کرنا ضد بن چکی ہے میری اور یہ ضد میں ”
 “ پوری کر کے ہی دم لوں گا چاہے اس کیلئے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے

شاہ ویراس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے جتلانے لگا
 ”میں تم سے شادی کیلئے کبھی بھی رضا مند نہیں ہوں گی“
 عاریہ اس کی کہی بات پر شدید تیش میں آتی غرائی
 ”میں تمہیں رضا مند ہونے کیلئے مجبور کر دوں گا مائی فیوچر وائف“
 سنجیدہ لہجے میں کہتے ساتھ بھاری قدم اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ
 عاریہ کھا جانے والی نظروں سے اسے جاتا دیکھنے لگی

مصطفیٰ کے گھر سے وہ سیدھا ڈیرے پر گیا تھا اسے لگا تھا کہ مصطفیٰ سے علیحدہ
 تحمل سے بات کرنے پر شاید وہ اس کی بات سن کر سوچیں گے ضرور مگر
 انہوں نے بھی انکار کر دیا تھا نا جانے کیوں مگر مصطفیٰ کے انکار پر شاہ ویر پر
 برس نہیں دکھ ہوا تھا یہی سوچیں زہن میں لیے سگریٹ جلا کر لبوں سے
 لگاتا خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا تبھی معاذ اسکی طرف آیا

”اسلام وعلیکم صاحب“

معاذتا بعداری سے سر جھکائے سلام کرنے لگا شاہ ویر نے سر ہلا کر جواب دیا

”لگتا ہے آج پھر کوئی پریشانی آپ کو کھائے جا رہی ہے؟“

معاذ اسے سگریٹ پیتا پا کر اندازہ لگاتا کہنے لگا

”تمہیں کیسے معلوم ہوا؟“

شاہ ویر نے سوالیہ نظروں معاذ کے چہرے کی طرف اٹھائیں

اتنے سال سے آپ کیساتھ کام کر رہا ہوں صاحب آپ کو عادتوں سے ”واقف ہوں آپ سگریٹ زیادہ ترتب ہی پیتے ہیں جب کوئی پریشانی ہو اور“ آپ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی ہو

معاذ اس کے پاس نیچے ہی بیٹھتا اسے بتانے لگا شاہ ویر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی

”پریشانی تو ہے مجھے معاذ اور واقع سمجھ بھی نہیں آرہی ہے“

شاہ ویر سگریٹ منہ سے نکال کر زمین پر پھینک کر اسے سنجیدگی سے آگاہ کرنے لگا

”آپ چاہے تو مجھ اپنی پریشانی بتا سکتے ہیں“

معاذ نے دوستانہ انداز میں اسے کہا تو شاہ ویر نے گہرا سانس خارج کیا
 ”ڈیڈ نے اپنے دوست کی بیٹی سے میری اور اس کے رشتے کی بات کی ہے“
 ”مگر انکار ہو گیا ہے“

شاہ ویر نے بات کا آغاز کیا معاذ غور سے سن رہا تھا
 ”کیوں صاحب؟“

معاذ نے پریشانی سے اس سے پوچھنا چاہا
 ”کیونکہ عاریہ کو میں پسند نہیں ہوں“

شاہ ویر نے اسے انکار کی وجہ بتائی جس پر وہ خاموش ہو گیا
 ”تو صاحب آپ چھوڑیں نا پریشان کیوں ہو رہے ہیں ویسے بھی آپ کیلئے“
 ”لڑکیوں کی کمی تھوڑی ہے“

معاذ نے اسے پر سکون کرنے کی ایک کوشش کی شاہ ویر نفی میں سر ہلا گیا
تمہیں لگتا ہے میں نے کوشش نہیں کی پتہ نہیں کیوں معاذ میں چاہتا تھا
ہوں کہ وہ لڑکی میری زندگی میں شامل ہو جائے میں اسے اپنا بنانا چاہتا ہوں
مگر ایسا ممکن ہوتا نظر نہیں آرہا ہے اور یہی بات مجھے بے چین کر رہی ہے
“

شاہ ویر عاریہ کو تصور میں لیے معاذ کو اپنی دلی کیفیت بیان کرنے لگا کہ معاذ
کچھ پل اسے دیکھتا رہا

“صاحب کہیں وہ آپ کو اچھی تو نہیں لگنے لگ گئی؟”

معاذ نے بے اختیار اس سے سوال کیا شاہ ویر اس کی طرف متوجہ ہوا
میں یہ نہیں جانتا خیر چھوڑو یہ بات تمہارے پاس بھی کوئی حل نہیں ہے
“اس کا

شاہ ویر نے رنجیدہ لہجے میں بات کو ختم کرنا چاہا

اگر آپ انہیں واقع پسند کرنے لگ گئے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ ہر صورت انہیں اپنا بنالیں گے صاحب کیونکہ آپ نے ہمیشہ جس کی چاہ کی ہے اسے اپنا ضرور کیا ہے

معاذ اسے حوصلہ دیتا کھڑا ہو کر وہاں سے چلا گیا شاہ ویر اسے جاتا دیکھنے لگ گیا

”اور آج پہلی دفعہ زندگی میں میں خود کو ہارتا ہوا محسوس کر رہا ہوں“
شاہ ویر دل میں خود سے کہتے ساتھ دوبارہ سے سگریٹ جلا کر پینے میں مشغول ہو گیا۔

عار یہ اپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑی نظریں سامنے کیے ہوئے تھی

انکل مجھے آپ سے کہنا تھا کہ مجھے عاریہ پسند ہے اور میں اس سے شادی
 ”کرنے میں انٹر سٹڈ ہوں“

شاہ ویر کے مصطفیٰ کو کہے گئے الفاظ عاریہ کے ذہن میں گردش کر رہے
 تھے

”اس شخص کو میں کیسے پسند آگئی حیرت کی بات ہے“

خود سے ہمکلام ہوتی وہ سوچتے ہوئے کہنے لگی

ڈونٹ وری اب تم سے شادی کرنا ضد بن چکی ہے میری اور یہ ضد میں
 ”پوری کر کے ہی دم لوں گا چاہے اس کیلئے مجھے کسی بھی حد تک جانا پڑے“

شاہ ویر کی اگلی بات اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی جو اسے تھوڑا
 پریشان کر گئی

جب میں رضامند نہیں ہوں گی میرے ڈیڈ رضامند نہیں ہوں گے تو

”کیسے شاہ ویر زیدی مجھ سے شادی کرے گا“

عاریہ نے پریشانی کے عالم میں سوچا

”میں تمہیں رضامند ہونے کیلئے مجبور کر دوں گا مائی فیوچر وائف“

شاہویر کو اس سے اگلی کہی گئی بات بھی ذہن میں گردش کرنے لگی جس پر

عار یہ کے چہرے پر سرد تاثرات نمایاں ہوئے

”چیپسٹر کہیں کا مجھے فیوچر وائف بول کر گیا ہے“

تپ کر کہتے ساتھ گہرا سانس خارج کیا

ریلیکس عاریہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا بس ایسے ہی انکار برداشت نہیں

”کر سکا تو ویسی فضول باتیں کر رہا ہے کچھ بھی نہیں ہوگا

عار یہ خود کر پر سکون کرنے کیلئے تسلی دیتی واپس کمرے کی طرف بڑھتی

جگ اٹھا کر گلاس میں پانی ڈالتی لبوں سے لگا گئی پانی پینے کے بعد وہ تھوڑا بہتر

محسوس کرنے لگی

اذیان ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا ہوا تھا کہ تبھی فون بجاس کا دھیان ٹیبل پڑے
 عاریہ کے فون پر گیا جو خود کچن میں تھی اذیان نے فون اٹھا کر سکرین پر نظر
 ڈالی حمہ کالنگ جگمگا رہا تھا ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی کال اٹینڈ کرتا
 فون کان سے لگا گیا

”عاریہ“

حمہ نے کال اٹینڈ ہوتے ہی عاریہ کا نام پکارا

”عاریہ کا بھائی بات کر رہا ہوں“

اذیان شوخ لہجے میں کہتے ساتھ اس کی ہارٹ بیٹ تیز کروا گیا

”عاریہ کہاں ہے“

کچھ دیر بعد خود کونار مل کرتی اس سے دھیمے لہجے میں سوال کرنے لگی

”کچن میں ہے“

اذیان نے سامنے دیکھتے ہوئے اسے جواب دیا

”آپ اس کو فون دے دیں“

حمنہ نے سنجیدہ لہجے میں اب کی بار کہا

”عار یہ سے بات کرنے سے پہلے ایک بات کا جواب دو“

اذیان بھی اب کی بار سنجیدگی سے اس سے کہنے لگا حمنہ تھوڑا گھبرائی

”کیوں کہا تھا عاریہ کو میرے لیے کافی بنانے کا؟“

اذیان کے پوچھے گئے سوال پر حمنہ کی حالت غیر ہوئی وہ اسی بات سے اس دن سے ڈر رہی تھی

”کیونکہ آپ نے کہا تھا اسی لیے بس“

حمنہ نے بے اختیار جواب دیا اذیان ایک پل کیلئے چپ ہو گیا

”صرف یہی وجہ تھی“

اذیان نے جیسے کنفرم کرنا چاہا

”جی اب آپ عاریہ کو فون دے رہے ہیں کہ میں بند کروں“

حمنہ نے خفگی سے اسے بولا تو وہ کچن کی طرف بڑھتا عاریہ کو فون تھا گیا

”یس بے بی“

عار یہ فون کان سے لگاتی مسکراتے ہوئے کہنے لگی
 ”تم یہاں آ جاؤ مجھے تمہارے ساتھ باتیں کرنے کا دل کر رہا ہے“
 حمنا نے معصومیت سے عاریہ کو کال کرنے کی وجہ بتائی
 ”نہیں حمنا میں نہیں آرہی ہے وہ بد تمیز انسان بھی وہاں موجود ہوگا“
 عاریہ شاہ ویر کا سوچتے ہی اسے ناچاہتے ہوئے بھی انکار کر گئی
 ”نہیں وہ گھر نہیں ہیں تم تھوڑی دیر کیلئے آ جاؤ“
 حمنا کے اسرار کرنے پر وہ رضا مند ہو گئی حمنا نے فون رکھ دیا۔

”تم نے کس خوشی میں حمنا سے بات کی“
 عاریہ کچن سے باہر آتی اس سے سوال کرنے لگی اذیان اسکی طرف متوجہ
 ہوا

”پتہ نہیں کیوں اس سے بات کرنے کا دل کرتا ہے میرا“
 اذیان نے صاف گوئی سے کہا عاریہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورنے لگی

اذیان حمنہ سنگاپور کی لڑکیوں جیسی نہیں ہے تو اپنی نظریں اس سے ہٹالو”
 “بہتر ہے وہ بہت معصوم ہے

عار یہ اس کے ارادے بھانپتی سر دلچے میں اسے خبردار کرنے لگی
 تمہارا دماغ خراب ہے کیا تم یہ بات بہت اچھے سے جانتی ہو عار یہ کہ
 لڑکیاں ہمیشہ میرے پیچھے آئی ہیں میں نے کبھی کسی لڑکی کو زبردستی اپنے
 قریب نہیں کیا اور حمنہ کیساتھ تو ایسا کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا وہ
 واقع میں مجھے اچھی لگی ہے اور اس جیسی لڑکی کیساتھ وقت گزاری نہیں
 ہوتی ہے

اذیان عار یہ کی باتوں پر غصے میں آتا ٹھنڈے لہجے میں وضاحت دینے لگا
 “تو پھر کیا ہوتا ہے بتانا پسند کریں گے آپ؟”
 عار یہ سینے پر بازو باندھے اسی کے انداز میں پوچھنے لگی
 اس جیسے معصوم لڑکی کو لائف پاٹرن بنایا جاتا ہے جب سے اسے دیکھا میں
 “یہی چاہتا ہوں کہ وہ میری زندگی میں آجائے

اذیان بے حد سنجیدہ لہجے میں کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھنے لگا
اگر سیریس ہو تو جا کر بتاؤ اس کو اپنی فیلینگز اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے ”
“

عار یہ اس کے چہرے کے تاثرات اس بات کا اندازہ کر سکتی تھی کہ وہ حمہ کو
لے کر واقع سنجیدہ ہے اذیان نے اسے دیکھا اور خاموشی سے کمرے کی
طرف بڑھ گیا۔



عار یہ حمہ کے کمرے سے نکلتی نیچے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ سامنے سے
آتے شاہ ویر پر نظر پڑتے ہی عاریہ کے بڑھتے قدم ایک پل کیلئے تھم گئے
شاہ ویر کی نظر اس پر گئی تو سرتاپیر نظر اس پر دوہرائی شورٹ فرائک اور فلیپر
پینٹ میں ملبوس گھنگرا لے آدھے بال کیچر میں قید کیے وہ سادگی میں بھی

سامنے کھڑے شخص کو خوبصورت لگ رہی تھی شاہویر کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی عاریہ خاموشی سے بغیر اس کو کچھ کہے سائیڈ سے گزرتی آگے کی طرف بڑھ گئی شاہویر مڑ کر اسے دیکھنے لگا زندگی میں پہلی بار وہ کسی لڑکی کو دیکھنے کیلئے مڑا تھا

”عاریہ“

شاہویر نے نرم لہجے میں عاریہ کا نام پکارا اپنے نام کی پکار سن کر وہ رکی اور اپنا چہرہ اس کی طرف کرنے کیلئے مڑنے ہی لگی کہ پیران بیلنس ہوا اس سے پہلے وہ گرتی شاہویر نے فوراً اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ خوفزدہ سی سانس روکے اس کے قریب ہوئی دونوں کی نظریں ٹکرائیں شاہویر نے عاریہ کو سیدھا کھڑا کیا عاریہ نے اپنا رخا ہوا سانس بحال کیا۔

مجھے تمہاری بات سننے میں کسی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں ہے میں صرف یہ ”
 کہنے کیلئے مڑی تھی کہ مجھ سے جتنا ہو سکے اتنا دور رہو اور بچانے کیلئے
 ،، ٹھینکس مگر مجھے اپنا خیال رکھنا آتا ہے
 سنجیدہ لہجے میں اسے کہتے ساتھ بغیر اس کی سننے عاریہ تیز تیز قدم اٹھائے
 نیچے کی طرف بڑھ گئی شاہویر خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ
 گیا۔۔

عاریہ تیز تیز قدم اٹھائے باہر کی طرف بڑھ رہی تھی کہ تبھی اس کی کسی
 سے ٹکرا ہوئی سامنے نظر گئی تو انعم موجود تھیں
 ،، نظر نہیں آتا کیا تمہیں
 انعم غصے سے اسے جھڑکنے لگیں عاریہ تھوڑا گھبرائی
 ،، سوری آنٹی میں نے دیکھا نہیں

عاریہ شرمندگی سے معذرت خواہ لہجے میں ان سے مخاطب ہوئی

”تم یہاں کیا کر رہی ہو؟“

انعم تفتیشی نگاہوں سے اسے گھورتی سوال کرنے لگیں

”مجھے حمنہ نے بلایا تھا اسی سے ملنے آئی تھی“

عار یہ جواب دیتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی انعم اسے جاتا دیکھنے لگ گئیں

”پتہ نہیں کس بات کی اتنی آکڑ ہے“

انعم اسے جاتا دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہتی اپنے کمرے کا رخ کر گئیں

”تم کیا بات کر رہے ہو مصطفیٰ“

عدنان زیدی پریشانی کے عالم میں کہنے لگے مصطفیٰ اثبات میں سر ہلا گئے

میں سچ بول رہا ہوں وہ صبح میری طرف آیا تھا عدنان اور اس نے عاریہ

”سے شادی کرنے کا بھی بولا

مصطفیٰ نے سنجیدہ لہجے میں انہیں آگاہ کیا عدنان زیدی اس بات کے بعد زیادہ پریشان نظر آنے لگے

میں نے یہ بات صرف اس لیے کی تھی کہ وہ حمنہ کیلئے رضامند ہو جائے ”
کیونکہ عاریہ اور شاہویر دونوں کی ایک دوسرے سے ناپسندیدگی ہم سب
” ہی واقف ہیں

عدنان زیدی نے مصطفیٰ کو سچائی سے آگاہ کیا جس پر مصطفیٰ کچھ ناراض نظر
آنے لگے

تم نے جس مقصد کے تحت یہ سب کیا تھا عدنان وہ تو الٹا ہو گیا لیکن ”
تمہیں ایک دوستوں والا مشورہ دوں گا ایسے کاموں کیلئے کسی بھی بیٹی کا نام
بلاوجہ بیچ میں نہیں لاتے ہیں حمنہ کیلئے اگر وہ رضامند نہیں ہے تو زبردستی
” مت کرو کیونکہ اس طرح ان دونوں کی ہی زندگی خراب ہوگی
مصطفیٰ نے ٹھنڈے لہجے میں عدنان زیدی کو سمجھانا چاہا
” تم صحیح بات کر رہے ہو مصطفیٰ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا ”

عدنان زیدی اپنی غلطی کا اعتراف کر گئے جس پر مصطفیٰ اثبات میں سر ہلا گئے

”آئندہ خیال کرنا“

مصطفیٰ نے انہیں تنبیہ کی جس پر وہ سر کو خم دے گئے۔

مگر تم شاہویر سے اس متعلق بات نہیں کرو گے فلحال زیادہ زور مت ڈالو“

”اس پر

مصطفیٰ نے مشورہ دیا جس پر عدنان زیدی ٹھیک ہے بول گئے اور اچھے

دوست ہمیشہ بہتر مشورہ دیا کرتے ہیں

اذیان اپنے کمرے میں موجود تھا اس کے ذہن میں بار بار عاریہ سے کی گئی گفتگو ذہن میں گردش کر رہی تھی وہ کتنی آسانی سے عاریہ کو اپنے جذبات سے آگاہ کر گیا تھا جس کا اقرار اس نے آج تک خود سے بھی نہ کیا تھا۔

اگر سیریس ہو تو جا کر بتاؤ اس کو اپنی فیلینگز اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔“

عاریہ کے کہے الفاظ سوچتا وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا

عاریہ ٹھیک بول رہی ہے مجھے دیر نہیں کرنی چاہیے ہے زیادہ سے زیادہ کیا۔“

ہو گا ایک تھپڑ پڑ جائے گا کھالوں گا مگر اپنی فیلینگز چھپانے سے بہتر ہیں کہ

“بتادوں

اذیان فیصلہ کرتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھا گھر میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی مصطفیٰ اور عاریہ دونوں ہی اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے وہ باہر نکلا اور بیک گیٹ سے زیدی ہاؤس میں داخل ہوا یہ راستہ سیدھا اوپر کی طرف آتا تھا جہاں حمہ اور شاہویر کے کمرے موجود تھے جتنے دن وہ اس

گھر میں رہا تھا اتنے دن میں اذیان نے اس پورے گھر کے نقشے کو ذہن میں
اچھے سے بٹھالیا تھا

حمنہ کے کمرے کے باہر آ کر کھڑا ہوتا گھر اسانس خارج کرتا دروازے پر
دستک دے گیا

حمنہ جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی دستک ہونے پر گلاسز لگاتی وہ اٹھ کر دروازے کی
طرف بڑھی جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی
آنکھیں بے یقینی سے بڑی ہو گئی اس سے پہلے وہ چیخ مارتی اذیان اسے
خاموش رہنے کا اشارہ کرتا دروازہ کھول کر کمرے کے اندر بڑھا اور دروازہ
بند کر دیا

”یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟“

حمنہ اسے دروازہ بند کرتا دیکھ کر گھبراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی
بے فکر ہو کچھ غلط نہیں کرنے آیا بات کرنی ہے تم سے مگر اس سے پہلے
”نار مل ہو جاؤ“

اذیان نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے پانی کا گلاس اٹھا کر اس کی طرف بڑھا
گیا وہ پریشان نظروں سے اسے دیکھتی پانی کا گلاس تھام گئی
”بیٹھ جاؤ“

اذیان نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ حمنہ نے اسے دیکھا
”آپ پہلے بتائیں آپ اس وقت یہاں کیوں اور کیسے آئے ہیں؟“
حمنہ نے اب کی بار سنجیدگی سے اس سے سوال کیا
اس سے پہلے دیر ہو جاتی تمہیں بیک گیٹ سے یہ بتانے آیا ہوں حمنہ کہ
”مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے“

اذیان ایک ہی سانس میں۔ نظریں اس کے چہرے پر جمائے اپنے دل میں
اس کیلئے موجود جذبات سے سامنے کھڑی اس معصوم لڑکی کو واقف کر گیا
حمنہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی

میں جانتا ہوں تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا ہو گا مگر یہ سچ ہے حمنہ ”
 پہلی دفعہ جب تمہیں دیکھا تو تم اچھی لگی دوسری ملاقات میں تم مجھے بہت
 ،، معصوم لگی جیسے جیسے تمہیں جانتا گیا تم سے محبت ہو گئی
 اذیان کی زبان سے ادا ہوئے الفاظ کی سچائی کی گواہی اس کی آنکھیں دے
 رہی تھی وہ واقعہ سچ بول رہا تھا

،، آپ کو معلوم بھی ہے آپ کیا بول رہے ہیں ”
 حمنہ ہوش میں آتی خفگی سے اسے بولی
 میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اور مجھے لگتا ہے کہ تم بھی مجھے پسند کرتی ”
 ،، ہو

اذیان نے اب کی بار سنجیدہ لہجے میں کہا
 ،، اور آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے ؟ ”
 حمنہ نے اس سے تھوڑا گھبرا کر پوچھا کہ اذیان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار
 ہوئی

پتہ نہیں مگر مجھے ایسا لگتا ہے تم کچھ تو محسوس کرتی ہو اگر نہیں کرتی ہو تو”
 “بول دو مجھے برا نہیں لگے گا

اذیان حمنہ کے سوال پر لہجے میں افسردگی سجائے کہنے لگا حمنہ کی ہارٹ بیٹ
 مس ہوئی دل کیا کہ بول دے کہ ہاں پسند ہے مگر فلحال وہ ایسا کچھ بولنے کا
 ارادہ نہیں کرتی تھی اتنی جلدی اعتبار کرنا ٹھیک نہیں تھا
 ”میں نے کبھی آپ کے بارے میں سوچا نہیں ہے“

حمنہ نے کچھ دیر بعد اسے بغیر دیکھے جواب دیا
 تو سوچ لو ابھی دیر کہاں ہوئی ہے میں انتظار کر لوں گا جب لگے کہ تمہیں
 میں پسند ہوں اور بتا بھی نہیں سکتا تو مجھے مسکرا کر دیکھ لینا میں سمجھ جاؤں
 گا“

اذیان مسکراتے ہوئے اسے فوراً سے بولتا ایک پل کیلئے پھر حیران کر گیا اگر
 حمنہ نے یہاں شاہویر کی کسی بات پر اس طرح جواب دیا ہوتا تو وہ یقیناً اس
 سے ناراض ہو جاتا اور سامنے کھڑا یہ شخص انتظار کرنے کیلئے تیار تھا

فلحال آپ یہاں سے جائیں کسی نے دیکھ لیا تو ہم دونوں کیلئے بہت زیادہ ”
 “مسئلہ ہوگا

حمنہ خوفزدہ سی کہتے ساتھ دروازے کی طرف بڑھتی دروازہ کھول گئی
 اذیان خاموشی سے باہر کی طرف بڑھ گیا کہ شاہ ویر جو پانی پینے کیلئے کمرے
 سے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا حمنہ کے کمرے کا دروازہ کھلنے پر دھیان اس
 طرف گیا اذیان کو اس کے کمرے سے نکلتا دیکھ کر شاہ ویر تھوڑا حیران ہوا
 ذہن میں سوال گردش کرنے لگے رات کے اس وقت حمنہ کے کمرے سے
 باہر نکلنے کا مطلب کیا تھا اور جب بات سمجھ آئی تو ہونٹوں پر ایک دلفریب
 مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اذیان بیک سائٹ سے ہی نیچے جا چکا تھا

“اوہ تو یہاں یہ سین چل رہا ہے اب تو تمہیں کو ماننا ہی پڑے گا عاریہ ”
 دل ہی دل میں خود سے فیصلہ کرتا وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے نیچے کی
 طرف بڑھ گیا اور اذیان اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا حمنہ سے بات کرنے
 کے بعد وہ اب اچھا محسوس کر رہا تھا وہی حمنہ بیڈ پر بیٹھی اذیان کی باتوں کو

سوچ رہی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ کوئی شخص اس کو اس قدر پسند بھی کر سکتا ہے اور بغیر ڈرے رات کے اس پہر آکر اقرارِ محبت کر سکتا ہے اور سب سے بڑی بات کہ اکیلے ہوتے ہوئے بھی اذیان نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا انہیں سب وجوہات کے باعث حمنہ کے دل میں موجود اس کیلئے پسندیدگی مزید بڑھ گئی اور حمنہ کے ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی۔۔



رات اندھیرا صبح کی روشنی میں تبدیل ہو گیا زیدی ہاؤس میں مہوش اور انعم ناشتے کی تیاری کرنے میں مصروف تھے حمنہ کالج کیلئے تیار ہو رہی تھی وہی شاہویر تیار ہو کر کمرے سے باہر نکلا زینے اتر کر عدنان زیدی کے کمرے کی طرف بڑھتا دروازے پر دستک دیتا اندر داخل ہوا

”گڈ مارننگ ڈیڈ“

شاہ ویر اندر داخل ہوتا مسکرا کر ان سے مخاطب ہوا
 ”گڈ مارنگ خیریت تم صبح میرے روم میں؟“
 عدنان زیدی اسے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگے
 ”مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی ڈیڈ“

شاہ ویر کہتے ساتھ ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا عدنان زیدی جواباً اثبات میں
 سر ہلا گئے

مجھے حمنہ سے شادی کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ منگنی کروانا“
 چاہتے تھے ناہم دونوں کی تو آپ اس اتوار ہم دونوں کی منگنی کا فنکشن رکھ
 دیں“

شاہ ویر چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے بولتا نہیں واقعہ شاڈ کر گیا
 ”تم سچ بول رہے ہو شاہ ویر کیا واقعہ تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے؟“
 عدنان زیدی نے تصدیقی انداز میں اس سے استفسار کیا

مجھے واقع کوئی اعتراض نہیں ہے شادی تو کرنی ہی ہے نا مجھے آج یا کل پھر ”
 “وہ حمنہ سے ہی کیوں نہ صحیح آپ چاچو سے بھی بات کر لیں
 شاہ ویران کے پوچھنے پر نرمی سے جواب دیتا ان کو یقین دلا گیا
 “تم نے واقع آج مجھے خوش کر دیا”

وہ مسکراتے ہوئے کہتے ساتھ اٹھ کر اسے گلے لگا گئے شاہ ویر کے چہرے پر
 بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

“صبح صبح دونوں باپ بیٹے گلے لگے ہوئے ہیں خیریت؟؟”
 انعم عدنان زیدی کو ناشتے پر بلانے کیلئے کمرے میں آئیں تھیں مگر سامنے کا
 منظر دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے ان سے سوال کرنے لگیں
 بات ہی ایسی ہے تمہارے بیٹے نے دل خوش کر دیا ہے ناشتے پر سب کو ”
 “ایک ساتھ بتاؤ گا

عدنان زیدی انعم کی جانب متوجہ ہوتے جواب دینے لگے انعم نفی میں سر
 ہلا گئیں

”ناشتہ لگ چکا ہے آپ دونوں آجائے“
کہتے ساتھ وہ باہر کی طرف بڑھ گئیں عدنان زیدی اور شاہویر بھی ان کے
پیچھے باہر آئے۔

ڈاننگ ٹیبل پر گھر سے سبھی افراد خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف
تھے

”اصغر تمہیں خوشی کی خبر سنائی ہے“
عدنان زیدی نے خوشگوار لہجے میں بات کا آغاز کیا
”جی جی بھائی بتائیں؟“

اصغر زیدی اپنے بھائی کو خوش پا کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگے
شاہویر کو حمنہ سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ وہ چاہتا ہے اس
”اتوار حمنہ اور اسکی منگنی کی رسم ادا کر دی جائے“

عدنان زیدی کے منہ سے ادا ہوئے جملے پر جہاں انعم مہوش اور اصغر زیدی کے چہرے کھل اٹھے وہی حمنا حیران اور مایوسی سے عدنان زیدی کو دیکھ رہی تھی اسے اس بات کی ہر گز توقع نہیں تھی

”پھر بھائی نیک کام میں دیری کیسی تیاریاں شروع کرتے ہیں“
اصغر زیدی بھی خوشی سے رضامند ہو گئے حمنا انہیں دیکھنے لگ گئی شاہویر ان سب کے دوران خاموشی سے ناشتہ کرتے ہوئے حمنا کے چہرے پر موجود تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا

”انہیں اچانک کیا ہوا جو میرے ساتھ شادی کیلئے رضامند ہو گئے“
حمنا پریشان سی دل ہی دل میں خود سے کہنے لگی

”مجھے کالج کیلئے دیر ہو رہی ہے میں چلتی ہوں اللہ حافظ“
حمنا کرسی کھسکا کر کھڑی ہوتی سنجیدہ لہجے میں کہتی باہر کی طرف بڑھ گئی وہ سب مسکرا کر اسے جاتا دیکھنے لگ گئے واپسی پر آکر اصغر زیدی اور مہوش سے بات کرنے کا ارادہ کرتی حمنا گراج کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

پورا دن اس کا کالج میں بھی اسی پریشانی میں گزرا تھا پہلے وہ شاہ ویر سے شادی کرنے کیلئے ضرور رضامند تھی مگر جب سے اسکی زندگی میں اذیان آیا تھا تو اس کے جذبات بدل چکے تھے جس قدر اذیان نے اسے خاص محسوس کروایا تھا شاہ ویر نے تو آج تک نہیں کروایا تھا بلکہ وہ تو ہمیشہ اسکا مذاق اڑاتا تھا۔

وہ دوپہر کے وقت واپس گھر آئی فریش وغیرہ ہو کر اس نے ظہر کی نماز ادا کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ تھوڑا محسوس کرتی مہوش سے بات کرنے کیلئے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

بابا آپ ابو کو منع کر دے اس رشتے کیلئے میں شاہ ویر سے شادی نہیں کرنا”
 “چاہتی ہوں

حمنہ کمرے میں آکر کوئی پانچ منٹ کے بعد ہمت کر کے انہیں اپنا فیصلہ
 سنانے لگی اصغر زیدی اور مہوش دونوں نے بے یقینی سے حمنہ کی طرف
 دیکھا

“کیا بول رہی ہو آپ حمنہ؟”

اصغر زیدی سنجیدہ لہجے میں اس سے کہنے لگے

میں ایسا ہی چاہتی ہوں شاہ ویر کیساتھ میں خوش نہیں رہ سکتی ہوں بابا وہ تو”
 مجھے پسند بھی نہیں کرتے انہوں نے خود مجھ سے کہا تھا میرے لیے یہ کرنا
 “مشکل ہے

حمنہ نے سر جھکائے دھیمے لہجے میں انہیں انکار کی وجہ بتائی

میں بھائی صاحب کو انکار نہیں کر سکتا ہوں حمنہ اور آپ کے ذہن میں تو”
 “یہ بات کب سے ڈالی ہوئی تھی ناکہ آپ کی شادی شاہ ویر سے ہی ہوگی

اصغر زیدی تحمل سے مگر ٹھنڈے لہجے میں بولے

بابا مجھے اپنی عزت بہت پیاری ہے میں کسی ایسے انسان کیساتھ نہیں جڑنا

چاہتی جس کو میری قدر نہیں ہے بہتر ہے کہ آپ لوگ میرے ساتھ

زبردستی نہ کریں میں یہ شادی نہیں کر سکتی ہوں اور ویسے بھی ابونے تو

عار یہ کے ساتھ رشتہ کی بات کی تھی ناشاہ ویر کی تو پھر وہی کروادیں

”شادی

حمنا اب کی بار تھوڑا اونچا لہجہ اختیار کیے منع کرنے لگی مہوش اپنی جگہ سے

کھڑی ہوئی اور ایک تھپڑ اس کی گال پر مار دیا حمنا بے یقینی سے انہیں دیکھنے

لگیں اصغر زیدی بھی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے

میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا حمنا۔ شاہ ویر کے رشتے کیلئے کبھی اپنے منہ

سے انکار جیسا لفظ نہ نکلنا ایسا لڑکا تمہیں کہیں بھی نہیں ملے گا اس لیے بہتر

ہے کہ خاموش رہو اور اوپر کمرے میں چلی جاؤ یہ وقت آگیا ہے کہ اپنے

”باپ کے سامنے زبان چلائے گی

مہوش قدرے سختی سے اسے جھڑکتی باہر جانے کا اشارہ کر گئیں وہ نم آنکھیں لیے کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی نا جانے کیوں مہوش کے تھپڑ مارنے پر اسے مہوش کے بجائے شاہ ویر پر اس قدر غصہ کیوں آیا وہ اوپر کی طرف بڑھ رہی تھی جب سامنے سے شاہ ویر آتا دیکھائی دیا

کیا تماشا لگایا ہوا ہے آپ نے کبھی رشتے کیلئے منع کر دیتے ہیں کبھی ہاں ”
” کر دیتے ہیں

حمزہ شاہ ویر کے سامنے آکر کھڑی ہوتی سرد لہجے میں اسے سنانے لگی شاہ ویر اسکی طرف متوجہ ہوا
” مجھے یہی ٹھیک لگا ”

شاہ ویر نے نرم لہجے میں اسے جواب دیا

سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو گا میں کوئی چیز نہیں شاہ ویر ”

جیسے دل کیا ویسے ٹریٹ کریں گے مجھے بہتر ہے کہ آپ اس رشتے کیلئے انکار

”کردے میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں

حمہ برہم لہجے میں سرد آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی

بڑی ہمت آگئی ہے سب ٹھیک ہے نا اور اگر نہیں کرنی ہے شادی تو جا کر ”

”چاچو کو منع کر دو مجھ پر کیوں چڑھ رہی ہو

لاپرواہی سے کہتے ساتھ کندھے اچکا تا کمرے میں گھس گیا حمہ افسردہ

نگاہوں سے اسے جاتا دیکھنے لگی

جیسے اپنے چاچو کو آپ نہ جانتے ہوں اپنی بیٹی سے زیادہ انہیں اپنا بھائی ”

”عزیز ہے

بند دروازے کو دیکھتی وہ خود سے ہمکلام ہوتی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

مصطفیٰ اذیان عاریہ ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھے ہوئے تھے
”تم دونوں کو معلوم ہوا؟“

مصطفیٰ نے ان دونوں کی طرف باری باری نظر ڈال کر سوال کیا
”کیا ڈیڈ؟“

عاریہ اور اذیان دونوں یک لہجہ ہو کر پوچھنے لگے
”حممنہ اور شاہویر کی اس اتوار کو منگنی ہے“

مصطفیٰ کے بتانے پر اذیان جو ٹی وی دیکھنے میں مگن تھا بے اختیار انہیں دیکھا
”یہ آپ کیا بول رہے ہیں؟“

اذیان پریشان سا انہیں دیکھتا سوال کرنے لگا
”کیا ہوا میں جھوٹ کیوں بولوں گا“

مصطفیٰ کو اذیان کا رد عمل پر تعجب ہوا
”میں نے ایسا کب کہا“

سنجیدہ لہجے میں کہتے ساتھ وہ وہاں سے اٹھتا اندر کی طرف بڑھ گیا عاریہ
اسے جاتا دیکھنے لگ گئی

”ویسے شاہ ویر زیدی کا بھی کوئی منہ سر نہیں ہے“
عاریہ منہ بنا کر ناگواری سے کہنے لگی جس پر مصطفیٰ نے اس کی طرف دیکھا
”بری بات کسی کے بارے میں ایسے نہیں بولتے ہیں“
مصطفیٰ نرم لہجے میں اسے سمجھاتے اپنے کمرے کا رخ کر گئے۔۔
اذیان کمرے میں آتا پریشانی سے ٹہلنے لگا زہن میں بس ایک ہی بات
گردش کر رہی تھی اتوار کو حمزہ کی منگنی وہ بھی کسی سے اور سے اس بات
نے اذیان کو خاصا بے چین کر دیا تھا۔

بہت دیر کمرے میں خود کو بند رکھنے کے بعد جب ذہن کو سکون نہیں آیا تو
اس نے اذیان سے جا کر بات کرنے کا فیصلہ کیا شاید وہ کوئی راستہ نکال سکے

سر پر حجاب کرتی وہ اذیان کی طرف چل دی ٹی وی لاؤنچ میں داخل ہوئی تو
عار یہ سے سامنا ہوا

”اذیان کہاں ہے عاریہ مجھے اس سے بات کرنی ہے“
حمزہ اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اذیان کا پوچھنے لگی عاریہ نے سر اٹھا
کر اسے دیکھا

”سب ٹھیک ہے؟“

عار یہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوتی فکر مند سی پوچھنے لگی
کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے پتہ نہیں شاہ ویر کو بیٹھے بیٹھے کیا سوچھی اور اس“
”رشتے کیلئے ہاں کر دیں مجھے نہیں کرنی یہ شادی

عار یہ کو حمزہ واقع حد سے زیادہ پریشان نظر آرہی تھی
”تم پریشان ہو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا تم انکل آنٹی سے بات کرو“
عار یہ اسے صوفے پر بٹھا کر پر سکون کرنے کی کوشش کیلئے مشورہ دینے لگی

تمہیں کیا لگتا ہے عاریہ میں نے نہیں کی بات ماما نے جواباً تھپڑ مارا ہے مجھے”

“

حمزہ بھرائی ہوئی آواز میں اسے بتانے لگی عاریہ کو اس پر اب واقع ترس سا آیا

تم کیوں نہیں کرنا چاہتی ہو شاہ ویر سے شادی تمہاری نظر میں تو وہ ایک”

“اچھا انسان ہے

عاریہ نے نرمی سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے سوال کیا

اتجھے ہیں وہ مگر میرے دل سے اتر گئے ہیں عاریہ شادی اس سے کرنی”

چاہیے ہے جو آپ کو چاہتا ہے شاہ ویر مجھے نہیں چاہتے ہیں پتہ نہیں کیوں وہ

“یہ شادی کر رہے ہیں

حمزہ نم آنکھوں سے عاریہ کو دیکھتے ہوئے بولی

“تو تم بتاؤ کون چاہتا ہے تمہیں؟”

عاریہ نے ایک اور سوال کیا حمزہ نے گہرا سانس خارج کیا

تمہارا بھائی اذیان پتہ نہیں لیکن وہ جس طرح میرے ساتھ رہتا ہے مجھے ”
اپنا آپ اچھا لگنے لگ جاتا ہے اور مجھے لگتا ہے میں ان کیساتھ خوش رہ سکوں
گی“

حمزہ نے عاریہ کو سچائی سے آگاہ کیا عاریہ مسکرا دی
تم پریشان نہ ہو ہم کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں وہ کمرے میں جب سے ”
تمہاری اور شاہویر کی منگنی کی خبر سنی ہے تم چاہو تو جا کر بات کر لو اس
سے“

عاریہ نے تسلی دیتے ہوئے اذیان کے متعلق بتایا حمزہ اثبات میں سر ہلا گئی
اور اذیان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی عاریہ اسے جاتا دیکھنے لگ گئی۔

حممنہ دروزا ہناک کر کے کمرے کے اندر داخل ہوئی سامنے اس کو بیڈ پر بیٹھے
 پایادرو زائے کی آواز پر اذیان نے نظر سامنے کی طرف اٹھائی حمنہ کو کھڑا
 دیکھ کر وہ تھوڑا حیران ہوا

”اپنی منگنی کا بتانے کیلئے آئی ہو“

اذیان اس کے چہرے سے نظریں ہٹا کر نجیدہ لہجے میں کہنے لگا
 ”نہیں“

حمنہ نے بے اختیار جواب دیا
 ”پھر؟“

اذیان نے سر اٹھا کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا
 ”یہ بتانے کہ نہ ہی میں یہ منگنی کرنا چاہتی ہوں اور نہ ہی شادی“
 حمنہ سینے پر بازو باندھ کر اسے دیکھتی کہنے لگی
 ”تو انکار کیوں نہیں کیا“

اذیان خفگی بھرے لہجے میں اس سے پوچھنے لگا

انکار کیا مگر اس کے بدلے گال پر تھپڑ پڑ گیا اس لیے آپ کے پاس آئی ”
 ”ہوں مجھے شاہ ویر سے منگنی نہیں کرنی ہے

حمنہ اب کی بار سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دینے لگی اذیان اٹھ کر اس کے
 سامنے آ کر کھڑا ہوا

”کیوں نہیں کرنی؟“

اذیان لہجے میں بے چینی لیے سوال کرنے لگا حمنہ کی پلکیں خود بخود جھک گئی
 ”کل جو بات آپ نے کہا کہ میں کچھ محسوس کرتی ہوں وہ سچ تھا“

حمنہ سر جھکائے دھیمے لہجے میں اسے یاد کروانے لگی

”یو مین یو لومی؟“

اذیان اس کے چہرے کے قریب چہرہ کر گیا حمنہ دھیرے سے ہاں میں سر
 ہلا گئی اذیان کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی

میں ابھی ڈیڈ سے بات کرتا ہوں وہ انکل سے ہم دونوں کے رشتے کی بات ”
 ”کریں

اذیان خوشی سے اسے کہتے ساتھ باہر کی طرف بڑھنے لگا
 آپ کو لگتا ہے بابا اپنے بھتیجے کے رشتے سے انکار کر کے آپ کے رشتے ”
 ،، کیلئے رضامند ہوں گے

حمنہ اس کی پشت پر نظریں مرکوز کیے بولی اذیان کے بڑھتے قدم تھم گئے
 ،، مگر ہم دونوں یہی چاہتے ہیں تو پھر کیوں انکار کریں گے ”
 اذیان اسے دیکھتے ہوئے وجہ دینے لگا حمنہ نفی میں سر ہلا گئی
 یہ سنگاپور نہیں ہے پاکستان ہے اور یہاں پسند کی شادی کرنا آسان نہیں ”
 ،، ہے

حمنہ مایوسی سے اسے سمجھانے لگی جس پر وہ خاموش ہو گیا
 ،، اب کیا کریں گے ”

اذیان بھی اب پریشان نظر آنے لگا حمنہ نے اسے دیکھا
 ،، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اذیان وہ کوئی معجزہ کر ہی دیں گے ”

حمنہ اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے پر اعتماد لہجے میں راستہ بتا گئی اذیان اسے دیکھنے لگا

”کیا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے سب مل جاتا ہے؟“

اذیان اس سے پوچھتے ہوئے اس وقت واقع بے حد معصوم لگ رہا تھا

”ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے تو ضرور مل جاتا ہے“

حمنہ نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا جس پر اذیان اثبات میں سر ہلا گیا۔
”میں چلتی ہوں“

حمنہ کہتے ساتھ کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی

”تم پریشان نہ ہونا میں یہ منگنی نہیں ہونے دوں گا“

اذیان اسے جاتا دیکھ کر تسلی دینے لگا حمنہ نے مڑ کر دیکھا اور مسکراہٹ پاس کرتی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

عار یہ جو کمرے سے باہر کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی ایک سائیڈ پر ہو گئی

اللہ تعالیٰ پلیز زان دونوں کے درمیان کسی کو نہ لائے اور اس شاہ ویر ”
 “زیدی کی عقل تو میں ٹھکانے لگاتی ہوں
 عاریہ دل میں دعا کرتے ساتھ شاہ ویر کا سوچتے ہی غصے میں آتی باہر کی
 طرف بڑھ گئی۔۔

عاریہ زیدی ہاؤس میں داخل ہوتے زینے چڑھتی بغیر ناک کیے کمرے کے
 اندر داخل ہوئی کہ سامنے اسے شرٹ لیس دیکھ کر وہ فوراً سے پلٹ گئی
 “تم انسانوں کی طرح اپنے کمرے میں نہیں رہ سکتے”
 غصے اور شرم کے مارے سرخ چہرہ لیے وہ چیخی
 “تم انسانوں کی طرح دروازہ ناک نہیں کر کے آسکتی”

شاہویر پہلے ملاقات کی نسبت آج پر سکون سا اسی انداز میں جواب دیتے
ساتھ وارڈروب سے شرٹ نکال کر پہننے لگا
”پہن لی ہے شرٹ“

شاہویر اسے گردن موڑ کر کھڑا دیکھ کر بتانے لگا عاریہ پلٹ کر سرد نگاہوں
سے اسے گھورنے لگی

”حممنہ سے شادی کیوں کر رہے ہو؟“

عاریہ سینے پر بازو باندھے ٹھنڈے لہجے میں اس سے سوال کرنے لگی
”تم نے شادی سے انکار کر دیا سو چا حممنہ سے کر لوں“

شاہویر ڈھٹائی سے اسے مسکراتے ہوئے جواب دیتا تھا گلیا

شاہویر زیدی میں جانتی ہوں اس کے پیچھے تمہارا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور“
”ہے مگر بہتر ہے تم اس شادی سے انکار کر دو

عاریہ اب کی بار آواز دھیمے رکھے اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

تم رضا مند ہو جاؤ شادی کیلئے میں پلٹ کر بھی کسی کی طرف نہیں دیکھوں”
 گا

گھمبیر لہجے میں کہتے ساتھ اس کا دماغ گھما گیا
 ”تم مجھ سے شادی کرنا ہی کیوں چاہتے ہو“

عار یہ ترشی انداز میں پوچھنے لگی شاہ ویر گہری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا پہلی
 دفعہ ایسا ہوا تھا کہ وہ اس پر غصہ ہو رہی تھی اور اس گرم دماغ شخص کو غصہ
 نہیں آرہا تھا

”مجھے معلوم نہیں ہے مگر چاہتا ہوں تم مسز شاہ ویر زیدی بنو“

شاہ ویر لبوں پر موجود مسکراہٹ مزید گہری کرتا سچ بولنے لگا
 دیکھو شاہ ویر حمہ اور اذیان ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں بہتر ہے کہ
 ”یہ جو سارا معاملہ چل رہا ہے ختم کر دو ان دونوں کے درمیان مت آؤ
 عاریہ خود پر قابو پاتی تحمل بھرے لہجے میں اسے آگاہ کرنے لگی

جواب دیا تو ہے تم شادی کیلئے تیار ہو میں اگلے ہی پل اس رشتے کو ختم ”
 “کردوں گا

شاہ ویر وہی بات دہرانے لگا عاریہ کو اس پر واقع افسوس ہوا
 تمہیں لڑکیوں کی عزت کا واقع معلوم نہیں ہے بھاڑ میں جاؤ میری طرف ”
 “سے جو کرنا ہے کرو

عاریہ اس کی مسلسل ایک ہی بات پر چڑ کر کہتے ساتھ وہاں سے جانے لگی
 دیکھ لو تمہارے بھائی کی محبت تم اس سے چھین رہی ہو تمہاری وجہ سے وہ ”
 اور حمنہ نہیں مل سکیں گے دیر نہیں ہوئی ہے تم ان دونوں کو ملا سکتی ہو میں
 “تمہیں آپشن دیا ہے

شاہ ویر اسے جاتا دیکھتے ہوئے جان کر کہتا اسے روک گیا عاریہ نے پلٹ کر
 اسکی طرف دیکھا

مجھے تمہارے اس گٹھیا آپشن کی ضرورت نہیں ہے سمجھیں اور یہ بات ”
 “سوچنا چھوڑ دو کہ میں تم سے شادی کیلئے رضا مند ہوں گی

عار یہ اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے مضبوط لہجے میں جواب دیتی باہر چلی گئی شاہ ویر اسے جاتا دیکھنے لگ گیا۔

زیدی ہاؤس میں شاہ ویر اور حمہ کی منگنی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی شاہ ویر اپنے کاموں میں مصروف تھا جبکہ حمہ اس دوران زیادہ تر کمرے میں ہی رہتی تھی

”یہ سیٹ میں نے منگنی کیلئے رکھا ہوا تھا“
انعم جیولری باکس مہوش کی طرف بڑھاتی انہیں مسکرا کر بتانے لگیں
”یہ بہت خوبصورت ہے واقع“

مہوش ستائشی نظروں سے اس ڈریس کو دیکھتی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکیں
”میں اپنی حمہ کو ہر چیز بہترین دینا چاہتی ہوں“

انعم لہجے میں محبت سمائے انہیں بولتی مہوش کو بھی پر سکون کر گئیں

”میں جانتی ہوں میری حمہہ کو آپ مآھ سے بھی زیادہ پیار سے رکھیں گے“
 مہوش ان کی باتوں سے چہرے پر مسکراہٹ برقرار رکھے کہتی انعم کو بھی
 مسکرا نے پر مجبور کر گئیں
 تبھی حمہہ زینے اتر کر نیچے نظر آتی دیکھائی دی۔
 ”حمہہ ادھر آؤ“

نرم لہجے میں انعم اسے دیکھتی مخاطب کرنے لگیں حمہہ خاموشی سے ان کی
 طرف قدم بڑھا گئی
 ”جی امی؟؟؟“

وہ سنجیدگی سے ان سے پوچھنے لگیں
 یہ دیکھو تمہاری منگنی کیلئے یہ جیولری رکھی ہے میں نے اور تم کل دوپہر“
 ”میں تیار رہنا ہم کل آپ کی انگیجمنٹ کاڈریس بھی لینے چلیں گے
 انعم مسکراتے ہوئے اپنائیت بھرے لہجے میں اسے کہنے لگیں حمہہ کی
 چہرے پر یکدم ادا سی چھائی

”آپ اپنی مرضی سے ہی لے آنا می“

حمزہ افسردہ لہجے میں کہتے ساتھ کچن کا رخ کر گئی انعم اور مہوش دونوں ہی اسے جاتا دیکھنے لگ گئیں

”آپ جانتی تو ہیں اس کو شروع سے ہی شوپنگ کا اتنا شوق نہیں ہے“

مہوش فوراً سے بات سنبھال گئیں جس پر انعم سر کو خم دے گئی

حمزہ اپنے کمرے میں پریشانی سے ٹہل رہی تھی دو دن بعد اس کی اور شاہ ویر کی منگنی کی تقریب تھی وہ کیسے اس انسان سے منگنی کر سکتی ہے جو اس کو بالکل پسند نہیں کرتا صرف گھر والوں کے دباؤ میں آکر اس سے شادی کیلئے رضامند ہوا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ میرے حق میں جو بھی کریں بہتر کریں آپ مجھ سے بے حد پیار کرتے ہیں مجھے یقین ہے بے شک آپ میرے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں ہونے دیں گے

حمنہ ناخن کتراتے ہوئے دل ہی دل میں خدا سے گفتگو کرتی خود کو تسلی دینے لگی۔۔۔

دوسری طرف اذیان لان میں خاموش بیٹھا ہوا تھا عاریہ اسے خاموش بیٹھا دیکھ کر اسکی طرف بڑھی

”خیریت ہے کچھ زیادہ ہی چپ ہو؟“

عاریہ اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے فکر مند سی سوال کرنے لگیں اذیان نے ایک نظر اسے دیکھا اور واپس نظروں کا تعاقب سامنے کر گیا

”جیسے تمہیں تو وجہ معلوم ہی نہ ہو“

اذیان نے ٹھنڈے لہجے میں اسے جواب دیا

تو ایسے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا ایسے کچھ ”
 “ٹھیک نہیں ہوگا

عار یہ خفگی سے اسے بغیر دیکھے سمجھانے لگی

”تو میں کیا کروں بوم بلاسٹ کروادوں زیدی ہاؤس میں“

اذیان عاریہ کی بات پر خاصا تپ کر کہتا عاریہ کو غصہ دلا گیا

”تم سے بات کرنا فضول ہے“

سرد لہجے میں کہتے ساتھ وہ وہاں سے اٹھتی اندر کی طرف بڑھنے لگی

”کیا کروں پھر میں؟“

اذیان اس کی پشت پر نظریں مرکوز کیے سوال کرنے لگا

”ڈیڈ سے بات کرو کیا پتہ وہ کوئی راستہ نکال لیں“

عار یہ گردن موڑ کر سنجیدہ لہجے میں اسے مشورہ دیتی اندر کی طرف بڑھ گئی

اذیان اسے جاتا دیکھنے لگ گیا اور چہرے پر ایک دم مسکراہٹ نمودار ہوئی

یہ بات میرے ذہن میں کیوں نہیں آئی عاریہ صحیح کہتی ہے میں واقع ”
 “پاگل ہوں

خود سے ہمکلام ہوتا وہ ایک امید سے مصطفیٰ کے کمرے کا رخ کر گیا۔

“یہ تم کیا بول رہے ہو اذیان؟”
 مصطفیٰ چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے اسے دیکھنے لگے
 “ڈیڈ پلیز عدنان انکل سے بات کریں”
 اذیان لجاجت آمیز لہجے میں مصطفیٰ سے کہنے لگا وہ اسے بس دیکھتے رہ گئے
 ان دونوں بچوں کا بچپن سے ہی رشتہ پکا تھا اور حمزہ رضا مند ہے تو وہ شاہ
 ویر کو ہی پسند کرتی ہوگی بہتر ہے تم یہ سب ذہن سے نکالو اور آگے بڑھ جاؤ
 “

مصطفیٰ اب کی بار تھوڑے نرم لہجے میں اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگے

”نہیں ایسا نہیں ہے وہ اس رشتے سے رضامند نہیں ہے انکل انٹی اس پر“
دباؤ ڈال رہے ہیں ڈیڈ ایک دفعہ بات کر کے تو دیکھیں بات کیے بغیر آپ
”کیسے یہ سب کہہ سکتے ہیں میں واقعہ حمنہ کو بہت پسند کرتا ہوں

اذیان اسی بات پر اٹکا منانے کی کوشش کرنے لگا
دیکھو اذیان یہ ضد چھوڑ دو بہتر ہے عدنان میرا بہت اچھا دوست ہے میں“
ایسا نہیں کر سکتا ہوں جیسا تم سوچ رہے ہو ویسا ممکن نہیں ہے سمجھے مجھے
”نیند آرہی ہے تم جا سکتے ہو

مصطفیٰ اسے انکار کرتے آگے کی طرف بڑھ گئے۔
”اگر آپ نہیں کریں گے تو میں خود عدنان انکل سے اور اصغر انکل سے“
”بات کر لوں گا

اذیان ایک دم جذباتی ہوتا تھوڑا اونچا لہجہ اختیار کیے کہنے لگا

تم ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گے اذیان یہ ایک بہت غیر مناسب حرکت ”
 ہے ایک لڑکی کا ان سب چیزوں کیلئے سامنا کرنا بے حد مشکل ہو سکتا ہے
 اس کیلئے مزید مشکلیں مت پیدا کرو اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے ایک دن
 “ بعد اس کی منگنی ہے تو بہتر ہے تم خاموش رہو
 مصطفیٰ اسے ترشی سے کہتے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے اذیان انہیں جاتا
 دیکھنے لگ گیا۔



عار یہ کمرے میں بیٹھی ہوئی فون استعمال کرنے میں مصروف تھی کہ تبھی
 ملازمہ کمرے میں دستک دیتی اندر داخل ہوئی عاریہ کا دھیان اس طرف گیا
 آپ کو انعم اور مہوش صاحبہ دونوں گھر بلارہے ہیں ضروری بات کیلئے ”
 “ گھر بلارہے ہیں

ملازمہ کے بتانے پر عاریہ تھوڑا حیران سی ہوئی
 ”آپ جائیں میں آرہی ہوں“

ملازمہ سے کہتے ساتھ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور وارڈروب کی طرف بڑھ گئی
 مگر ذہن میں صرف ایک ہی بات گردش کر رہی تھی کہ اچانک اس طرح
 بلانے کی کیا وجہ تھی گلے میں مفلر کی سٹالر کرتی وہ کمرے سے باہر کی
 طرف بڑھ گئی۔۔



زیدی ہاؤس داخل ہوتے ہی دیوان خانے میں انعم اور مہوش اسے دیکھائی
 دیں

”اسلام و علیکم“

عاریہ نے احتراماً سلام کیا اور جس پر دونوں نے اس کو جواب دیا
 ”بیٹھو عاریہ“

مہوش مسکراتے ہوئے نرمی سے کہتے ساتھ اشارہ کر گئیں جس پر عاریہ بیٹھ گئی

”سب ٹھیک ہے کیا بات کرنی تھی؟؟“

عاریہ نے پریشانی سے مہوش کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی
 آج رات میں چاہتی ہوں کہ منگنی سے پہلے ایک ڈھولکی کا چھوٹا سا فنکشن
 رکھیں حمنہ کی کچھ دوستیں کزنز کو بلارہے ہیں تو سوچا تمہیں بھی کہ دیں
 ”رات کو سات بجے تک آ جانا“

انعم نے سنجیدہ لہجے میں اسے آگاہ کرنے لگیں جس پر عاریہ کے چہرے پر
 مایوسی سے چھائی
 ”جی ٹھیک ہے“

عاریہ خاموشی سے ہامی بڑھتی واپس جانے کیلئے اٹھ کھڑی ہوئی
 ”ارے بیٹھو تو حمنہ کی منگنی کا ڈریس اور جیولری دیکھاتی ہوں“

مہوش اسے کھڑا دیکھ کر فوراً سے بٹھاتی کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھ گئیں انعم وہاں سے اٹھ کر چلی گئی عاریہ کو حمنہ کیلئے بے حد برا لگ رہا تھا مگر وہ دعا کر رہی تھی کہ جیسا سب کچھ حمنہ چاہتی ہے ویسا ہی ہو کچھ دیر میں مہوش حمنہ کا ڈریس اور جیولری لاتی نظر آئیں حمنہ کیساتھ آکر بیٹھتی وہ اسے چیزیں دیکھانے لگ گئیں عاریہ بھی دیکھنے میں مصروف ہو گئی عاریہ اور مہوش مسکراتے ہوئے باتیں کرنے میں مصروف تھیں تبھی شاہ ویر گھر میں داخل ہوا اسے سامنے بیٹھا پا کر شاہ ویر اپنی جگہ بیٹھ گیا کیسے خوشی سے چیزیں دیکھ رہی ہے سب جانتے ہوئے بھی اسکو کوئی فرق ”

،، نہیں پڑتا

شاہ ویر دل میں کہتے ساتھ تھوڑا افسردہ ہوا

،، اسلام و علیکم چاچی

اونچی آواز میں کہتے ساتھ عاریہ اور مہوش دونوں کو ہی اپنی موجودگی کا احساس دلا گیا دونوں نے سراٹھا کر اسے دیکھا۔

”وعلیکم اسلام“

مہوش مسکراتے ہوئے اسے جواب دینے لگیں وہ عاریہ کو نظر انداز کرتا
اوپر کی طرف بڑھ گیا عاریہ نے ایک نظر اوپر جاتے شاہ ویر پر ڈالی اور پھر
مہوش کی باتوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔۔۔

شام کو عاریہ اپنے کمرے میں فلیپر اور کام والی شورٹ شرٹ میں ملبوس
ساتھ میں کام دار دوپٹہ کیے بالوں کو آگے سے پن اپ کر کے پیچھے سے
بالوں کو ایسے ہی کمر پر پھیلائے لائٹ سے میک اپ میں ملبوس پیروں پر
سینڈلز پہنے وہ بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی عاریہ نے ایک نظر شیشے
میں ڈالی ٹریڈ شنل ڈریسنگ میں وہ خود کو بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

تیار ہوتے ہی وہ نیچے آئی اذیان کی نظر اس پر گئی عاریہ کو اس قدر تیار دیکھ کر
اس کو حیرت ہوئی

”کہاں جا رہی ہو؟؟“

اذیان اس کے سامنے آکر کھڑا ہوتا فوراً سے پوچھنے لگا
”ڈھولکی ہے حمہ کی وہی جا رہی ہوں“

عاریہ نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اذیان کے چہرے پر ناگواری چھائی
بھائی کیسا تھ یہ سب روکنے کے بجائے فنکشن اٹینڈ کرنے جا رہی ہو وہاں“

اذیان سر د لہجے میں اسے کہنے لگا جس پر عاریہ اسے دیکھنے لگی
”مجھے نہیں لگتا یہ منگنی ہو گی تو ریلیکس“

عاریہ اسے تسلی دیتے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی اذیان اسے جاتا دیکھتا رہا

زیدی ہاؤس میں خوب رونق لگی ہوئی تھی کزنز اور دوستیں پہنچ چکی تھی
 عاریہ انعم اور مہوش سے مل کر ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی
 ”عاریہ جاؤ بیٹا حمنہ کو لے آؤ“

مہوش مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں اوپر کی طرف اشارہ کر کے کہتی آگے
 بڑھ گئیں عاریہ اثبات میں سر ہلا کر دوپٹہ سنبھالتی سینے چڑھنے لگ گئی۔
 دوپٹہ سے الجھتی وہ حمنہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ تبھی شاہ
 ویر کمرے سے باہر نکلا نظر اس پر گئی دونوں کی نظریں ٹکرائیں عاریہ کے
 بڑھتے قدم تھم گئے شاہ ویر ساکت نظروں سے اسے دیکھنے لگ گیا نظریں
 اس کے حسین سراپے پر ٹھہر سی گئی
 ”اف یہ دوپٹہ بھی نا“

عار یہ کا دوپٹہ پھر سے سڑک گیا اکتائے ہوئے انداز میں کہتی وہ دوپٹہ ٹھیک کرنے کی کوشش کرنے شاہ ویر ہوش میں آتا اس کی طرف بڑھا اور اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھ میں لیتا دونوں بازوؤں میں ڈال گیا۔

”مجھے متاثر کرنے کیلئے یہ ڈریسنگ کی ہے؟“

گہری نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیے شوخ لہجے میں کہنے لگا عار یہ جو اس کے قریب آنے پر سانس روکے خاموش کھڑی تھی کانوں سے آواز ٹکراتے ہی ایک دم چہرے پر سرد تاثرات سجا گئی

”مجھے کسی کو بھی متاثر کرنے کا شوق نہیں ہے“

منہ بنا کر روکھے انداز میں کہتی وہ سائیڈ سے گزرتی حمہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور آج پہلی بار شاہ ویر زیدی کو اس کا یہ مغرور انداز بے حد بھایا تھا چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی اور نفی میں سر ہلا کر نیچے کی جانب قدم بڑھا گیا

عار یہ کمرے میں داخل ہوئی کام دار شلووار قمیض میں ملبوس دوپٹہ سر پر سیٹ کیے لائٹ سے میک اپ میں پیاری لگ رہی تھی مگر بجھے ہوئے چہرے کے باعث وہ خوبصورتی نظر نہیں آرہی تھی

” ماشاء اللہ حسین ”

عار یہ کمرے میں داخل ہوتی مسکراتے ہوئے اسے بولی حممنہ نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا اور اس مسکراہٹ لبوں پر سجائی چلو نیچے چلو تمہاری دوستوں اور کزنز نے بہت زیادہ رونق لگائی ہوئی ”

” ہے

عار یہ اس کے پاس آکر کھڑی ہوتی فوراً اسے کہنے لگی

” مجھے نہیں جانا نیچے عاریہ میرا بالکل دل نہیں ہے ”

حمنہ بھرائی ہوئی آواز میں کہتی اسے منع کرنے لگی عاریہ اسے دیکھنے لگ گئی

پلیزز عاریہ کچھ کرو یہ سب رک جائے منگنی رک جائے میرا دل بالکل ”

بھی ان سب کیلئے نہیں مان رہا ہے مجبوری کے تحت میں تیار ہوئے بیٹھی ہو

میرے سے یہ نہیں ہو سکے گا میں اپنی زندگی اپنی ہی ہاتھوں خراب نہیں
 کرنا چاہتی ہوں

بولتے بولتے ایکدم حمہ کی آنکھوں میں نمی چھا گئی عاریہ اسے گلے سے لگا
 گئی

سب اچھا ہو گا تم رو نہیں رونے سے کچھ ٹھیک نہیں ہوتا تو ان آنسوؤں کو
 ضائع مت کرو

عاریہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پیار سے بولتی اسے دوبارہ گلے سے
 لگا گئی

مگر رونے سے کبھی کبھی انسان ہلکا محسوس کرتا ہے عاریہ میں نے ہمیشہ ڈر
 ڈر کر خوفزدہ اور سادہ زندگی گزاری ہے اگر کوئی چیز کی خواہش کی نہیں مل
 سکی تو خاموش ہو جاتی اسی میں شاید کوئی بہتری ہوگی بچپن سے اب تک
 اپنے ساتھ بہت زیادتیاں کرتی آئی ہو مزید خود کیساتھ زیادتی نہیں کر سکتی

میں کچھ دن ہی اذیان کے ساتھ رہی ہو مگر مجھے ایسا لگتا ہے وہ مجھے کبھی
 ”اداس نہیں ہونے دے گا“

عار یہ کا ہاتھ تھامے رنجیدگی سے اسے اپنی دلی کیفیت سے آگاہ کرنے لگی
 عار یہ بس اسے دیکھتی رہی اس کی آنکھوں میں جو اداسی جو درد نظر آ رہا تھا
 عار یہ بہت اچھے سے محسوس کر سکتی تھی

”یہ منگنی نہیں ہوگی اذیان اور تمہاری ہی شادی ہوگی“

عار یہ اسے باور انداز میں کہتی اسے امید دلا گئی

”انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا“

حمنہ اس کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی امید بھرے انداز میں کہنے لگی
 مگر ابھی تمہیں نیچے چلنا ہو گا اپنے آنسو صاف کرو خود کو نارمل کرو پھر
 ”نیچے چلیں“

عار یہ اسے حوصلہ دیتی نرمی سے سمجھانے لگی حمنہ اسکی باتوں پر عمل کرتی
 اپنا چہرہ ٹھیک کرتی عار یہ نیچے چل دی

ڈھولکی کا فنکشن اچھے سے ہو گیا تھا حمنہ شاہویر اور عاریہ کہ وہاں ہر کوئی خوش نظر آ رہا تھا۔

عاریہ فنکشن ختم ہوتے ہی فوراً واپس گھر آئی تھی گھر آتے ہی اس نے سب سے پہلے کپڑے تبدیل کیے اور بالوں کو کنگھا کرنے کیلئے ڈریسنگ کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی کہ یکدم ذہن میں حمنہ کی کہی گئی باتیں گردش کرنے لگی اس کی آنکھوں میں موجود آنسوؤں نے عاریہ کو پریشان کر دیا تھا پھر عاریہ کی آنکھوں کے سامنے اذیان کا مرجھایا ہوا چہرہ لہرایا

”کیا میرے وہ قدم اٹھانے سے حمنہ اور اذیان ایک ہو جائیں گے؟“

حمنہ اور اذیان کے متعلق سوچتے ہی اس نے خود سے سوال کیا

”مجھے اذیان سے ایک دفعہ بات کرنی چاہیے“

عار یہ خود سے کہتے ساتھ بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی کیچڑ لگائے کمرے
سے باہر کی طرف بڑھ گئی

وہ اذیان کے کمرے کے باہر پہنچی دروازہ ناک کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر
کمرے کا دروازہ پہلے سے ہی تھوڑا سا کھلا تھا عاریہ نے اندر جھانکا تو وہ اسے
نماز پڑھتا ہوا دیکھائی دیا ایک پل کیلئے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا
اسکا وہ بھائی جو دنیا کا ہر برا اور غلط کام آج تک کرتا آ رہا تھا حمہ کی محبت نے
کیا واقع اسے بدل دیا تھا مگر عاریہ کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا وہ واقع حمہ کو
سچے دل سے چاہتا ہے عاریہ گہرا سانس خارج کرتی خاموشی سے اوپر کی
طرف بڑھ گئی

اذیان نے سلام پھیرا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے
اللہ تعالیٰ مجھے معلوم نہیں کہ میں نے نماز ٹھیک پڑی ہے یا نہیں لیکن ”
کہتے ہیں نماز پڑھنے سے بے چینی کم ہو جاتی ہے اسوقت۔ یں بہت

بے چین اور آپ سب جانتے ہیں میں بہت زیادہ برا لڑکا ہوں اور شاید یہی میری سزا ہے کہ میں نے جس سے محبت کی وہ مجھے نہیں مل رہی لیکن میں پھر بھی آپ سے دعا کروں گا حمنہ کہتی ہے آپ دعائیں ضرور سنتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ جو سب ہو رہا ہے اس کو روک دیں مجھے اور حمنہ کو ایک کر دیں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اذیان کو جو سمجھ آیا بولتا گیا مگر یہ سب اللہ سے کہنے کے بعد اسے اپنا دل کا بوجھ اب ہلکا محسوس ہو رہا تھا جائے نماز سے اٹھ کر جگہ پر رکھتا وہ بیڈ پر آکر بیٹھتا فون ہاتھ میں لے گیا حمنہ کو کل سے میسج کیا ہوا تھا مگر اس نے جواب نہیں دیا تھا اس میسج پر ایک نظر ڈال کر وہ سونے کیلئے لیٹ گیا کل کا دن اذیان مصطفیٰ کیلئے بے حد مشکل تھا

مجھے یہ کرنا ہی ہو گا اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو تین لوگوں کی زندگیاں ”
 برباد ہوں گی کیونکہ وہ گٹھیا انسان تو اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنے والا حمہ
 “ اور اذیان ایک دفعہ مل جائیں پھر اس شاہ ویر کو میں خود دیکھ لوں گی
 بہت دیر ذہن پر زور دینے کے بعد بلا آخر عاریہ نے فیصلہ کر لیا۔

ایک بجے کے قریب وہ واپس زیدی ہاؤس پہنچی نظر ارد گرد گھمائی دیوان
 خانے میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر کوئی کمروں میں آرام کرنے
 میں مصروف تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھی
 سیڑھیوں عبور کر کے راہداری سے چلتی شاہ ویر کے کمرے کے پاس رک
 کر دروازے پر دستک دی دو سکینڈ انتظار کیا مگر دروازہ نہیں کھلا پھر
 دوسری دستک دی تبھی دروازہ کھل گیا سامنے اسے کھڑا دیکھ کر شاہ ویر کو
 تھوڑی حیرانگی ہوئی
 “مجھے بات کرنی ہے”

عار یہ شاہ ویر کی نظریں خود پر محسوس کر کے پلکیں جھکائے ٹھنڈے لہجے میں کہنے لگی

رات کے اس وقت تم میرے کمرے کے باہر کھڑی مجھے کہہ رہی ہو تمہیں ”
 ”مجھ سے کوئی بات کرنی ہے مطلب سمجھتی ہونا اس کا

شاہ ویر اس کے چہرے کے قریب چہرہ لائے گھمبیر لہجے میں کہتا اسے تپ
 چڑھا گیا

”اپنی گٹھیا سوچ اپنے تک رکھو ہٹو“

سرد لہجے میں کہتے ساتھ سائیڈ سے گزرتی وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی
 شاہ ویر اسکی بد تمیزی پر ضبط کرتا خاموشی سے دروازہ بند کر کے گردن موڑ
 کراسے دیکھنے لگا

”بولو کیا کہنا ہے؟“

شاہ ویر نے بھی اب کی بار سنجیدہ لہجے میں اس سے سوال کیا
 ”میں تم سے شادی کرنے کیلئے تیار ہوں“

عار یہ سینے پر بازو باندھے اپنی سر دسیاہ نگاہیں اس پر مرکوز کیے غصے سے بتانے لگی اس کے کہے گئے الفاظ پر شاہ ویر نے بے اختیار اسکی طرف دیکھا اور پھر لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

”میں نے کہا تھا میں تمہیں راضی کر لوں گا“

آنکھوں میں چمک لیے اسے یاد دہانی کروانے لگا عاریہ کے چہرے کے تاثرات میں ذرا برابر فرق نہیں آیا

میں صرف حمنہ اور اذیان کی خاطر یہ قدم اٹھا رہی ہوں اور تم جو سب ”کر رہے ہو یاد رکھنا شاہ ویر زیدی اسکی سزا تمہیں ملے گی جان کر کسی کی زندگی برباد کرنے والا کبھی سکون میں نہیں رہتا ہے اور اس سب کی سزا میں تمہیں ایسی دوں گی کہ تم آئندہ کسی کے ساتھ برا کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچو گے شاہ ویر زیدی تمہاری جہنم سے بھی بدتر بنا دوں گی

کاٹ دار لہجے میں کہتے ساتھ آنکھوں میں سرخی سجائے اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کر گئی شاہ ویر کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی

ڈونٹ وری یہ جہنم میں اپنے لیے خود چن رہا ہوں مائی فیوچر وائف تم ”
 “ نکاح کی تیاری کرو

شاہ ویر اس کی طرف ایک قدم بڑھاتا اسکی باتوں کا اثر لیے بغیر جارحانہ انداز میں اسے کہنے لگا عاریہ بس اسے دیکھتی رہ گئی وہ واقع ایک کم ظرف انسان تھا عاریہ کو اس بات کا یقین ہو گیا تھا

“ نکاح کی تیاری تو میں کر لوں گی مگر میری ایک شرط ہے ”
 عاریہ نے لفظوں پر زور دے اسے بتانا ضروری سمجھا شاہ ویر اسے سوالیہ نظروں دیکھنے لگ گیا
 “ کیا؟ ”

شاہ ویر کو اسکی کہی بات پر ایک دم انتشار ہوا
 “ حمنہ اور اذیان کا نکاح بھی ہمارے نکاح کے ساتھ ہوگا ”
 عاریہ نے اسے بتایا تو شاہ ویر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اب مسکرا نے کی
 باری عاریہ کی تھی

”اگر تم یہ نہیں کر سکتے ہو ہم دونوں کا نکاح بھی نہیں ہوگا“

عار یہ مسکراتے ہوئے اسے کہتی وہاں سے جانے کیلئے آگے بڑھنے لگی

”ٹھیک ہے جیسے تم کہو گی ویسا ہی ہوگا“

شاہ ویر اسے جاتا دیکھتے ہوئے عاریہ کی پشت نظریں مرکوز کیے ہامی بڑھ گیا

عار یہ کے بڑھتے قدم تھم گئے اس نے پلٹ کر شاہ ویر کو دیکھا

ٹھیک ہے جب تمہاری فیملی دونوں رشتوں کیلئے رضامند ہو جائے تو نکاح“

”ہو جائے گا“

سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دیتی وہ کمرے سے چلی گئی شاہ ویر اسے جاتا

دیکھنے لگ گیا اب ذہن میں یہ سوچ تھی کہ وہ ڈیڈ کو کیسے منائے گا۔

پوری رات حمنہ کی ایک منٹ کیلئے آنکھ نہیں لگی تھی آج اسکی منگنی تھی اس دن کا ناجانے اس نے کب سے انتظار کیا تھا اور آج جب وہ دن آیا تھا وہ بالکل بھی خوش نہیں تھی کمرے سے باہر آئی تو نظریں نیچے دوہرائی ہر کوئی منگنی کی تقریب کا انتظام کرنے میں مصروف تھے وہ گہرا سانس خارج کر کے کمرے میں واپس چلی گئی

کیا بات کرنی ہے تم نے منگنی کے اتنے کام ابھی پڑے ہیں شاہویر اور ”
،، تمہیں بات کرنے کی پڑی ہے
عدنان زیدی تھوڑے سر دلہے میں اسے دیکھتے ہوئے بولے
،، یہ منگنی نہیں ہو سکے گی ڈیڈ ”

شاہویر سنجیدہ لہجے میں ان کی جانب دیکھ کر کہنے لگا عدنان زیدی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگ گئے
،، اب یہ کیا بکواس ہے ”

شاہویر کی کہی بات پر عدنان زیدی ایکدم تیش میں آگئے
حمزہ مجھ سے منگنی نہیں کرنا چاہتی ہے ڈیڈ اور اس کیساتھ زبردستی کرنا
غلط ہے

شاہویر نے انہیں وجہ پیش کی جس پر عدنان زیدی کا غصہ پریشانی میں
تبدیل ہوا

،، تمہیں کس نے کہا وہ منگنی نہیں کرنا چاہتی ہے
عدنان زیدی نے لہجہ سرد مگر آواز آہستہ رکھے سوال کیا
آپ خود پوچھ لیں اس کو بلا کر ویسے تو میں بھی اس سے منگنی نہیں کرنا
چاہتا تھا آپ لوگوں کیلئے رضامند ہوا تھا مگر اب جب ہم دونوں ہی اس
رشتے کیلئے رضامند نہیں ہے تو بہتر ہے کہ یہ منگنی نہ ہو
شاہویر نے قدرے سنجیدہ لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا جس پر عدنان زیدی
خاموش ہو گئے

،، میں حمزہ سے خود بات کرتا ہوں

عدنان زیدی اس پر ایک سرد نگاہ ڈال کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئے
 ”مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میں ان کی سوتیلی اولاد ہوں“

عدنان زیدی کے جواب پر شاہویر بد مزہ ہوتا خود سے کہتا وہی انتظار کرنے
 لگا



”حمنہ بیٹی میں اندر آ جاؤ“
 عدنان زیدی دروازے پر دستک دے کر اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے
 پوچھنے لگے

”جی ابا آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت ہے مجھے بلا لیتے“
 حمنہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں جائے نماز لپ کر جگہ پر رکھتی انہیں
 جواب دینے لگی

عدنان زیدی کمرے میں داخل ہوئے اور کرسی پر بیٹھ گئے حمنہ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

”میں آپ سے ایک ضروری سے بات کرنے آیا ہوں حمنہ“
عدنان زیدی حمنہ کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے سنجیدگی سے کہنے لگے
”جی میں سن رہی ہوں ابا“

سر جھکائے تابعداری سے کہتی انہیں مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔
”کیا آپ شاہویر سے شادی نہیں کرنا چاہتی؟“
عدنان زیدی کے کیے گئے سوال پر حمنہ کو دھچکا لگا اس نے سراٹھا کر انکی
جانب دیکھا

مجھ سے ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت ہے آرام سے بتاؤ آپ جو آپ کا“
”فیصلہ ہو گا وہی ہمارا فیصلہ ہو گا

عدنان زیدی کے اپنائیت بھرے لہجے کے کہنے پر حمنہ کے لبوں پر
مسکراہٹ نمودار ہوئی بے شک اللہ دعاؤں کو سنتا ہے

جی ابا میں اس منگنی سے بھی خوش نہیں ہوں نہ ہی شاہد ویر سے شادی کرنا”
 چاہتی ہوں کیونکہ انہیں میں پسند نہیں ہوں تو آپ خود بتائیں میں کیسے اس
 انسان سے شادی کر لوں جسے میں پسند نہیں ہوں اس لیے میں یہ شادی
 نہیں کرنا چاہتی ہوں

حمزہ نے سر جھکائے انہیں جواب دیا جس پر عدنان زیدی خاموش ہو گئے
 ”ابا وہ عاریہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں آپ ان کو عاریہ کروادیں“
 عدنان زیدی کو خاموش بیٹھا پا کر اس نے سر اٹھا کر عدنان زیدی کو دیکھتے
 ہوئے مشورہ دیا وہ اسے دیکھنے لگے

”عاریہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہے“
 عدنان زیدی نے اسے بے اختیار جواب دیا
 ”انہوں نے اس کو منا لیا ہوگا تبھی انہوں نے یہ سب کہا ہے“

حمزہ نے انہیں بولا تو خاموش ہو گئے
 ”آپ کسی اور کو پسند کرتی ہو؟؟“

عدنان زیدی نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر سوال کیا
 ”نہیں“

حمنہ نے جھوٹ بول دیا عدنان زیدی اسے دیکھنے لگے
 آپ کو معلوم ہے حمنہ بچپن سے آپ میری نظروں کے سامنے رہی ہو“
 بیٹی آپ کبھی بھی جھوٹ اچھے سے نہیں بول سکتی ہو مجھے بابا سے بڑھ کر
 ”سمجھتی ہونا تو بتاؤ کس کو پسند کرتی ہو

عدنان زیدی کے دوستانہ انداز میں حمنہ بے حد پر سکون ہو گئی
 اذیان مجھے پسند کرتے ہیں میں چاہتی ہوں کہ میرا شوہر وہ بنے جو مجھے“
 پسند کرتا ہو زبردستی کسی کی زندگی کی شامل نہیں ہونا چاہتی ہوا بابا میں نے بابا
 ”ماما کو بھی انکار کیا تھا مگر انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا
 سر جھکائے وہ دھیمے لہجے میں انہیں آگاہ کرنے لگی۔
 ”آپ پریشان مت ہو آپ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوگا“

وہ اسے تسلی دیتے ساتھ اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئے حمہ
انہیں جاتا دیکھنے لگی بڑے اگر نرمی اور دوستانہ انداز میں بچوں سے بات
کرے تو وہ ہر ایک بات اپنے بڑوں سے بانٹ لیں۔

عدنان زیدی نے اصغر زیدی مہوش مصطفیٰ اذیان عاریہ سب کو بلایا اس وقت
وہ سب لوگ دیوان خانے میں موجود تھے شاہ ویرا نعم بھی ان میں موجود
تھے عدنان زیدی چہرے پر سنجیدگی سجائے ہوئے بیٹھے تھے
بھائی آپ نے خیریت اس وقت ہم سب کو بلایا ہے منگنی کی تقریب ”
“ شروع ہونے میں صرف کچھ وقت باقی ہے بہت سے کام ہیں
اصغر زیدی عدنان زیدی کو مخاطب کیے قدرے پریشان سے بتانے لگے
“ حمہ نے تمہیں شاہ ویرا کیساتھ منگنی کرنے سے انکار کیا تھا اصغر ”

عدنان زیدی نے ٹھنڈے لہجے میں اصغر سے سوال کیا اصغر زیدی کو انکی

بات پر انتشار سا ہوا

”جی“

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اصغر نے لفظی جواب دیا

جب وہ نہیں کرنا چاہ رہی تھی تو تم اس کیساتھ زبردستی کیوں کر رہے ”

تھے وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی شاہدیر اس کو پسند نہیں کرتا اسکی جگہ کوئی

بھی لڑکی ہوتی تو اسکا یہی فیصلہ ہوتا اور حمزہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوگا

تم ایک بہت اچھے بھائی ہو اصغر مگر افسوس کہ تم ایک اچھے باپ ثابت نہیں

”ہو سکے

عدنان زیدی سرد لہجے میں انہیں سنا گئے جس پر اصغر زیدی خاموش ہو گئے

”مجھے معاف کر دیں بھائی“

شرمندگی سے معذرت کرنے لگے عدنان زیدی نے ایک افسردہ نگاہ ان پر

ڈالی اور مصطفیٰ کی طرف متوجہ ہوئے

تمہارا بیٹا اذیانِ حمنہ کو پسند کرتا ہے بہتر ہے کہ ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے

عدنان زیدی مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے فیصلہ سنانے والے انداز میں کہنے لگے اذیان سمیت سب نے حیرانگی سے عدنان زیدی کی طرف دیکھا

”مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے“

مصطفیٰ نے فوراً سے رضامندی شامل کی جس پر اذیان کو دلی خوشی محسوس ہوئی عاریہ کو بھی اب عدنان زیدی کی بات پر حد سے زیادہ خوشی ہوئی ایک آخری دفعہ آپ سے پوچھ رہا ہوں عاریہ آپ کو شاہ ویر سے شادی کرنی ہے؟

عدنان زیدی اب عاریہ کی طرف متوجہ ہوتے رضامندی پوچھنے لگے عاریہ نے ان کی طرف دیکھا پھر شاہ ویر کی جو چہرے پر سنجیدہ تاثرات لیے کھڑا تھا

”میں شاہ ویر سے شادی کرنے کیلئے راضی ہوں“

عار یہ سرد نگاہوں سے اسے گھوری بمشکل یہ الفاظ بول سکی شاہ ویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی انعم کے چہرے پر ایک دم غصہ در آیا

بس فیصلہ ہو گیا جب سب رضامند ہیں تو کل سادگی سے چاروں کا نکاح

”ہوگا“

عدنان زیدی نے فوراً سے مسکرا کر کہا تو سب لوگ ان کے فیصلے پر رضامند ہو گئے

زندگی بچوں نے ساتھ گزارنی ہے ہم نے نہیں تو فیصلہ بھی بچوں کا ہی

”ہونا چاہیے“

عدنان زیدی اصغر زیدی کو دیکھتے ہوئے اب کی بار سمجھانے والے انداز میں کہنے لگے تو وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔

”منہ میٹھا کرتے ہیں حمنہ کو بھی بلا کر آؤ مہوش“

اصغر زیدی مہوش کو مخاطب کیے خوشی سے کہنے لگے مہوش اپنی جگہ سے اٹھتی اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی

”نیچے آؤ تمہارے بابا تمہیں بلارہے ہیں“

مہوش سنجیدہ لہجے میں اسے کہتے ساتھ وہاں سے چلی گئی حمنا جانتی تھی وہ کس لیے بلارہے تھے خود کو ہر ایک بات کیلئے تیار کرتی وہ کمرے سے باہر آتی نیچے کی طرف بڑھ گئی

دیوان خانے میں داخل ہوتے ہی سامنے سب کو موجود پا کر اسے تھوڑی حیرانگی سی ہوئی

”ادھر آؤ حمنا“

اصغر زیدی کے نرم لہجے میں پکارنے پر اسے واقع جھٹکا لگا جیسا وہ سوچ رہی تھی ویسا تو نہیں تھا حمنا خاموشی سے ان کی طرف بڑھ گئی اصغر زیدی نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کا منہ میٹھا کر دیا

”مبارک ہو بیٹی کل تمہارا اور اذیان کا نکاح ہے“
 وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھے بولتے ساتھ اسے پھر سے
 حیران کر گئے اس نے بے اختیار سامنے بیٹھے اذیان پر نظر ڈالی جو چہرے پر
 مسکراہٹ سجائے اس کو ہی دیکھ رہا تھا
 مجھے معاف کر دو بیٹی مجھے تمہاری خوشی کو اہمیت دینی چاہیے تھی مگر اب“
 ”سب ٹھیک ہو گیا ہے“

اصغر زیدی اسے گلے سے لگائے معذرت کرنے لگے جس پر حمناہ کی
 آنکھیں نم ہو گئی

”کوئی بات نہیں بابا مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے“
 حمناہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی انہیں مسکرا نے پر مجبور کر گئی۔

:کچھ دیر پہلے

عار یہ اپنے کمرے میں موجود تھی بار بار اپنی منتظر نگاہیں دروازے کی جانب اٹھارہی تھی کہ تبھی دروازے پر دستک ہوئی بے اختیار دروازے کی طرف دیکھا

”آجائیں“

عار یہ پر جوش انداز میں اجازت دے گئی تبھی ملازمہ اندر داخل ہوئی ملازمہ کو موجود پا کر اس کا کھلا ہوا چہرہ دوبارہ سے مرجھا گیا

”مصطفیٰ صاحب آپ کو نیچے بلارہے ہیں“

ملازمہ سر جھکائے مصطفیٰ کا پیغام دینے لگی

”میں آرہی“

عار یہ بد مزگی سے دھیمے لہجے میں جواب دیتی اپنی جگہ سے اٹھی ملازمہ سر اثبات میں ہلا کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی

جو نہی عاریہ کمرے سے باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی تبھی اس کا فون بجا
 عاریہ نے نظر سکرین پر ڈالی شاہ ویر کالنگ جگمگا رہا تھا عاریہ نے کال اٹینڈ
 کرنے فون کان سے لگایا

”میں نے تمہارا کام کر دیا ہے“

کال اٹینڈ ہوتے ہی شاہ ویر کی بھاری آواز کانوں سے ٹکرائی عاریہ کے
 چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ سج گئی

”میری بات دھیان سے سنو“

اس سے پہلے عاریہ کچھ بولتی شاہ ویر بول پڑا

”سناؤ“

عاریہ نے منہ بنا کر اس سے کہا

”ڈیڈ نے مصطفیٰ انکل اذیان اور تمہیں گھر بلایا ہے وہاں تم سے ایک بار پھر“

سے ہم دونوں کی شادی کی بات کریں گے زبان سے پیچھے مت ہٹنا ورنہ

میرے کہنے پر اذیان اور حمنا کی شادی ہو رہی ہے تو میرے کہنے پر ختم بھی

ہو سکتی ہے بلکل مت سمجھنا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہو میں ایسا
 ہونے نہیں دوں گا بہتر ہے اپنی زبان پر قائم رہنا ورنہ پھر جو میں کروں گا
 ،، اسکی اصل قصور وار تم ہوگی
 شاہ ویر لہجے میں بھرپور سنجیدگی سجائے اسے وارن کرنے لگا عاریہ کا چہرے
 پر یکدم سرد تاثرات ابھرے
 ،، تمہیں انتہائی چیپ قسم کے آدمی ہو مسٹر
 تپ کر کہتے ساتھ فون بند کر گئی شاہ ویر کے لب اوپر کواٹھے۔۔

حال:

عاریہ سرد نگاہوں سے شاہ ویر کو مسلسل گھور رہی تھی جو اسوقت بے حد
 پر سکون کھڑا تھا

باری باری سب نے حمنہ اور عاریہ کا منہ میٹھا کر دیا حمنہ خوشی سے جبکہ عاریہ زبردستی کھا رہی تھی۔۔

،،کیسی لگی میری ایکٹنگ؟؟“

مہوش حمنہ کی طرف دیکھتی آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگیں
 ،، سچ میں مجھے ذرا فیل نہیں ہوا آپ ایکٹنگ کر رہی ہیں تو ڈر گئی تھی“
 حمنہ مہوش کو آنکھیں چھوٹی کیے دیکھتی آگاہ کرنے لگی جس پر وہ ہنس دیں
 ،،تمہاری خوشی میں ہی ہماری خوشی ہے میری بچی“

حمنہ کے ماتھے پر بوسہ دیتی وہ محبت بھرے لہجے میں بولیں حمنہ مسکرا
 دی۔۔

اذیان جوان سب میں خاموش بیٹھا حمنہ کو ہی تکیے جا رہا تھا اسکی مسکان اس
 قدر خوبصورت تھی کہ وہ دل میں یہی دعا کرنے لگا کہ حمنہ کے چہرے پر
 موجود مسکراہٹ وی ایسے ہی برقرار رکھ سکے۔

بھائی مصطفیٰ ایسا ہے کہ تم اپنی بہو کیلئے ڈریس لینے چلو ہم اپنی بہو کیلئے ”
“ڈریس لینے چلتے ہیں

عدنان زیدی خوشگوار لہجے میں مصطفیٰ کو مخاطب کیے کہنے لگے
کیا ضرورت ہے کہیں جانے کی کال کر لیں ڈریس گھر آ جائیں گے یہی ”
“بیٹھے بیٹھے دونوں پسند کر لیں گے

انعم بیزار سے انداز میں عدنان زیدی کی بات کو رد کرتی مشورہ دے گئیں
جس پر وہ خاموش ہو گئے
“ٹھیک ہے ایسا کر لیتے ہیں”

عدنان زیدی موقع دیکھ کر ماحول ٹھیک رکھنے کیلئے رضامند ہو گئے

کچھ دیر میں جس دکان سے وہ کپڑے بنواتے اور خریدتے تھے وہ دکان دار
اپنی برائیدل کو لیکشن لے کر زیدی ہاؤس میں موجود تھا

”جو اچھا لگے گا بتا دینا وہی خرید لیں گے“

انعم عاریہ اور حمند دونوں پر باری باری نظر ڈال کر سنجیدہ لہجے میں ان سے کہنے لگی دونوں اثبات میں سر ہلا گئی۔

حمند نے ایک ڈریس پسند کیا اور اسے اپنے ساتھ لگا کر مرمر میں خود کو دیکھنے لگی کہ پیچھے کھڑا اذیان اسی کی جانب متوجہ تھا حمند نے گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا وہ نفی میں سر ہلا گیا حمند نے منہ بنا کر اس ڈریس کو واپس رکھ دیا پھر دوسرا ڈریس ڈھونڈنے لگی

تبھی عاریہ کو دو ڈریس اچھے لگے اس نے وہ ڈریس اٹھایا اور اپنے ساتھ لگا کر مرمر میں خود کو دیکھنے لگی شاہویر سامنے آکر کھڑا

”کچھ خاص نہیں ہے“

ڈریس کو دیکھتا وہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر گیا عاریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ ڈریس سائیڈ پر رکھتی دوسرا ڈریس اٹھا کر اپنے ساتھ لگا کر دیکھنے لگی

”یہ ڈریس تمہارے لیے ہی بنا ہے“

شاہویر گہری نظروں سے اسے دیکھتا معنی خیز لہجے میں بتانے لگا عاریہ منہ بنا کر رہ گئی

”مجھے یہ والا پسند ہے“

پہلا والا ڈریس اٹھا کر انعم کو تھما کر اونچی آواز میں بول کر ناک چڑھا کر اسے دیکھنے لگیں شاہویر نے سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور خاموشی سے وہاں سے چلا گیا

اذیان کی پسند کے مطابق حمزہ نے بھی نکاح کیلئے ڈریس پسند کر لیا۔۔۔

”یہ کل صبح تک ہمیں مل جانے چاہیے ہیں“

انعم دونوں ڈریس دکان والے کو دیتی حکم صادر کرنے لگیں

”ڈونٹ وری صبح بارہ بجے یہ آپ کے پاس موجود ہوں گے“

دکان دار انہیں تسلی دے کر اپنا سامان پیک کر کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔

آج نکاح کا دن تھا نکاح کی تقریب دوپہر کے وقت سادگی سے ہی زیدی
ہاؤس میں کرنے کا ارادہ تھا۔

حمزہ اپنے کمرے میں موجود ٹی پنک فینسی ڈریس میں ملبوس سلور کا سٹالر سر
پر کیے نیٹ کا کام دار دوپٹہ ساتھ سیٹ کیے لائٹ سے میک اپ میں
ہو نٹوں پر ٹی پنک لپسٹک لگائے نفیس سا جیولری کا سیٹ پہنے وہ بے حد
پیاری لگ رہی تھی چہرے پر موجود مسکراہٹ اس کے چہرے کو مزید
نکھار رہی تھی۔

اذیان وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہلکی بئیرڈ
میں ہاتھوں میں برینڈڈ ریسٹ وایج پہنے وجہ لگ رہا تھا۔

Click On The Link Above To Read More Novels / [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

وہی دوسری طرف عاریہ سرد رنگ کے کام فراک میں ملبوس سر پر کام دار
 دوپٹہ لیے گھنگرا لے بالوں کا جوڑا بنائے سوفٹ سامیک اپ کیے ریڈ
 لپسٹک لگائے نفیس ساجیو لری سیٹ پہنے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی
 مگر چہرے پر سرد تاثرات سجے ہوئے تھے جو بھی تھا اس نے اپنے لیے یہ
 جہنم خود چنی تھی اگر وہ یہ قدم نہ اٹھاتی تو اذیان اور حمنہ کا آج نکاح نہ ہو رہا
 ہوتا۔

شاہ ویر سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس سکن شال پہنے بالوں کو نفاست سے
 سجائے بڑھی ہوئی بئیر ڈ میں آنکھوں میں الگ سی چمک موجود تھی اسوقت
 مردانہ وجاہت کی خوبصورت مثال لگ رہا تھا۔۔۔

حمنہ اور عاریہ کی نکاح کی رضامندی مولوی صاحب نے دونوں سے کمرے میں آکر کو بھی حمنہ نے توبہ حد خوشی سے ہاں کی وہی عاریہ نے پتھر دل کیساتھ نکاح کیلئے ہاں کی۔۔ مولوی صاحب دعا پڑھاتے مصطفیٰ عدنان زیدی اصغر زیدی کے ہمراہ لان میں پہنچے اور اذیان اور شاہ ویر سے رضامندی پوچھی دونوں نے ہاں کر دی اور اس طرح اذیان حمنہ شاہ ویر عاریہ حلال رشتے میں بندھ گئے۔۔

اذیان اور شاہ ویر دونوں ہی لان میں پہلے سے موجود تھے حمنہ مہوش کیساتھ اور عاریہ مصطفیٰ کے ساتھ چلتی ہوئی آتی دیکھائی دیں اذیان کی نظر حمنہ پر گئی چہرے پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی آج سے پہلے شاید ہی اس نے کوئی اس قدر حسین دلہن دیکھی تھی شاہ ویر نے نظر اٹھا کر عاریہ پر ڈالی سرخ رنگ میں وہ اس وقت غضب ڈھا رہی تھی ہمیشہ کی طرح شاہ ویر

زیدی عاریہ کے آگے دل کے ہاتھوں مجبور ہو گئے کل والا غصہ اسکو دیکھتے ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔

مہوش نے حمزہ کو اذیان کیساتھ بٹھایا مصطفیٰ نے عاریہ کو شاہ ویر کے ساتھ بٹھا دیا۔

حمزہ اور اذیان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

عاریہ نے تو شاہ ویر کو دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا
 ”پتہ نہیں اور کتنی دیر یہ ہیوی ڈریس پہن کر بیٹھنا ہے“

عاریہ منہ بنا کر اپنا لہنگہ ٹھیک کرتی خود سے بڑ بڑائی شاہ ویر اسے دیکھ رہا تھا
 ”پہلی دھن دیکھ رہا ہو جو نکاح والے دن بھی غصے میں ہی ہے“

شاہ ویر سنجیدہ لہجے میں اس سے بات کا آغاز کر گیا عاریہ نے نظر گھما کر اسے دیکھا ایک پل کیلئے نظر اس پر ٹھہری سیاہ رنگ اس پر بے حد اچھا لگ رہا تھا
 ”میں ایسی ہی ہوں اور نکاح کون سا خوشی سے ہو رہا ہے“

عار یہ اگلے ہی لمحے ہوش میں آتی اسے گھورتے ہوئے دبی دبی آواز میں
غصہ کرتی جواب دیتی سامنے دیکھنے لگی۔

عدنان زیدی مصطفیٰ اصغر زیدی مہوش وہ سب خوش تھے مگر انعم ساری
تقریب میں چہرے پر سنجیدگی سجائے بیٹھی رہی جس سے صاف ظاہر ہو رہا
تھا وہ بالکل بھی خوش نہیں ہیں۔

کچھ دیر سب گھر والے اور وہ چاروں بیٹھے رہے شام کے پہر حمندہ مصطفیٰ اور
اذیان کیساتھ ان کے گھر چل دی اور انعم بے دلی سے عاریہ کو شاہویر کے
کمرے میں بٹھا کر فوراً ہی کمرے سے باہر نکل گئی۔

انعم کے جاتے ہی عاریہ جگہ سے اٹھی اس کے کپڑے صبح ہی بیگ میں بھیج دیے گئے تھے سائیڈ پر پڑا اپنا بیگ اٹھاتی اس میں سے لان کا پرنٹڈ فرائک اور جینز نکالتی وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

شاہ ویر کمرے میں داخل ہوا سامنے نظر خالی بیڈ پر گئی اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تبھی باتھ روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی جیسے ہی کانوں سے آواز ٹکراتے ہی اس نے نظروں کا تعاقب اس طرف کیا سامنے اسے جینز اور گھٹنوں سے اوپر تک آتی فرائک میں پا کر اس کے چہرے پر سرد تاثرات ابھرے۔

میرے خیال سے اس وقت تمہیں دلہن کے جوڑے میں بیڈ پر بیٹھ کر میرا ”
“انتظار کرنا چاہیے تھا

سرد نظریں اس پر مرکوز کیے ترشی سے اس سے مخاطب ہوا۔
“یہ فضول حرکتیں مجھ سے نہیں ہو سکتی ہے”

سنجیدہ نگاہیں اس پر جمائے وہ صاف لفظوں میں۔ بغیر اس سے ڈرے
کندھے اچکا کر کہنے لگی۔

”شیٹ اپ تمہارا یہ رویہ اب نہیں چلے گا“

اس کے دود و جواب دینے پر ایک دم تیش سے چلایا۔

”میں تمہارے حکم کی پابند نہیں ہوں سمجھیں“

اس کے لہجے پر وہ کاٹ دار انداز میں اسے جواب دینے لگی

”شاید تم بھول رہی ہو کچھ دیر پہلے نکاح ہوا ہے ہمارا اور اب تم صرف“

”میرے حکم کی پابند ہو سمجھیں“

سامنے کھڑے شخص نے جتانے والے انداز میں آگاہ کیا

اس نکاح میں ہم دونوں کی ہی رضامندی شامل نہیں تھی تم نے اپنی انا کی“

وجہ سے مجھے مجبور کر کے یہ سب کیا ہے تو میری نظر میں اس نکاح کی کوئی

”اہمیت نہیں ہے“

وہ ایک قدم اس کی طرف بڑھائے سرد آنکھوں میں آنکھیں ڈالے آخری
کے لفظوں پر زور دے اسے بولی

تمہاری نظر میں اسکی اہمیت ہو یا نہ ہو مگر ہم دونوں اس نکاح کے بندھن
میں بند چکے ہیں تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر اور یہاں شوہر کا حکم
بیوی پر ماننا لازم ہے تو جتنا جلدی ہو سکے اس بات کو اپنے اس سر پھرے
دماغ میں بٹھالو اسی میں تمہاری بہتری ہے ورنہ دو سکینڈ میں تمہاری
“ساری بہادری نکال دوں گا

اس کے بازو پر اپنی مضبوط گرفت حائل کر کے اس کے جملے پر بمشکل ضبط
کرتا سرخ آنکھیں اس کے خوبصورت چہرے پر جمائے اسے اپنے قریب
کرتا دھیمے مگر سخت لہجے میں خبردار کرنے لگا۔

مجھے دھمکا رہے ہو ڈرتی نہیں ہوں میں تم سے اور آئندہ مجھے میری
“اجازت کے بغیر چھو اتو زبان کا نہیں ہاتھ کا استعمال کروں گی

اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اسی کے انداز میں جواب دیتی اسے
 ایک پل کیلئے حیران کر گئی۔
 ”دھمکی نہیں دے رہا خبردار کر رہا ہوں“
 تنبیہ کرتے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا وہ گھور کر
 اسے دیکھنے لگی۔

حمنہ نظریں جھکائے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اذیان اس کے بالکل سامنے بیٹھا
 اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا
 تم سچ کہتی ہو اگر دل سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ دعا سنتا بھی ہے اور معجزہ“
 ”بھی کرتا ہے“

اذیان اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا نرم لہجے میں اسے کہنے لگا

”آپ نے میرے اور اپنے دعا کی تھی؟“

حمنے نے بے یقینی نگاہوں سے اذیان کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا اذیان اثبات میں سر ہلا گیا حمنے کی آنکھوں میں نمی چھا گئی

”رونے کیوں لگی؟“

اذیان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تفکر سا بولا۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کوئی شخص مجھ سے اتنی محبت بھی کر سکتا میں ”

“واقع بہت خوش قسمت ہوں مجھے یقین ہو گیا میرا فیصلہ غلط نہیں تھو

حمنے لبوں پر خوبصورت مسکان سجائے اسے بتانے لگی جس پر اذیان بھی مسکرا دیا اور اس کی ماتھے کی پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا لمس محسوس کروایا۔

“واجب المحبت ہیں آپ میرے دل اور روح میں بس چکی ہیں آپ ”

حمنے کی گال پر ہاتھ رکھے گھمبیر لہجے میں بولا حمنے بے اختیار شرم کے مارے

نظریں جھکا گئی

”شکرانے کے نوافل ادا کر لینے چاہیے ہمیں ”

حمنہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں اس سے کہنے لگی
 ”ٹھیک ہے“

اذیان اثبات میں سر ہلا گیا

حمنہ بیڈ سے اتری وارڈروب سے کپڑے لیتی واشروم کی طرف بڑھ گئی کچھ
 دیر بعد چینج کر کے وہ باہر آئی دونوں نے مل کر شکرانے نفل ادا کیے اور
 مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے



صبح سے غصے کے باعث کچھ نہ کھانے کے سبب عاریہ کو اس وقت بھوک کا
 احساس ہوا مگر وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ کر فون دیکھنے لگی آدھا گھنٹہ مشکل
 سے گزرا تھا کہ وہ بھوک کی وجہ سے مجبور ہو کر بیڈ سے اترتی کمرے سے
 باہر کی طرف بڑھی زینے اتر کر کچن کا رخ کر گئی فرج کھولا تو فروٹس پر نظر
 گئی دو تین فروٹ اٹھا کر جیسے ہی فرج بند کیا سامنے سامنے انعم کھڑی تھی

”شاہویر کہاں گیا ہے؟؟“

سنجیدہ نظریں عاریہ پر مرکوز کیے سوال کرنے لگیں
”مجھے نہیں پتہ مجھے بتا کر نہیں گیا“

عاریہ نے بھی لا پرواہی سے جواب دیا
یقیناً تم نے کچھ الٹا سیدھا بولا ہو گا جس کی وجہ سے وہ اس وقت گھر سے گیا“
”ہے“

انعم سرد لہجے میں اس کو قصور وار ٹھہرانے لگیں عاریہ نے ان کی طرف
دیکھا

مجھے فلحال بہت بھوک لگ رہی ہے آئی آپ مجھے صبح ڈانٹ لینا میں چلتی“
”ہوں“

مسکرا کر انہیں کہتے ساتھ کچن سے باہر کی طرف بڑھ گئی انعم بس اسے جاتا
دیکھنے لگ گئیں اس لڑکی پر ان کے سخت رویے کا کچھ خاص اثر نہیں ہوا
تھا۔

سمجھ رہی ہیں مجھ پر روعب جما کر مجھے خود سے ڈرنے پر مجبور کر دیں گی۔“

مگر شاید آپ بھول رہی ہیں انٹی عاریہ ڈرانوں والے میں سے ڈرنے

“ والوں میں سے نہیں

زینے چڑھتے ہوئے خود سے کہتے ساتھ وہ سیب کھاتے ہوئے کمرے کی

طرف بڑھ گئی۔۔۔

ہمیشہ کی طرح وہ اس وقت معاز کیساتھ ڈیرے پر موجود تھا عاریہ کی باتیں

اسکا دماغ گرم کر چکی تھی

شادی والی رات بھی ڈیرے پر معاملہ کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا ہے صاحب

“

معاذ اس کے پاس آکر بیٹھتا اس کے چہرے پر موجود تاثرات سے اندازہ

لگاتے ہوئے بولا شاہویر نے سرد نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا

“میرا مطلب لگتا ہے بھابی سے لڑائی ہو گئی ہے”

شاہ ویر کی سر دنگا ہیں خود پر پا کر فوراً بات بدل گیا
 ”وہ صلح رکھتی کب ہے“

شاہ ویر معاذ سے نظریں ہٹا کر سامنے رکھتا بد مزہ سا جواب دینے لگا
 ”جب انہوں نے جھگڑا کیا ہو گا تو آپ نے بھی غصہ کیا ہو گا ہے نا؟؟؟“
 معاذ نے قدرے سنجیدہ لہجے میں سوال پوچھا شاہ ویر اثبات میں سر ہلا گیا
 ”تم سب جاننا کیوں چاہتے ہو؟“

شاہ ویر نے تفتیشی نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے پوچھا
 ”ارے صاحب میں مسئلہ کا حل سوچ رہا ہوں“

معاذ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگا شاہ ویر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا
 میری اماں کہا کرتی تھی رشتے میں اگر تھوڑا سمجھوتا کر لیا جائے تو رشتہ
 دور تک چلتا ہے میں آپ کے غصے سے واقف ہوں مگر وہ آپ کی دشمن
 نہیں ہے آپ کی پسندیدہ عورت ہے جس سے نکاح کرنا آپ کی خواہش

تھی تو آپ ایک ایسے مرد بنو کی آپ کی پسندیدہ عورت بھی آپ کو پسند کرنے لگ جائے

معاذ نے اسے تحمل بھرے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کی شاہ ویر نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا

مطلب یہ کہ اگر وہ غصے سے بات کرتی بھی ہے تو آپ اس سے تھوڑی ”
 ”نرمی سے بات کر لو آہستہ آہستہ وہ خود ہی غصہ کرنا ختم کر دے گی
 معاذ نے اسے اپنی بات دوسرے طریقے سے سمجھائی جس پر شاہ ویر خاموش رہا

”بہت دیر ہو گئی ہے گھر جانا چاہیے مجھے“

شاہ ویر اسکی بات نظر انداز کرتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا معاذ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوا

شاہ ویر نے پہلے اسے گھر چھوڑا پھر خود گھر کی طرف گاڑی کر گیا۔

گھر آتے ہی سیدھا کمرے میں داخل ہوا نظر سامنے بیڈ پر دنیا سے بے خبر
 سوتی اس حسین لڑکی پر گئی کچھ الگ تھا اس میں جو شاہ ویر زیدی کو ہمیشہ اس
 کی طرف کھینچتا تھا۔ شاہ ویر عاریہ کا سوتا ہوا دیکھ کر بغیر آواز کیے وارڈروب
 ہی طرف بڑھا اپنے کپڑے نکال کر وارڈروب کو بند کیا کہ آواز ہوئی عاریہ
 کی نیند میں خلل پیدا ہوا اس کی نیند ٹوٹ گئی نظر اٹھا کر سامنے دیکھا شاہ ویر
 کو دیکھ کر چہرے پر سرد تاثرات سج گئے۔

”جان کر کیا ہے نا تم نے؟“
 عاریہ بو جھل آنکھوں سے اسے دیکھتی خفگی سے کہنے لگی
 ”سو جاؤ تم“

سنجیدہ لہجے میں کہتا وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا عاریہ نے اسے باتھ روم کی
 طرف جاتا دیکھ کر منہ بنایا اور کروٹ بدل کر سونے لگی
 ”کاؤچ پر سونا تم سمجھیں بیڈ پر نہیں سو سکتے تم“

تھوڑی اونچی آواز میں باتھ روم کے دروازے پر نظریں جمائے بتانے لگی

دومنٹ گزرے شاہ ویر باتھروم سے باہر آیا اور اسے دیکھا
 ”تم سو جاؤ نہیں آرہا بیڈ پر“

عار یہ کو خود کو دیکھتا پا کر جواب دیا جس پر عاریہ تھوڑی پر سکون ہوتی
 آنکھیں بند کیے دوبارہ سے سونے کیلئے آنکھیں بند کر گئی
 اتنا جینا حرام کروں گی نا شاہ ویر زیدی تم خود مجبور ہو جاؤ گے مجھے“

”چھوڑنے پر

عار یہ آنکھیں بند کیے دل میں خود سے فیصلہ کرتی مسکرا دی کچھ ہی دیر میں
 وہ دوبارہ گہری نیند میں چلی گئی جبکہ شاہ ویر کاؤچ پر لیٹا اسے دیکھ رہا تھا
 ”اگر کیوں میں نے اس لڑکی سے نکاح کیا“

شاہ ویر کے ذہن میں ایک دم سوال پیدا ہوا مگر شاہ ویر کو جواب نہ ملا۔ یوں
 ہی اس کو دیکھتے اور سوچے سے الجھتے شاہ ویر کی بھی آنکھ لگ گئی۔۔۔

ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیل رہی تھی حمنہ فجر کی نماز ادا کر رہی تھی تبھی اذیان کی آنکھ کھلی نظر اس پر گئی تو خود بھی بیڈ سے اتر کر واشروم کا رخ کر کے وضو کرتا حمنہ کے ساتھ جائے نماز بچھا کر دو سنت کی نیت باندھ گیا حمنہ نے سلام۔ پھر اسے نماز ادا کرتا دیکھ کر لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر دعا مانگنے لگ گئی۔۔۔

”تم روزانہ فجر کے وقت جاگ جاتی ہو؟؟“
جب دونوں نماز پڑھ کر بیڈ پر آئے تو اذیان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے سوال کیا

”ہمیشہ نہیں مگر جب آنکھ کھل جائے تو پڑھ لیتی ہوں“
حمنہ نے اسے سچ بتایا جس پر اذیان اثبات میں سر ہلا گیا
”مگر ہم دونوں کو شش کریں گے کہ ہم نماز باقاعدگی سے پڑھے گے“
حمنہ اسے دیکھتے ہوئے بولی وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔

اذیان نماز کے بعد تھوڑی دیر کیلئے پھر سے سو گیا منہ نہیں سوئی تھی وہ
کمرے کی پھیلی ہوئی چیزیں وغیرہ ٹھیک کرنے میں مصروف ہو گئی۔

عار یہ فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آئی تو نظر سامنے بیڈ پر پڑی ساڑھی پر گئی
”یہ کس لیے ہے؟“

عار یہ نے شاہویر کی طرف سوالیہ نظریں کرتی پوچھنے لگی
ہمارے خاندان کی رسم ہے شادی کے اگلے دن دلہن ساڑھی پہن کر
”ناشتے کی میز پر جاتی ہے

شاہویر نے سنجیدہ لہجے میں بغیر اس کی طرف دیکھے اسے بتایا
”عجیب رسم ہے میں تو نہیں پہن رہی ہوں اور نہ مجھے پہننی آتی ہے“
عار یہ منہ بنا کر صاف انکار کر گئی

”جیسے تمہاری مرضی“

شاہ ویر اسے دیکھتے ہوئے غصے کے بجائے خاموشی سے مان گیا عاریہ اسے دیکھتی رہ گئی اسے لگا تھا وہ اس پر پھر چلائے گا مگر ایسا نہیں ہوا تھا عاریہ بھی خاموشی سے وارڈروب کی طرف بڑھی اور وہاں سے ایک ہلکا کام دار والا سوٹ نکال کر پہننے کا ارادہ کر گئی۔۔۔

ناشتے پر عدنان زیدی نے مصطفیٰ حمزہ اور اذیان کو بھی دعوت دی تھی وہ لوگ آچکے تھے شاہ ویر اور عاریہ کا انتظار تھا تبھی شاہ ویر اکیلا آتا دیکھائی دیا سب پریشان ہوئے

”تمہاری بیوی کہاں ہے؟؟“

ڈاننگ پر پہنچتے ہی انعم نے شاہ ویر سے سوال کیا

”وہ تیار ہو رہی ہے“

شاہ ویر نے لاپرواہی سے کندھے اچکا کر جواب دیا

”آجائے گی“

عدنان زیدی نے انعم کے چہرے کے تاثرات سے بات سنبھالنا چاہی
پانچ منٹ بعد عاریہ وائٹ کلر کے خوبصورت سے ڈریس میں ملبوس
گھنگرا لے آدھے بال کیچر میں مقید کیے لائٹ سے میک ایک میں جیولری
کے نام پر کانوں میں ایئر رنگز پہنے سائیڈ پر دوپٹہ سیٹ کیے وہ آتی دیکھائی
دی شاہویر نے مسکراتی نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا
”میں نے ساڑھی بھجوائی تھی تمہارے لیے؟؟“

انعم اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی سر دلہجے میں اس سے مخاطب ہوئیں
”مجھے پہننی نہیں آتی تو نہیں پہنی“

عاریہ نے بغیر گھبرائے اطمینان سے انہیں بتاتی شاہویر کیساتھ موجود خالی
کرسی سنبھال گئی

”حممنہ کو بھی تو نہیں آتی مگر اس نے بھی کوشش کی تو پہن لی“

انعم نے حمنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عاریہ کو اس کا حوالہ دیا

”شی از کو کنگ سو گور جیس“

عار یہ انعم کی باتوں کا اثر نہ لیتے مزے سے جواب دینے لگی شاہ ویر اسے دیکھتا رہ گیا مصطفیٰ کافی پریشان نظر آرہے تھے

”اپنی بیوی کو دیکھ رہے ہونا تم شاہ ویر“

انعم اب کی بار شاہ ویر کو مخاطب کرتی لفظوں پر زور دے بولیں

وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے انسان کو وہی پہننا چاہیے جس میں وہ کفر ٹیبل ہے“

”یہ رسمیں وغیرہ سب فضول ہے

انعم کی جانب دیکھتا وہ عاریہ کے دفاع میں بولتا عاریہ کو ایک بار پھر حیران کر گیا جہاں سب کو شاہ ویر کے جواں سے خوشی ہوئی وہی انعم کو آگ لگ گئیں

”اور شاہ ویر کیساتھ کیوں نہیں نیچے ایک ساتھ آنا چاہیے تھانا“

انعم اپنا غصہ قابو کرتی اس کی اگلی غلطی سے آگاہ کروانے لگی

میں تیار نہیں تھا اگر ساتھ اتنا ہی ضروری تھا تو آپ کا بیٹا تھوڑا ویٹ کر لیتا”
 ،، غلطی میری نہیں ہے آپ کے بیٹے کی ہے
 نرم انداز میں انہیں وضاحت دیتی خاموش کروا گئی کیونکہ وہ اس بار بھی
 بالکل ٹھیک تھی

،، اب مزید میری کوئی غلطی نہیں ہے تو کیا میں ناشتہ کروں؟؟؟“
 عاریہ مزے سے مسکراتے ہوئے انعم کو دیکھتی اجازت مانگنے لگی انعم جواباً
 خاموش رہی عاریہ ناشتہ شروع کر گئی
 اذیان اور حمہ ناشتہ کے درمیان تھوڑی بہت گفتگو کر رہے تھے حمہ کے
 چہرے پر موجود مسکراہٹ مہوش اور اصغر کو اس کی بات کی وضاحت دے
 رہی تھی کہ وہ واقع اذیان کیساتھ خوش ہے۔۔

”آ تسكر يم كهانه چليں“

اذيان اور حمنه ٹي وي لاؤنچ ميں بيٹھے ہوئے تھے اذيان نے اس سے كهيا
 ”ٹھيك هے چلتے هيں ليكن انكل كو بهي ساته لے جائیں گے“
 وه رضامند هوتي معصوميت سے اسے كهنے لگي اذيان نے اسكي طرف ديكها
 ڈيڈ نهیں جائیں گے اور ميرے ڈيڈ بلكل بهي ٹيپيكل سوچ والے نهیں“
 ”هے“

اذيان اسكي معصوميت پر مسكراتے ہوئے اسے بتانے لگا
 ميں نے كب كهيا ايسا مگر ايسے اچھا نهیں لگتا هم دونوں چلے جائیں اور انكل“
 ”اكيلے هوں“

حمنه نے اسے سمجھانا چاها اذيان نفی ميں سر هلا كر ره گيا
 ”هم پوچھ ليتے هيں ٹھيك هے“

اذيان نے اس كي بات مان لي اور دونوں مصطفىٰ كے كمرے كا رخ كر گئے

”ارے نہیں بچوں میری طبیعت تھوڑی ٹھیک نہیں ہے آپ لوگ جاؤ“
وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے انہیں پیار سے منع کر گئے جس پر اذیان نے اسکی طرف
دیکھا

”آپ آرام کریں انکل ہم آپ کیلئے لے آئیں گے“
حمنہ اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بولی اور وہ دونوں وہاں سے چلے گئے۔

وہ دونوں آئسکریم پارلر پہنچ گئے
”تم یہی بیٹھے ہو میں لے کر آتا ہوں“
اذیان کہتے ساتھ گاڑی سے باہر کی طرف بڑھ گیا حمنہ اسے جاتا دیکھنے لگ
گئی

کچھ ہی دیر میں وہ آئسکریم ہاتھ میں لیے گاڑی میں واپس آکر بیٹھا
”آپ کو کیسے معلوم میرا فیورٹ فلیور سٹابری ہے؟“
اذیان نے جو نہیں اس کی طرف آئسکریم بڑھایا حمنہ نے حیرانگی سے پوچھا

لاسٹ ٹائم جب میں عاریہ اور تم ساتھ گئے تھے جتنا آکسائیڈ ہو کر تم نے ”
 “سٹا بری کہا تھا مجھے اندازہ ہو گیا تھا

اذیان نے اسے کچھ دن پہلے والی آؤٹنگ یاد کروائی جس پر حمہ کی
 مسکراہٹ گہری ہوئی اور آتسکریم کھانے میں مصروف ہو گئی

عاریہ ٹیرس پر کھڑی کافی پی رہی تھی تبھی شاہ ویر بھی اس کے پہلو میں آ کر
 کھڑا ہوا عاریہ نے اسے دیکھا اور نظر سامنے کر لی
 “آج مجھے دیکھ کر برا منہ نہیں بنایا”

شاہ ویر نے بات کا آغاز کیا عاریہ اس کی طرف متوجہ ہوئی
 “اب روزیہی شکل دیکھنی ہے شاہ ویر زیدی”

سنجیدہ لہجے میں جواب دیتی کافی کاکپ لبوں سے لگا گئی

اچھا یہ بتاؤ مجھے تمہیں مام نے اتنا کچھ کہا اور تم نے آرام سے ان کی باتوں کا ”
 “ جواب دیا تمہیں غصہ نہیں آیا

شاہ ویر اس کے چہرے پر نظریں جمائے دلچسپی سے سوال کرنے لگا
 نہیں کیونکہ وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے حمنا جیسی پیاری اچھی اور عزت دینے ”
 والی لڑکی کے بجائے تم نے میری جیسی بد تمیز لڑکی کو ان کی بہو بنا دیا ہے تو
 ان کا غصہ جائز ہے ویسے تم نے جو حمنا کیساتھ کیا ہے تمہیں اس کیلئے دکھ
 “ نہیں ہوتا

عار یہ اسے جواب دیتے ساتھ افسردہ نگاہ اس پر ڈالتی سوال کرنے لگی
 حمنا واقع بہت اچھی لڑکی ہے میں نے بہت کوشش بھی کی کہ اس میں ”
 دلچسپی لوں مگر ایسا ہو نہیں سکا میں اسکی شادی خود سے کروا کر اس معصوم
 کی زندگی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا وہ ایک بہت اچھا، سبببند ڈر و کرتی تھی
 “ اذیان جیسا جو صرف اس کو چاہے

شاہ ویر کے منہ سے اس قدر سنجیدہ جواب سن کر وہ کچھ پل بول نہیں سکی

”اور مجھ سے شادی کیوں کی کس چیز کی سزا دی“
 منہ بنا کر اس سے خفگی سے ایک اور سوال کرنے لگی
 میں خود نہیں جانتا میں نے ایسا کیوں کیا مگر میں چاہتا تم میری زندگی میں“
 ”آ جاؤ تو تمہیں اپنی زندگی میں لے آیا
 وہ اسے سچ بتا کر واقع حیران کر گیا
 ”یہ کیا فضول بات ہے خیر میری کافی ختم ہو گئی ہے“
 عاریہ اس کی بات کا مطلب نہ سمجھتی اندر بڑھ گئی شاہ ویر اسے جاتا دیکھنے لگ
 گیا
 ”تم پسند ہو مجھے اس لیے“
 دل میں خود سے بولتا لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجا گیا۔

شاہ ویر اسوقت ڈیرے پر موجود تھا

”صاحب آپ کا شک بالکل ٹھیک نکلا ہے“

معاذ چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے اسے بتانے لگا شاہ ویر نے سوالیہ

نظروں سے اسکی طرف دیکھا

”حمہ میڈیم کو کیڈ نیپ کرنے والا اور نگ زیب ہی تھا یہ دیکھیں ثبوت“

معاذ اسے آگاہ کرتے ساتھ ایک ویڈیو کلپ اسے دیکھانے لگا شاہ ویر زیدی

کی آنکھوں میں ایک دم سرخی سی چھائی ڈھیلی ہوئی تھیں ایک دم تن گئی

اس کی اتنی جرات کہ اس نے زیدی خاندان کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے معاذ

”اسے جان سے مار دو جتنا جلدی ہو سکے یہ کام ہو جانا چاہیے ہے

شاہ ویر چہرے پر سرد تاثرات سجائے سفاک لہجے میں حکم صادر کرتا ایک

پل کیلئے معاذ کو بھی گھبرانے کیلئے مجبور کر گیا

”جی صاحب“

معاذ تھوک نگلتا سر جھکائے اسے جواب دینے لگا

ایسا انسان میرے علاقے کے ارد گرد بٹھکنا بھی نہیں چاہیے یہ علاقہ اور ”
 “یہاں کے تمام لوگ مجھے میری عزت سے زیادہ اہم ہے
 کہتے ساتھ وہ اٹھ کر وہاں سے چل دیا معاذ اسے جاتا دیکھتا رہ گیا شاہ ویر ایسا
 ہی تھا جب اسکے اندر کا شیر جاگتا تھا تو وہ ایسے سامنے والے جو چیرنے پر اترتا
 تھا کب سے وہ ثبوت کا انتظار کر رہا تھا اور جب ثبوت اسکے ہاتھ لگا تو سویا ہوا
 شیر بھی ایک دم جاگ اٹھا۔

شاہ ویر گھر میں داخل ہوا تو عدنان زیدی سمیت گھر کے باقی سب افراد بھی
 ٹی وی لاؤنچ میں دیکھائی دیے
 معاذ کا فون آیا تھا مجھے اس نے بتایا کہ حمزہ کو اغوا کرنے والی حرکت ”
 “اور نگ زیب کی ہی تھی
 عدنان زیدی شاہ ویر کو آتا دیکھتے ہی اسے آگاہ کرنے لگے

جانتا ہوں اس لیے میں جو کروں گا مجھے کوئی نہیں روکے گا اس نے جو”
”حرکت کی ہے اس کی سزا صرف موت ہے
شاہ ویرتنے ہوئے اعصاب لیے عدنان زیدی کو دیکھتے ہوئے اپنا فیصلہ
بتانے لگا وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے
”شاہ ویر پہلے پر سکون ہو جاؤ”

عدنان زیدی اس کی حالت دیکھتے ہوئے نرمی سے مخاطب ہوئے
پر سکون ہو جاؤ ڈیڈ ہمارے خاندان کی عزت کو اس نے بری نظر سے”
دیکھا ہے اور یہ بات میرے لیے ناقابل برداشت ہے میں نے فیصلہ کر لیا
”ہے اب میں کسی کی نہیں سنوگا

شاہ ویر ترشی سے کہتے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اوپر کی طرف بڑھ گیا
جہاں سب لوگ اسے غصے میں دیکھ کر گھبرائے تھے وہی عاریہ حیرانگی سے
اسے دیکھ رہی تھی

بھائی صاحب آپ فلحال اسے اکیلا چھوڑ دیں اور غلط فیصلہ تو نہیں کر رہا”
”ہے بلکل ٹھیک کر رہا ہے

اصغر زیدی عدنان زیدی کو پریشان دیکھ کر سمجھانے لگے وہ خاموش
رہے۔۔۔

کچھ دیر بعد عاریہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے بیڈ پر بیٹھا پایا عاریہ اسے
دیکھنے لگی

”مجھے نہیں معلوم تھا تمہیں حمہ کی عزت اس قدر پیاری ہے“
عاریہ سینے پر بازو باندھے سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی شاہویر نے نظروں کا
تعاقب اسکی جانب کیا
”مطلب؟“

شاہویر نا سمجھی سے اس سے پوچھنے لگا

مطلب یہ کہ ہر انسان کے لیے تھوڑی ایساری ایکٹ کیا جاتا ہے تمہیں ”
 “کر لینی چاہیے تھی اس سے شادی

عار یہ نے اسے وضاحت کر دی شاہویر اسے کچھ دیر دیکھتا رہا پھر اپنی جگہ
 سے اٹھ کر اس کے مقابل میں آ کر کھڑا ہوا
 “تمہیں جلن ہو رہی ہے کیا؟؟”

ہو نٹوں پر مسکراہٹ سجائے گھمبیر لہجے میں اس سے آبرو اچکا کر پوچھنے لگا
 بالکل نہیں میں نے کبھی دیکھا نہیں کہ تم نے حمہ سے ٹھیک سے بات ”
 بھی کی ہو اس کے کیڈ نیپ کرنے والے انسان پر اس قدر غصہ کہ اس کی
 “جان لے رہے ہو تو بس حیرانگی ہو رہی ہے

عار یہ سنجیدہ لہجے میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بات کا مطلب
 سمجھانے لگی

مجھے ذرا برابر فرق نہیں پڑتا ہے تمہارے سے جڑی کسی بھی چیز سے شاہ ”
 “ویر زیدی

برہم انداز میں کہتے ساتھ وہ سائیڈ سے آگے کی طرف بڑھنے لگی شاہ ویر نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لے کر اس کا ارادہ ترک کر دیا

میرے لیے میرے خاندان کا ایک ایک فرد بہت اہم ہے اور کوئی اس ”

خاندان کی عزت پر غلط نگاہ ڈالے وہ حق بھی میں نے کسی کو نہیں دیا ہے مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں اس خاندان کے ہر ایک فرد کی حفاظت کروں گا اور

اور نگ زیب کو اس لیے مار رہا ہوں کہ کبھی وہ دوبارہ اس خاندان کی طرف

نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا دشمن کو آزاد چھوڑنا سب سے بڑی بیوقوفی ہوتی ہے

“ عاریہ مصطفیٰ

شاہ ویر اپنی سرد نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے اسے تفصیل سے بتانے

لگا عاریہ اسے خاموشی سے سن رہی تھی

“ٹھیک ہے میرا ہاتھ چھوڑو اب ”

عاریہ کندھے اچکائے بیزار سی اس سے بولی

“اور اگر نہ چھوڑو تو ”

شاہویر ایک قدم اس کی طرف بڑھاتا سوال کرنے لگا عاریہ نے آنکھیں
بڑی کیے گھورا

”تو میں اپنا لٹا ہاتھ تمہاری گال پر مارو گی شرافت سے ہاتھ چھوڑو“
سرد لہجے میں اسے کہتے ساتھ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالتی آگے بڑھ
گئی شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

شام کے وقت عاریہ مصطفیٰ کے پاس ملنے کیلئے آئی حمنہ بھی وہی موجود
تھی۔

”حمنہ شوپنگ پر چلیں؟؟“

عاریہ اس کی طرف متوجہ ہوتی اس سے پوچھنے لگی
”کس کیساتھ؟؟“

حمزہ نے سوالیہ نظریں اس کی طرف اٹھاتے ہوئے بدلے میں سوال کیا
 ”ڈرائیور کیساتھ“

عار یہ نے اسے بتایا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی
 اچھا بیٹا آپ ایسا کرنا کہ آپ لوگ خان بابا کیساتھ چلے جانا ٹھیک ہے میں
 ”نے داور کیساتھ ڈاکٹر کو چیک کروانے جانا ہے“

مصطفیٰ نے اپنے مخصوص نرم لہجے میں ان دونوں سے کہا
 ”ڈاکٹر کے پاس کیوں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کیا؟؟؟“
 عاریہ تفکر سے مصطفیٰ کی طرف متوجہ ہوتی پوچھنے لگی

ایک دو دن سے تھوڑی ٹھیک نہیں جا رہی ہے سوچ رہا ہوں تسلی کیلیے
 ”ڈاکٹر کو چیک کروالوں“

مصطفیٰ اس کی فکر پر مسکراتے ہوئے بتانے لگے
 ٹھیک ہے میں شوپنگ پر کل چل لوں گی آج آپ کیساتھ ڈاکٹر کے پاس
 ”چلتی ہوں“

عار یہ نے فوراً سے اپنا ارادہ بدل لیا
 ارے نہیں نہیں میں داور کیساتھ جا کر دیکھا آؤ گا آپ دونوں شوپنگ پر ”
 ” جاؤ

مصطفیٰ اسے منع کرتے سمجھانے لگے
 ”ٹھیک ہے پھر جو جو ڈاکٹر کہیں گے آپ نے مجھے سب بتانا ہے“
 عاریہ انہیں تنبیہ کرنے لگی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے
 ”چلو حمنہ پھر ہم چلتے ہیں آپ ڈاکٹر کے پاس ضرور جائیے گا“
 عاریہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی حمنہ سے مخاطب ہوئی
 ”انکل میں کچھ دیر میں آ جاؤ گی“
 حمنہ مصطفیٰ کو آگاہ کرتے ساتھ عاریہ کے ہمراہ باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

”اتنی جلدی جوائن کر لیا دوبارہ آفس اذیان نے“

عار یہ اور حمہہ دونوں گاڑی میں موجود تھے عاریہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

”اذیان کہ رہے تھے زیادہ چھٹیاں لی تو جاب سے فائر بھی کر سکتے ہیں“

حمہہ نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا عاریہ سر کو خم دے گئی

زمہدار ہو گیا ہے لڑکا ورنہ سنگاپور میں ڈیڈ کا اپنا بزنس ہے اسے بول بول

”کر تھک گئے مجال ہے یہ ایک دن بھی کمپنی گیا ہو

عار یہ مسکراتے ہوئے حمہہ کو آگاہ کرنے لگی جس پر حمہہ مسکرا دی

”تم بتاؤ شاہ ویر تمہارے ساتھ کیسے رہتے ہیں؟؟“

حمہہ نے سنجیدہ لہجے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

”سڑا ہوا“

اطمینان سے جواب دیتی وہ حمہہ کو مسکرا نے پر مجبور کر گئی

میں جانتی ہوں عاریہ تم نے شاہ ویر سے شادی صرف میرے اور اذیان

”کی خاطر کی ہے ورنہ تمہیں وہ بالکل پسند نہیں ہے

حمزہ افسردہ نگاہوں سے اسے دیکھتی بولی عاریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
 ،، تمہیں کیسے معلوم ہوا؟؟؟“

عاریہ نے حیرانگی سے اس سے سوال کیا
 میں اتنی بیوقوف نہیں ہوں ایک لڑکی جو کل تک شاہویر کی شکل دیکھنا“
 پسند نہیں کر رہی تھی اور ایک دم اس سے نکاح کرنے پر تیار ہو گئی میں سب
 ،، سمجھتی ہوں

حمزہ لہجے میں اداسی لیے اسے جواب دینے لگی عاریہ لبوں پر مصنوعی
 مسکراہٹ سجا گئی

خیر چھوڑو ان سب باتوں کو تمہاری یہ نوزین بہت پیاری لگ رہی ہے“
 ،، میں نے آج غور کیا

عاریہ اس کے ناک کو ستائشی نظروں سے دیکھتی بتانے لگی
 مجھے یہ بات کرنی تو نہیں چاہیے مگر یہ جب مجھے پتہ چلا تھا کہ شاہویر کو“
 ،، لڑکیوں پر نوزین پسند ہے تب جا کر ناک سلوالائی تھی میں نے

حمنہ سنجیدہ لہجے میں اسے بتانے لگی عاریہ خاموش ہو گئی
مال آگیا اور وہ دونوں گاڑی سے باہر نکل کر مال کے اندر چلی گئی۔

کام آج رات تک ہو جانا چاہیے ہے اور کچھ بھی بولنے سے بہتر ہے سیدھا
کام کرنا معاذ اور دھیان رہے کہ کسی اور کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے
”سمجھیں

شاہ ویر اپنے کمرے کی بیلکونی میں کھڑا معاذ کو ہدایات دینے لگ گیا
”جی صاحب جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا بے فکر رہے“
معاذ اسکی تمام ہدایات غور سے سنتے ہوئے کہنے لگا شاہ ویر نے کال بند کی اور
کمرے کا رخ کر گیا۔

”کہاں سے ہو کر آرہی ہو“

کمرے میں داخل ہوتے ہی عاریہ پر نظر گئی جو بیڈ پر شوہر بیگنز پھیلائے بیٹھی تھی

”شاپنگ پر گئی تھی“

عاریہ نے اسے دیکھے بغیر جواب دیا

”مجھے کہتی میں تمہیں لے جاتا“

شاہ ویر اس کے سامنے آکر بیٹھتا نرمی سے بولا عاریہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
میں سنگاپور میں بھی اکیلے ہی جاتی تھی شاپنگ کرنے مجھے اکیلے شاپنگ“

”کرنا پسند ہے

عاریہ سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی شاہ ویر کی نظریں اس کے چہرے پر ہی تھیں

”سنگاپور اور کراچی کے حالات میں زمین آسمان کا فرق ہے“

شاہویر تفکر سے اسے آگاہ کرنے لگا عاریہ کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

تمہیں میری جھوٹی فکر کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے شاہویر زیدی ”
 “اور مجھے اپنا خیال بہت اچھے سے رکھنا آتا ہے چھوٹی بچی نہیں ہوں میں
 سرد لہجے میں اسے بولتے ساتھ اپنی چیزیں سمیٹنے لگ گئی

تم خود کو جتنا سمجھدار اور سٹرونگ سمجھتی ہو نا عاریہ مصطفیٰ تم اتنی ہو نہیں ”
 اور یاد رکھنا ایک عورت کو ہمیشہ زندگی میں ایک مرد کے سہارے کی
 “ضرورت ضرور پڑتی ہے

شاہویر بھی اب کی بار قدرے سنجیدہ لہجے میں اسے کہتے ساتھ کمرے سے
 باہر کی طرف بڑھ گیا

“ہوتی ہوگی مگر مجھے کبھی ضرورت نہیں پڑی ”

عاریہ اسے جاتا دیکھ کر منہ بنا کر بولتی وارڈروب کی طرف بڑھ گئی۔۔

اذیان آفس سے گھر واپس آچکا تھا حمنہ اس کیلئے کھانا لگا رہی تھی
 ”ڈیڈ کو بھی بلا لو“

اذیان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا
 ”انکل گھر نہیں ہے“

حمنہ اس کیساتھ والی کرسی کھسکا کر بیٹھتی اسے بتانے لگی
 ”کہاں گئے ہیں؟؟“

اذیان نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا
 ”سات بجے ڈاکٹر کے پاس جانا تھا چیک اپ کیلئے آنے والے ہوں گے“
 حمنہ اس کی پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے اسے آگاہ کرنے لگی اذیان اثبات
 میں سر ہلا گیا

”اور تمہارا دن کیسا تھا؟؟“

اذیان مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا نرمی سے سوال کرنے لگا
 ”ٹھیک تھا عار یہ کیسا تھ شاپنگ پر چلی گئی تھی“

وہ مسکراتے ہوئے اسے جواب دینے لگی

”مجھے لگا تم کہو گی تم نے مجھے مس کیا“

اذیان اس کو دیکھتے ہوئے خفگی سے بولا حمزہ کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار
 ہوئی

یاد اس کو کیا جاتا ہے جس کو انسان بھول جائے میں تو آپ کو پورا دن نہیں
 ”بھولی ہوں“

حمزہ مسکراتے ہوئے اسے اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں جواب دیتی
 مسکرانے پر مجبور کر گئی۔

دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور وہی ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھ کر باتیں کرنے
 لگے اور مصطفیٰ کا انتظار بھی کرنے لگ گئے۔

اور نگ زیب اپنی جیب میں اپنے آدمیوں کیساتھ بیٹھا گھر کی طرف روانہ
 کوریا تھا تبھی اس کی جیل کے سامنے دو گاڑیاں آگئی اور نگ زیب کے
 ڈرائیور نے بے اختیار گاڑی کو بریک لگائی۔ اور نظر سامنے ڈالی شاہویر کے
 خاص ملازم معاذ اور اس کے ساتھی موجود تھے اور نگ زیب کے ماتھے پر
 کئی بل نمودار ہوئے۔

معاذ گاڑی سے باہر نکلا وہی اور نگ زیب کے آدمی بھی گاڑی سے باہر نکل
 کر اس کے سامنے آکر کھڑے ہوئے۔ اور ایک دم دونوں طرف سے
 گولیاں چلنا شروع ہو گئی۔

”کیا ہوا؟؟؟“

ڈرائیور کے گاڑی روکنے پر مصطفیٰ نے پوچھا

”صاحب راستہ بند ہوا ہوا ہے“

ڈرائیور نے مصطفیٰ کو بتایا مصطفیٰ پریشانی سے شیشے باہر جھانکنے لگے

”کیوں راستہ بند کیا ہوا ہے؟؟“

مصطفیٰ پریشان سے سوچنے لگے نا جانے ڈاکٹر سے واپسی پر ان کا دل بہت
بری طرح گھبرا رہا تھا

”پتہ نہیں صاحب دو گاڑیاں اور بہت سے لوگ کھڑے ہیں“

ڈرائیور سامنے جا منظر دیکھ کر انہیں آگاہ کرنے لگا فائرنگ کی آوازیں داور
اور مصطفیٰ کو سنائی دے رہی تھی

صاحب میں تو کہتا ہوں دوسرے راستے سے چلتے ہیں اس راستے سے جانا“
”خطرے سے خالی نہیں

داور گولیوں کی آواز سے گھبرا اٹا خوفزدہ سا بولا

نہیں میری طبیعت پہلے ہی عجیب ہو رہی ہے بس پہنچنے والے ہیں اللہ خیر“
”کرے گا

مصطفیٰ گھبراتے ہوئے دل کیساتھ کہنے لگے اور سیٹ سے اپنی پشت لگالی۔۔

پانچ منٹ گزرنے کے بعد راستہ کھل گیا ڈرائیور نے گاڑی فوراً آگے کی طرف بڑھائی اور اپنی منزل کی طرف لے جانے لگا۔

معاذ نے گولی کا نشانہ اور نگ زیب کے اوپر بنایا اور ٹریگر پر انگلی رکھ رکھ کر اسے دبا دیا مگر ناجانے کیسے اور نگ زیب کے بجائے وہ گولی داور اور مصطفیٰ کی گاڑی کا رخ کر گئی مصطفیٰ اور داور بے خبر گاڑی میں بیٹھے تھے گاڑی کا شیشہ کھلا ہونے کی وجہ سے گولی سیدھا مصطفیٰ کو جا لگی

”آہہہہہ“

گولی جیسے ہی جسم میں محسوس تکلیف کے باعث منہ سے چیخ نکلی داور کے گاڑی چلاتے ہاتھ ساکت ہو گئے اور اس نے بے یقینی سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا معاذ کی نظریں بھی اسی جانب تھی اس گاڑی میں مصطفیٰ کو دیکھ کر معاذ کے پیروں تلے زمین نکل گئی وہ حواس باختگی کے عالم میں کھڑا مصطفیٰ

کو دیکھ رہا تھا تبھی ایک بار پھر فائرنگ کی آواز گونجی وہ ہوش میں آیا تو دیکھا اس کے آدمی نے اورنگ زیب کے سینے اور پیٹ میں گولی ماردی تھی وہ خون سے لت پت زمین پر کھڑا تکلیف کے باعث چلا رہا تھا اورنگ زیب کے باقی کے آدمی بھی بھی زخمی حالت میں زمین گرے پڑے تھے معاذ نے ایک نظر پھر اس گاڑی میں ڈالی داور کی نظر معاذ پر گئی معاذ خوف کے مارے وہاں سے بھاگ گیا داور اسے جاتا دیکھنے لگ گیا داور کی نظر مصطفیٰ پر گئی جو آنکھیں بند کر رہے تھے۔۔۔

”صاحب صاحب آنکھیں کھولیں“

داور پریشان سا اس کی طرف بڑھتا اسے جھنجھوڑ کر ہوش میں لانے لگا

”ہسپتال جانا پڑے گا آپ کو کچھ نہیں ہو گا صاحب“

داور ہدیانی کیفیت میں بولتا گاڑی سٹارٹ کرتا رخ ہسپتال کی طرف موڑ گیا

تیز رفتار سے گاڑی چلاتا وہ پندرہ منٹ میں ہسپتال پہنچ گیا مصطفیٰ کو گاڑی سے باہر نکالا ہسپتال کے اندر داخل ہوا سنجیدہ حالت دیکھ کر نرس فوراً اے سٹرچر لے کر ان دونوں کی طرف آئی مصطفیٰ کو اس پر لٹایا اور سٹرچر کو آپریشن تھیٹر میں منتقل ہوتے دیکھنے لگا اس وقت وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا چانک کیا ہو گیا تھا۔

اذیان نے گھڑی پر ڈالی جو نو بج رہی تھی
 ”ڈیڈ کو دیر نہیں ہو گئی؟؟“
 حمزہ کی طرف دیکھتا تفکر سے کہنے لگا
 ”آپ کال کر کے پوچھ لیں“

حمنہ اس کی بات سے اتفاق کرتی اسے بولی اذیان اثبات میں سر ہلا کر فون نکالتا مصطفیٰ کا نمبر ڈائل کرنے لگا بیلز جا رہی تھی مگر کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا

”ڈیڈ نہیں آئے کیا ابھی تک؟؟“

عار یہ مصطفیٰ سے ملنے کیلئے آئی تھی اور پوچھنے کہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے مگر انہیں موجود نہ پا کر وہ بھی پریشان سی ہو گئی حمنہ اور اذیان دونوں نے نفی میں سر ہلایا

”بہت دیر ہو گئی ہے ڈیڈ کو کال کرو انہیں“

عار یہ بے حد پریشان نظر آنے لگی

”کی ہے نہیں اٹینڈ کر رہے“

اذیان نے اسے بتایا عاریہ نے اس کی طرف دیکھا

”میں کرتی ہوں“

عار یہ نے کہتے نمبر ڈائل کیا اور فون کال سے لگایا مسلسل بیلز جا رہی تھی مگر کال اٹینڈ نہیں ہو رہی تھی۔

”ڈیڈ نے تو آج تک کبھی ایسا نہیں کیا ہے کال تو لازمی اٹینڈ کرتے“
عار یہ فون کان سے ہٹاتے ہوئے بتانے لگی اذیان اسکی بات سے متفق ہوا
اب تینوں کو ہی مصطفیٰ کے نہ آنے پر انتشار سا ہوا۔



داور آدھے گھنٹے سے وہی بیٹھا منتظر نگاہوں سے آپریشن تھیر کو دیکھ رہا تھا
اور بس یہی دعا کر رہا تھا کچھ بھی ہو جائے بس مصطفیٰ کی جان بچ جائے تبھی
ڈاکٹر باہر آتے دیکھائی دیے۔

”آپ ہیں ان پشینٹ کیساتھ؟؟“

ڈاکٹر داوڑ کی طرف بڑھتا سنجیدہ لہجے میں سوال کرنے لگا داوڑ نے اثبات میں سر ہلا دیا

آئی ایم سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے گولی پیٹ میں لگی تھی اور آپ نے ”
 “انہیں یہاں لانے میں دیر کر دی

افسردگی سے کہتے ساتھ اس کا کندھا تھپتھپا کر وہ آگے کی طرف بڑھ گئے
 داوڑ خاموش نگاہوں سے ڈاکٹر کو جاتا دیکھ رہا تھا وہ سب کو کیا جواب دے گا
 وہ اسی بیچ پر واپس بیٹھ گیا۔ تبھی اس کا فون بجاد اور نے فون جیب سے نکالا
 اور فون کان سے لگا گیا۔

مسلسل مصطفیٰ فون کرنے کے باوجود جب فون نہیں اٹھایا تو عاریہ واپس
 زیدی ہاؤس واپس گئی اور سیدھا کمرے کا رخ کیا جہاں شاہویر بیڈ پر بیٹھا
 معاذ کے فون کے انتظار میں تھا

”داور کا نمبر ہے تمہارے پاس؟؟“

کمرے میں داخل ہوتے ہی عاریہ اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی
شاہویر اس کی طرف متوجہ ہوا

”کیا ہوا ہے؟“

عاریہ کے چہرے پر موجود پریشان کن تاثرات دیکھ کر تفکر سے بدلے میں
سوال کرنے لگا

”ڈیڈ اور کیسا تھ ڈاکٹر کوچیک کروانے کیلئے گئے ہوئے ہیں مگر اب دس“
بجئے والی ہے مگر نہیں اور نہ ہی فون اٹھا رہے ہیں داور کو کال کر کے پوچھو
”ڈیڈ اسی کیسا تھ ہوں گے“

عاریہ پریشانی کے عالم میں اسے ساری بات تفصیل سے بتاتی کہنے لگی
”میں کرتا ہوں“

شاہویر جیب سے فون نکال کر داور کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔
”سپیکر پر کرو“

عار یہ لے چین سی شاہویر کی طرف دیکھتی کہنے لگی

داور جو ابھی بھی ہسپتال میں موجود تھا ایک بار پھر فون بجنے پر اس نے اپنی نظر موبائل سکرین کی جانب ڈالی شاہویر کا نمبر دیکھ کر اس کی سانس رک سی گئی وہ کیا جواب دے گا سے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کانپتے ہاتھوں کیسا تھ فون اٹھاتا شاہویر کی کال آنسر کر کے فون کان کیسا تھ لگایا

”ہیلو داور کہاں ہو تم؟؟“

شاہویر کی آواز داور کے کانوں سے ٹکرائی

”ہسپتال“

داور بمشکل شاہویر کو جواب دے سکا

”ہسپتال کیوں؟؟“

شاہویر نے نا سمجھی سے اس سے سوال کیا عاریہ کے ماتھے بھی شکنیں ابھری

شاہویر صاحب مصطفیٰ صاحب کو گولی لگی تھی میں انہیں ہسپتال لے کر ”
” آیا مگر

داور ہولناک لہجے میں انہیں آگاہ کرنے لگا کہ بولتے بولتے ایک دم رک گیا
” مگر کیا خاموش کیوں ہو گئے ہو ”

عار یہ شاہویر کے ہاتھ سے فون لیتی بے چینی سے چلائی
” مصطفیٰ صاحب نہیں ہیں اب ”

داور نے ہمت کر کے بولا اور فون بند کر دیا عار یہ اپنی جگہ ساکت ہوئی اس
خبر نے شاہویر کو بھی چونکا دیا تھا
” عار یہ ”

شاہویر نے نرم لہجے میں اسے پکارا
” یہ کیا بکواس کر رہا ہے ”

عار یہ ہوش میں آتی شاہویر کو خالی نگاہوں سے دیکھتی بولی
” تم یہاں بیٹھو ”

شاہویر اسے آرام سے بیڈ پر بٹھانے لگا
 ”مجھے ڈیڈ کے پاس لے کر چلو شاہویر“
 عاریہ پوری قوت سے چیخی شاہویر اسے دیکھتا رہ گیا اس کا یہ عمل بالکل جائز
 تھا

عاریہ کے چیخنے پر سب پریشان سے اوپر کی طرف بڑھے عاریہ کی آنکھوں
 میں آنسو اور شاہویر کو پریشان کھڑا دیکھ کر کچھ گڑبڑ سی لگی
 ”کیا ہوا ہے شاہویر بیٹا؟“

عدنان زیدی شاہویر کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگے
 ”ڈیڈ مصطفیٰ انکل کو گولی لگی ہے ان کی ڈیڈ تھ ہو گئی ہے“

شاہویر نے گہرا سانس خارج کر کے عدنان کو بتایا کمرے میں ایک دم سناٹا سا
 چھا گیا کوئی بھی ایسی خبر کیلئے تیار نہ تھا

انہیں کچھ نہیں ہوا ہے جھوٹ بول رہا ہے تمہارا ڈرائیور وہ بالکل ٹھیک
 ”تھے ایسے کیسے وہ مجھے چھوڑ کر جاسکتے ہیں“

عار یہ بھرائی ہوئی آواز میں نم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی
عدنان زیدی تو ابھی تک اسی حالت میں کھڑے تھے یہ اچانک کیا ہو گیا تھا
انہیں تو کچھ بھی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا۔

مصطفیٰ کی ڈیڈ باڈی زیدی ہاؤس آگئی تھی عاریہ اور اذیان دونوں ہی بت
بنے ان کی میت پر نظریں جمائے ہوئے تھے باقی گھر کے افراد بھی بے حد
دکھی نظر آرہے تھے عدنان زیدی مصطفیٰ کی میت کے پاس بیٹھے آنسو بہا
رہے تھے شاہ ویر وقفے وقفے سے عاریہ پر نظر ڈالتا جس کو اس وقت کسی کا
بھی ہوش نہیں تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی نہیں سوچا تھا کہ اتنی جلدی
اور اچانک وہ اس دنیا سے چلے جائیں گے کیا واقع انسان کے جانے کا پتہ

نہیں لگتا آج وہاں کھڑے ہر ایک فرد کو معلوم ہو گیا تھا واقع انسان کا نہیں پتہ موت کسی بھی وقت آسکتی ہے۔۔

،،گولی کیسے لگے؟؟،،

شاہویر داوڑ کو اپنے باہر لے کر آتا سنجیدہ نگاہیں اس پر جمائے پوچھنے لگا داوڑ نے پریشانی کے عالم میں شاہویر کو دیکھا اور پھر معاذ کی کال میں کہی گئی باتیں آئی

داوڑ تجھے ہماری دوستی کا واسطہ ہے یا صاحب کو کچھ نہ بتائی میں نے،،
جان کر گولی نہیں چلائی سچ میں اور میرا ایسا ارادہ نہیں تھا تو جانتا ہے نا اگر
شاہویر صاحب کو معلوم ہوا یہ کام میرا ہے تو وہ مجھے مار ڈالے گے میرے
(،،گھر والے میری موت برداشت نہیں کر سکے گے
،،کہاں گم ہو گئے؟،،

داوڑ کو خاموش کھڑا دیکھ کر شاہویر نے پھر سے پکارا وہ ہوش میں واپس آیا

صاحب ہم جس راستے سے آرہے تھے وہاں دو لڑکوں کی لڑائی ہو رہی ”
 تھی دونوں کسی امیر خاندان کے لگ رہے تھے ایک نے گولی چلائی اور نشانہ
 غلط ہو گیا تو گولی سیدھا مصطفیٰ صاحب کو آ لگی میں نے انہیں منع بھی کیا کہ
 ”اس راستے سے نہیں جاتے خطرہ ہے مگر وہ نہیں مانے

داور سر جھکائے اسے آگاہ کرنے لگا شاہویر خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا
 ”تم ان لڑکوں کو پہچان سکو گے؟؟“

شاہویر نے بے حد سنجیدہ لہجے میں اگلا سوال کیا داور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
 مشکل ہو گا کیونکہ میں نے اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا اور گولی لگنے کے ”
 ”بعد جب میں نے ان کی طرف دیکھنا چاہا تو وہ بھاگ نکلے

داور ایک پر ایک جھوٹ بولے جا رہا تھا شاہویر اس کی تمام باتوں پر یقین
 کر رہا تھا

جو بھی ہے ہوں گے تو اسی علاقے کے کہاں بھاگ کر جائیں گے پکڑے ”
 ”ہی جائیں گے

شاہویر اعتماد سے کہتے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گیا پیچھے داور خوفزدہ نظروں سے اسے جاتا دیکھنے لگا۔

جنازہ کا وقت ہو گیا تھا مصطفیٰ کی میت اٹھا کر لے جایا جانے لگا میرے ڈیڈ کو مت مجھ سے مت دور لے کر جاؤ ایسا نہ کرو انہیں رو کو یہ ”
 ”لوگ میرے ڈیڈ کو لے کر جا رہے ہیں ڈیڈ
 عاریہ ان کے اٹھانے پر ایک دم ہوش میں آتی زار و قطار روتی چیخنے لگی انعم اور
 حمزہ دونوں نے اسے سنبھالنا چاہا مگر وہ کسی کے قابو میں نہ آرہی تھی یکدم
 عاریہ کو چکر آئے اور وہ بے ہوش ہو گئی۔
 ”عاریہ“

حمزہ انعم سب اس کو پریشان سے پکارنے لگے کہ شاہویر کا دھیان فوراً اس
 طرف گیا اور فوراً عاریہ کی طرف بڑھا
 ”شاہویر بیٹا اسے روم میں لے جاؤ مجھے لگ رہا ہے اس کو بخار ہوا ہوا ہے“

انعم شاہویر کو دیکھ کر تفکر سے بولی شاہویر نے عاریہ کو باہوں میں بھرا اور
کمرے کا رخ کر گیا۔۔۔

اذیان خالی نظروں سے اس سارے منظر کو دیکھ رہا تھا وہ ابھی تک صدمے
میں ہی تھا کہ اس کے والد اسے چھوڑ کر جا چکے ہیں۔۔



“اذیان”

حمنہ اذیان کے پاس آتی اسے نرمی سے پکارنے لگی اس کی آواز پر اذیان
ہوش میں آیا نظر اس پر گئی کب سے ضبط کیے ہوئے آنسو بلا آخر بہنے لگے
“ڈیڈ بھی چھوڑ کر چلے گئے ہیں مجھے اور عاریہ کو”

روتے ہوئے کسی چھوٹے بچے کی طرح کہتا وہ حمنہ کے گلے سے لگ گیا حمنہ
اس کی حالت سمجھ سکتی تھی حمنہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئی

اذیان وہ اللہ تعالیٰ کی امانت انہیں نہ ایک نہ ایک دن جانا تھا آپ ایسے ”
 “ روئے گے تو انہیں تکلیف ہوگی
 حمنا اسے کے گرد بازو حائل کرتی اسے حوصلہ دینے کی کوشش کرنے
 لگی۔

“ آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کیلئے پانی لاتی ہوں ”
 حمنا کے مسلسل پر بے حد پریشان ہوتی اسے صوفے پر بٹھا کر کچن کی طرف
 بڑھی اذیان اپنے چہرے پر ہاتھ رکھتا سر جھکا گیا
 حمنا پانی کا گلاس لیے اس کے پاس آئی
 “ اذیان پانی پیے ”

حمنا اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتی اسے بولی اذیان نے سر اٹھا کر اس کی
 طرف دیکھا
 “ مجھے پیاس نہیں لگی ”

اذیان دھیمی آواز میں کہتے واپس سر جھکا گیا

”تھوڑا سا تو پی لیں“

اس کا سراٹھاتی پیار سے بولی اذیان نے خاموشی سے ایک گھونٹ بھر کر پانی کا گلاس پیچھے کر لیا

اذیان میں آپ کا دکھ بہت سے اچھے سمجھ سے سکتی ہوں باپ کو کھونا کس ”
قدر تکلیف دہ ہوتا ہے میں جانتی ہوں مگر سب نے ایک دن اس دنیا سے
جانا اور اس حقیقت کو جتنا تسلیم کر لیں اتنا اچھا ہے کیونکہ ہمارے رونے
سے انہیں تکلیف ہوگی کیا کبھی انکل آپ کے رونے پر خوش ہوئے ہیں
”کیا؟؟“

حمنہ نے اس سے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا اذیان معصومیت سے نفی میں سر
ہلا گیا

تو اب بھی وہ خوش نہیں ہو رہے ہوں گے مجھے پتہ ہے ان کے دور جانے ”
کا غم بہت ہے میں آپ کو رونے سے منع نہیں کر رہی ہوں مگر جو چیز ان

کی تکلیف پہنچائے وہ نہیں کریں گے تو زیادہ بہتر ہو گا ہم ان کیلئے دعا کرنی

”ہے تاکہ ان کیلئے آسانیاں پیدا ہوں سمجھ رہے ہیں نا

حمزہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے سمجھانے لگی اذیان اس کی باتوں کو

سمجھتا اثبات میں سر ہلا گیا۔

عار یہ کو بھی تو سنبھالنا ہے نا ہمیں ہم سب جانتے ہیں وہ جذباتی ہے حالت

دیکھ رہے ہیں آپ اس کی اب صرف ایک آپ ہی اس کے اپنے بچے ہیں

”ایک اچھے بھائی کی طرح اس کا خیال رکھنا ہے

حمزہ اسے عاریہ کا حوالہ دینے لگی اذیان سو جھمی ہوئی آنکھیں اس کے

چہرے پر مرکوز کیے ہوئے تھا

”شکریہ“

نرم لہجے میں کہتے ساتھ ایک بار پھر حمزہ کے گلے لگ گیا اس کے گلے لگنے

سے شاید اسے اچھا محسوس ہو رہا تھا حمزہ کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ

نمودار ہوئی۔

عار یہ کی طبیعت کی وجہ سے انعم نے ڈاکٹر کو کال کر کے گھر بلایا تھا ڈاکٹر

عار یہ کا معائنہ کر رہے تھے

”سب ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟“

شاہویر فکر مند سا ڈاکٹر کی طرف دیکھتا پوچھنے لگا

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے شاہ از فائن انہوں نے کسی بات کا بہت

بہت صدمہ لیا ہے جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی ہے آپ ان کا ماسٹ

”چینج کرے تاکہ وہ بہتر محسوس کرے

ڈاکٹر مسکراتے ہوئے بتانے لگا

”بہت شکریہ ڈاکٹر“

انعم تشکر بھرے لہجے میں کہنے لگی ڈاکٹر اپنی چیزیں وغیرہ لیتا واپس چلا گیا

تم اس کے پاس ہی رہنا جب تک اسے ہوش نہیں آ جاتا سمجھیں اور جتنا ”
 ہو سکے اس کا خیال رکھو بیچاری
 ” بچی

سرد لہجے میں شاہویر کو تنبیہ کرتی ایک افسردہ نگاہ عاریہ پر ڈالتی کمرے سے
 باہر کی طرف بڑھ گئی۔

انعم کے جاتے ہی شاہویر کی نظر عاریہ پر گئی اس کے چہرے پر کہیں بھی
 آج سرد تاثرات نہیں تھے بلکہ چہرہ ادا اس سالگ رہا تھا ایک پل کیلئے شاہویر
 کو عاریہ پر بے حد پیار آیا اس کے چہرے کے قریب ہوتا اس کی پیشانی پر
 اپنے ہونٹوں کا لمس محسوس کروا گیا عاریہ ہلکا سا کسمسائی شاہویر ایک دم پیچھے
 ہوا اور اپنی اس حرکت پر اس کو ایک پل کیلئے شدید غصہ آیا عاریہ پلکوں پر
 جنبش دیتی ہوش میں آئی نظر کمرے میں دوڑائی اور اپنے پہلو میں شاہویر
 کو بیٹھے پایا۔

”کیسا محسوس کر رہی ہو اب؟“

عار یہ کو اپنی جانب پاتا دیکھ کر شاہویر نے نرم لہجے میں اس سے سوال کیا
عار یہ کوئی جواب دیے بغیر نظریں سامنے کر گئی

کمرے میں کچھ دیر گہری خاموشی ہی رہی شاہویر نے بھی اس کے بعد اسے
مخاطب نہیں کیا وہ بھی خاموشی سے چھت کو تکے جا رہی تھی
جس نے میرے ڈیڈ کو گولی ماری ہے مجھے وہ شخص میری نظروں کے
”سامنے چاہیے ہے“

عار یہ چھت پر ہی نظریں ٹکائے اٹل لہجے میں بولی شاہویر نے اس کی جانب
دیکھا

”گولی غلطی سے“

شاہویر ابھی اپنی بات پوری کر رہا تھا کہ عار یہ بول پڑی
”جان کر گولی ماری ہو یا غلطی سے وہ میرے ڈیڈ کا مجرم ہی ہے“
عار یہ سنجیدہ نگاہیں شاہویر کے چہرے کی طرف کرتی بولی

”ٹھیک ہے تمہارے سامنے لے آؤں گا کیا کرو گی“

شاہویر نے اس سے پوچھنا ضروری سمجھا

”اس کے لیے کی سزا اسے دلو اوں گی“

عار یہ نے اسے بے اختیار جواب دیا

”غلطی سے گولی مارنے پر کوئی سزا نہیں ہوتی ہے“

شاہویر نے اسے آگاہ کرنا ضروری سمجھا

”تم تو اس کو سزا دے سکتے ہو ہے نا؟“

عار یہ اٹھ کر بیٹھتی چہرے پر بھرپور سنجیدگی لیے اس سے بولی

”میں کیسے؟“

شاہویر اس کی بات تھوڑا انتشار سا ہوا

کیسے مطلب یہ علاقہ تمہارا ہے سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق ہوتا“

”ہے تم سردار ہو تم اس شخص کو ڈھونڈ کر اس کو سزا دو گے

عار یہ کے اس قدر سنجیدگی سے کہنے پر شاہویر کچھ بول نہیں سکا

”تم کرو گے نا ایسا؟؟“

سوالیہ نظریں شاہ ویر کے چہرے پر مرکوز کیے بولی شاہ ویر اسی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا۔

”تم کچھ کھاؤ گی؟؟“

شاہ ویر بات کا موضوع بدلنے کیلئے اس سے پوچھنے لگا
”نہیں“

لفظی جواب دیتے ساتھ کروٹ بدل کر پشت شاہ ویر کی طرف کیے آنسو بہانے لگ گئی شاہ ویر اسے دیکھنے لگ گیا۔

انعم کمرے میں آئی تو عدنان زیدی بیڈ پر بیٹھے نظر آئے چہرے بالکل
بے تاثر تھا

”عدنان مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی“

انعم فکر مند سی ان کی جانب دیکھتی کہنے لگیں

،، مصطفیٰ تو مجھے ہلا کر چلا گیا ہے ”

عدنان زیدی غمگیں لہجے میں کہتے آنکھوں میں آئی نمی کو اندر اتار گئے

،، وہ تو سب کو ہلا کر گئے ہیں ”

انعم بھی تاسف سے بولی عدنان زیدی نے ان کی طرف دیکھا۔

،، آپ سو جائیں آپ تھکی ہوئی لگ رہی ہیں ”

عدنان زیدی ان کے چہرے سے اندازہ کرتے ہوئے نرمی سے کہنے لگے

،، آپ بھی سو جائیں آپ کی طبیعت بھی مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی ہے ”

انعم بھی ان کیلئے فکر مند ہوتی دیکھتے ہوئے بولیں وہ خاموشی سے لیٹ گئے

مگر جانتے تھے کہ نیند نہیں آئے گی کوئی اپنا عزیز چلا جائے تو کیسے آنکھ لگ

سکتی ہے۔۔

سرد صبح کا آغاز ہوا شاہویر کی آنکھ کھلی تو نظر باتھ روم سے باہر نکلتی عاریہ پر گئی وہ اٹھ کر بیٹھا اس کے چہرے پر غور کیا آنکھیں حد سے زیادہ سو جھی ہوئی تھی وہ سمجھ گیا تھا کہ پوری رات وہ روتی رہی ہے۔۔۔
 ”اب کیسی ہے طبیعت؟؟“

شاہویر بیڈ سے اترتا اس کے سامنے آ کر کھڑا پوچھنے لگا
 ”کیسی ہو سکتی ہے“

سپاٹ انداز میں جواب دیتی وہ کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی شاہویر اسے جاتا دیکھنے لگ گیا اسکی حالت کو سمجھتا خاموشی سے فریش ہونے کیلئے چلا گیا عاریہ نے پلٹ کر دیکھا شاہویر زیدی کو واقع غصہ نہیں آیا تھا وہ سوچ کر حیران ہوئی۔

”کیسی طبیعت ہے تمہاری؟؟“

حمنہ کی آواز پر وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی

”ٹھیک“

عار یہ نے لفظی جواب دیا

”میں تمہارے لیے ناشتہ لے کر آئی ہوں تمہاری طبیعت بہتر نہیں ہے“

”ناشتہ کرو اور یہ جو س بھی پیو تمہیں اچھا محسوس ہوگا

حمنہ نارمل انداز میں ٹیبل پر ٹرے رکھتی اسکی طرف دیکھ کر کہنے لگی عار یہ

اس کو دیکھ رہی تھی

”مجھے بھوک نہیں ہے حمنہ“

عار یہ نے سنجیدہ لہجے میں اسے کہا

عار یہ تھوڑا سا کھالودیکھو نہیں کھاؤ گی بیمار ہو جاؤ گی تم خود بتاؤ جب تم“

”کبھی بیمار ہوتی تھی تو انکل پریشان نہیں ہوتے تھے؟؟“

حمنہ بھی اب سنجیدہ نگاہیں اس پر مرکوز کیے سوال کرنے لگی

عار یہ کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا

عار یہ میری جان اٹھو کچھ کھا لو اتنا تیز بخار ہے کچھ کھاؤ گی تبھی طبیعت ”
 ٹھیک ہو گی نا کچھ کھاؤ گی نہیں تو میڈیسن کیسے کھاؤ گی اور میڈیسن نہیں کھاؤ
 “گی تو کیسے ٹھیک ہو گی میری جان اٹھو کھانا کھاؤ

محبت پاش لہجے میں اس کے پاس بیٹھے اسے منانے کی کوشش کرنے لگے
 “مجھے نہیں کھانا میرا دل نہیں ہے ڈیڈ ”

منہ بنا کر منع کرتی لحاف میں منہ چھپا گئی
 ٹھیک ہے آپ کی مرضی میں بھی نہیں کھاؤ گا اور اگر میں کھانا نہیں کھاؤ ”
 “گا تو اپنی میڈیسن بھی نہیں کھا سکوں گا باقی آپ کی مرضی
 مصطفیٰ خفگی سے کہتے ساتھ اٹھ کر جانے لگے عاریہ نے فوراً لحاف ہٹایا
 “میں کھا رہی ہوں ”

معصومیت سے کہتے ساتھ وہ ٹرے گود میں رکھتی کھانا شروع کر گئی مصطفیٰ
 (مسکرا دیے اور اس کے ماتھے پر گواہ دیا

منظر دھندلا ہوا اور وہ واپس حال میں لوٹی آنکھوں میں آنسو موجود تھے

حمنہ اسی کو دیکھ رہی تھی

”ہوتے تھے بہت ہوتے تھے“

بھرائی ہوئی آواز میں کہتے ساتھ وہ حمنہ کو بھی ادا اس کر گئی

”تو پھر کھالونا اگر نہیں چاہتی کہ انکل پریشان ہو پلینز“

حمنہ اس کے چہرے سے آنسو پونچھتے ہوئے پیار سے کہتی اس کا ہاتھ تھام کر

صوفے پر بٹھا گئی شاہ ویر فریش ہو کر باہر آیا نظر ان دونوں پر گئی حمنہ عاریہ

کو کھانا کھلا رہی تھی عاریہ روتے ہوئے کھانا کھا رہی تھی۔۔

”حمنہ“

شاہ ویر کی آواز پر حمنہ اور عاریہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے

تم اذیان کو دیکھو اس کو تمہاری ضرورت ہے عاریہ کا خیال رکھنے کیلئے میں

”ہوں“

شاہ ویر نرم لہجے میں کہتے ساتھ اسے جانے کا اشارہ کر گیا حمزہ سر کو خم دیتی خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی عاریہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی
 ”کھاؤ“

شاہ ویر عاریہ کی نظریں اپنے پر پا کر اشارہ کر گیا۔

”یا تم چاہ رہی ہو کہ حمزہ کی طرح میں تمہیں اپنے ہاتھ سے کھلاؤ“
 عاریہ کو غصہ دلانے کیلئے جان کر شوخیہ لہجے میں اس کے چہرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتا کہنے لگا
 ”نہیں میں خود کھالوں گی“

ٹھنڈے مگر دھیمے لہجے میں کہتے ساتھ وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی ناشتہ کرتے دوران شاہ ویر کی نظریں مسلسل اسی پر تھیں عاریہ نا جانے کیوں مگر آج پہلی بار شاہ ویر کی نظروں سے نروس ہو رہی تھی
 ”تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟؟“

عاریہ گھبراہٹ کے مارے سراٹھا کر اس کو دیکھتی سوال کرنے لگی

”کیا مطلب کیوں پھر کہاں بیٹھو؟؟؟“

شاہ ویرنا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا کہنے لگا

”جہاں مرضی بیٹھو مگر مجھے گھورنا بند کرو“

عار یہ سرد لہجے میں کہتے ساتھ پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی

”بیوی ہونے کے باوجود دیواروں کو دیکھو یہ تو نا انصافی ہے“

عار یہ کی بات تھوڑی خفگی سے کہتے ساتھ مسکرایا عاریہ نے آنکھیں چھوٹی

کیے اسے گھورا اور کچھ کہے بغیر صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی

”کیا ہوا؟؟؟“

شاہ ویر نے آئبر واچکا کر سوال کیا

”میں نے کر لیا ناشتہ اور ہاں میرا کام جتنا جلدی ہو سکے کر دو“

عار یہ سنجیدہ لہجے میں کہتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔

”شاہ ویر کیا کرے گا“

عار یہ کی بات پر پریشان ہوتا سوچنے لگا اور پھر جیب سے فون نکال کر معاذ کا نمبر ڈائل کیا

”ایک تو یہ پتہ نہیں کہاں غائب ہو گیا ہے فون ہی نہیں اٹھا رہا“
معاذ کے کال نہ اٹھانے پر تپ کر کہتے ساتھ فون میز پر رکھ گیا۔

”اذیان یہ کھالیں پین کلر سر درد ٹھیک ہو جائے گا“
حمنہ کمرے میں آکر اذیان کی طرف پین کلر بڑھاتی کہنے لگی
”شکریہ“

حمنہ کے ہاتھ سے تھا متاسر کو خم دیتے ہوئے شکر ادا کرنے لگا
میں ابو کو دیکھ آؤ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ان کی طبیعت بھی خراب
ہے“

حمنہ اس کو آگاہ کرتی باہر کی طرف بڑھنے لگی اچانک اس کا سر چکرایا اور وہ
لڑکھڑائی

”حمنہ“

اذیان جو اسے جاتا دیکھ کر ایک دم اس کے لڑکھڑانے پر فکر مند سا بیڈ سے اتر
کر اس کی طرف بڑھا
”تم ٹھیک ہو؟“

اذیان اسے کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بٹھاتا پریشانی سے پوچھنے لگا
”پتہ نہیں چکر سے آگئے ایک دم“
سر پکڑے حمنہ تھکی تھکی سی اسے کہنے لگی
”تم نے ناشتہ کیا ہے؟“

اذیان اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا حمنہ نفی
میں سر ہلا گیا

کتنی غلط بات ہے سب کا خیال رکھ رہی ہو تمہارا کون رکھے گا ہاں اپنی فکر ”
 ،، نہیں کرنی؟؟

اذیان خفگی سے اسے دیکھتے پوچھنے لگا

شاہ ویر جو باہر جا رہا تھا اذیان کے اونچے لہجے ہر قدم روک کر ان دونوں کو
 دیکھنے لگا اذیان کو حمنہ کی اس قدر فکر کرتا دیکھ کر شاہ ویر کے چہرے پر
 مسکراہٹ نمودار ہوئی حمنہ اور اس کا بچپن ایک ساتھ گزرا تھا کیا تھا کہ اگر
 وہ اس میں دلچسپی نہیں رکھتا مگر اس کی کزن تو تھی

،، آپ آپ رکھیں گے میرا اور آپ کریں گے میری فکر ”

حمنہ اعتماد بھرے لہجے میں اسے کہتے ساتھ اذیان کا غصہ کم کر گئی

،، تم یہی بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں ”

اذیان اسے تنبیہ کرتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگا شاہ ویر کو
 کھڑا دیکھ کر اسے تجسس ہوا مگر خاموشی سے کچن کا رخ کر گیا

مجھے خوشی ہوئی تمہارے لیے تم اذیان جیسا لائف پار ٹر ہی ڈزو کرتی ”
 ”ہو

باہر کھڑے ہی اذیان حمنہ سے مخاطب ہوا حمنہ کا دھیان اس کی طرف گیا
 ”شکریہ“

مسکراتے ہوئے نرمی سے جواب دیا شاہویر باہر کی طرف بڑھ گیا
 ان کو کیا ہو گیا اللہ خیر ہی کرے کبھی مجھ سے اتنے اچھے سے بات کی تو ”
 ”نہیں ہے

حمنہ پریشان سی ذہن میں سوچنے لگی
 تبھی اذیان کمرے میں داخل ہوا اور حمنہ کو دیکھا
 ”کیا کہ رہا تھا یہ تمہیں؟؟“

اذیان ٹرے بیڈ پر رکھتا حمنہ کے سامنے آکر بیٹھتا سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا
 کہ رہے تھے خوشی ہوئی تمہارے لیے تم اذیان جیسا لائف پار ٹر ہی ”
 ”ڈزو کرتی ہو

حمنے نے لفظ بہ لفظ اسے شاہویر کی کہی دہرا دی اذیان سر کو خم دیتا اس کو کھانا کھلانے لگا حمنے خاموشی سے اس کے ہاتھوں سے کھانا کھا رہی تھی جس طرح اذیان اس کی فکر اس کے ساتھ رہتا تھا آج سے پہلے حمنے کو کسی نے اس طرح ٹریٹ نہیں کیا تھا وہ شکر گزار تھی کہ اس نے جو فیصلہ کیا وہ بالکل ٹھیک تھا۔

”عار یہ نے ناشتہ کیا؟؟“

اذیان اس کو کھلا کر فارغ ہوا تھا تو عاریہ کا خیال آیا

”جی بہت مشکل سے لیکن کروادیا تھا“

حمنے نے اسے بتایا اذیان ٹھیک ہے بول گیا

”یہ میں رکھ دوں گی آپ آرام کریں“

حمنے ٹرے اٹھاتی اپنے مخصوص انداز میں اسے کہتے ساتھ باہر کی طرف

بڑھنے لگی

”اور ہاں شکریہ“

جاتے جاتے یلخت پلٹ کر مسکراہٹ کیساتھ بولتی چلی گئی اذیان کے لبوں پر ہلکی سی مسکان آئی۔

”داور تمہیں معلوم ہے معاذ کہاں ہے؟؟؟“
شاہویر داور کی طرف دیکھتا ہوا سوال کرنے لگا داور تھوڑا سا گھبرا یا
”مجھے تو نہیں پتہ صاحب“
داور نظریں جھکائے تھوڑا جھجھکتے ہوئے جواب دینے لگا
”اف پتہ نہیں یہ کہا غائب ہے اوپر سے عاریہ کو مصطفیٰ انکل کا مجرم بھی“
”چاہیے کیا کروں؟“

شاہویر واقع خاصا پریشان نظر آ رہا تھا اور اسکی باتیں داور کو پریشان کر گئی
”تم اس لڑکے کو دیکھ نہیں سکتے تھے کیا؟“

شاہویر ترشی سے داور کی طرف دیکھتا چلا یا داور سہم سا گیا
 ”معاف کر دیں صاحب سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ میں کچھ سمجھ نہیں سکا“
 داور خوفزدہ سا معذرت خواہ لہجے میں بولا شاہویر نے اسے جانے کا اشارہ
 کر دیا

کچھ دیر وہی بیٹھا اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا وہ خود بھی
 اس انسان کو ڈھونڈنا چاہتا تھا مگر وہ ایسے کیسے ڈھونڈ سکتا تھا جب تک اسے
 کوئی ثبوت نہ مل جائے اور ایسے کیسے کسی کو بھی گھنگار ٹھہرا سکتا تھا۔۔

رات آٹھ بجے کے قریب وہ گھر واپس لوٹا گہری خاموشی نے استقبال کیا
 شاید سب لوگ ہی کمروں میں موجود تھے وہ خود بھی اپنے کمرے کا رخ
 کر گیا کمرے میں داخل ہوا تو عاریہ کو سوتے ہوئے پایا گہرا سانس خارج کرتا
 وہ فریش اور ایزی ہونے کیلئے وارڈروب سے کپڑے نکالتا ہاتھروم کی
 طرف بڑھ گیا۔۔

تھکاوٹ اور نیند پوری نہ ہونے کے باعث اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی سر پر درد ہو رہا تھا کاؤچ پر آکر لیٹا کچھ دیر خود کو پر سکون کرنے کیلئے آنکھیں بند کی تو پتہ ہی نہیں چلا اور آنکھ لگ گئی۔

کمرے میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی دونوں اپنی اپنی جگہ لیٹے نیند پوری کرنے میں مصروف تھے کہ یکدم عاریہ کی آنکھوں کے سامنے مصطفیٰ کا چہرہ لہرایا وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی اور نظر ارد گرد گھمائے زیر و بلب کی روشنی میں اس کی نظر کاؤچ پر سوتے شاہ ویر پر گئی گہرا سانس خارج کرتی وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی پانچ منٹ اسی پوزیشن میں بیٹھنے کے باوجود گھبراہٹ نہیں رکی تو عاریہ نے باہر جانے کا سوچا پیروں پر چیل پہنتی کمرے سے باہر کی طرف چلی گئی۔ لان میں جیسے آئی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرائی جس سے عاریہ بہتر محسوس کرنے لگی مگر اب آنکھوں

اشک بہنے لگے وہ مصطفیٰ کے دل کے بہت قریب تھی ایکدم ان کا اتنا دور
جانا عاریہ کا دل اس بات کو قبول نہیں کر سکا رہا تھا۔

ملازمہ جو انعم کے کہنے پر عاریہ اور شاہ ویر دونوں کو بلانے کیلئے آئی اور
دروازے پر دستک دینے لگی دستک کی آواز میں اندر لیٹے شاہ ویر کی نیند میں
خلل ہوا اس کی آنکھ کھلی اس نے بیڈ پر دیکھا عاریہ نہیں تھی شاہ ویر کے
ماتھے پر شکنیں ابھری اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھا مگر باتھ روم کی لائٹ
دیکھ کر شاہ ویر کا دل لے چین سا ہوا
شاہ ویر نے کمرے کا دروازہ کھولا ملازمہ کھڑی تھی
”عاریہ کو دیکھا ہے؟؟“

شاہویر نے سیدھا عاریہ کا پوچھا ملازمہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئی اس لڑکی کا ایکدم شاہویر کی نظروں سے دور ہونا شاہویر کو خاصا بے چین کر گیا تھا وہ زینے اتر کر نیچے آیا تو ڈائمننگ ٹیبل پر سب موجود تھے مگر عاریہ نہیں تھی

”عاریہ کہاں ہے شاہویر؟؟“

عدنان زیدی اسے اکیلا دیکھ کر فوراً سے پوچھنے لگے شاہویر جواب دیے بغیر باہر لان کی طرف بڑھا

لان میں آتے ہی نظر سامنے ٹہلتی عاریہ پر گئی فوراً اس کی طرف بڑھا عاریہ اسے اپنی طرف آتا دیکھنے لگی شاہویر بغیر کچھ کہے عاریہ کے گلے لگ گیا

عاریہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی

”تھینک گاڈ تم ٹھیک ہو“

پر سکون انداز میں کہتا شاہویر اسکی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا وہ پریشان سی کھڑی تھی

”کیا ہو گیا ہے پیچھے ہٹو“

عار یہ ہوش میں آتی اسے خود سے دور کرنے کی سعی کرنے لگی
 ”تمہیں کمرے میں نہ پا کر میں پریشان ہو گیا تھا“

شاہ ویر اس سے دور ہوتا اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے کہنے لگا عاریہ کبھی اس
 کا ہاتھ تو کبھی اس کو دیکھ رہی تھی کیا واقعہ اس کو نہ پا کر پریشان ہوا تھا
 اچانک یہ خیال عاریہ کے ذہن میں آیا تھا

”کیوں پریشان ہو گئے تھے“

فاضلہ اختیار کرتی سنجیدہ لہجے میں سوال کرنے لگی

”کیا مطلب کیوں ہو گیا تھا تمہاری فکر رہتی ہے مجھے“

شاہ ویر نرم لہجے میں اسے صاف گوئی سے جواب دینے لگا
 ”تم رورہی تھی؟؟“

شاہ ویر کی نظر اس کی بھیگی پلکوں پر پڑی تو سوالیہ نظریں اس پر جمائے کہنے
 لگا

”مجھے ڈیڈ کی یاد آرہی تھی“

بھرائی آواز میں اسے جواب دیتی نظریں جھکا گئی
 ”اداس نہ ہو وہ جہاں ہوں گے بالکل ٹھیک ہوں گے“
 شاہ ویر اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اس کا سر اوپر اٹھا کر اسے تسلی دیتا آنسو
 پونچھنے لگا عاریہ بس ساکت سی کھڑی اسے یہ حرکت کرتا دیکھ رہی تھی
 نرمی اور پیار دوائی چیزیں ہے جو عورت کے پتھر دل کو بھی موم۔ کر دیتا
 اور شاہ ویر کا یہ فکر کرنا نرم لہجے میں بات کرنا عاریہ کا دل موم کر رہا تھا

کچھ دیر شاہ ویر اور عاریہ میں خاموشی رہی شاہ ویر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا
 ”ڈنر کرنے چلیں گھر والے ویٹ کر رہے ہیں“
 شاہ ویر اس کے چہرے پر نظریں جمائے اسے کہنے لگا
 ”میرا دل نہیں ہے“

عاریہ اسے دیکھے بغیر نفی میں سر ہلا گئی

تھوڑا سا کھالو ویسے بھی ایک ساتھ اتنے سٹریس کی وجہ سے تمہارا ویٹ ”
 “کم ہو گیا ہے

شاہویر اس پر غور کرتا مزاحیہ انداز میں اسے بولا عاریہ نے آنکھیں چھوٹی
 کیے بے اختیار اس کی طرف دیکھا
 “تو کیا میں موٹی ہوں؟”

خفگی سے اسے دیکھتے پوچھنے لگی وہ معصومیت سے نفی میں سر ہلا گیا عاریہ
 اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔

“اتنے معصوم نہیں ہو جتنا بن رہے ہو”
 عاریہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتی منہ بسور کر بولی کہ اب شاہویر
 مسکرایا

ڈائننگ ٹیبل پر جہاں گھر کے باقی افراد موجود تھے وہ دونوں بھی ان کے
 ساتھ بیٹھ کر ڈنر کرنے لگے

”اتنا سے کیا ہو گا عاریہ ٹھیک سے کھاؤ صحت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے“
انعم اس کی پلیٹ پر نظر ڈالتی تفکر سے کہنے لگیں عاریہ ان کی طرف متوجہ
ہوئی اور چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائی۔

”مصطفیٰ کی کمی بہت محسوس ہو رہی ہے آج اس ٹیبل پر“

عدنان زیدی مغموں لہجے میں کہتے ساتھ اذیان اور عاریہ دونوں کو اداس کر
گئے وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگی اور آنکھوں میں نمی چھا گئی حمہ
نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اذیان اپنے آنسو صاف کرتا ایک اداس
نگاہ اس پر ڈال گیا۔

”واقع بھائی گھر کا ایک فرد چلا جائے تو گھر بالکل ویران سا لگتا ہے“
اصغر زیدی ان کی بات سے اتفاق کرتے لہجے میں افسردگی سجائے بولے
جس پر ڈائننگ ٹیبل پر بالکل خاموشی سی ہو گئی۔
”میرا ہو گیا“

عار یہ ٹشو سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ساتھ اپنے آنسو چھپاتی اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھ گئی شاہ ویر اس کے پیچھے گیا۔

شاہ ویر کمرے میں داخل ہوا تو سوچ کے مطابق وہ بیڈ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی شاہ ویر اس کے ہمراہ جا کر بیٹھا عاریہ نے اسکی طرف دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا

ڈیڈ مجھ سے ایک دم اتنے دور چلے گئے وہ میرے ماما بابا بیسٹ فرینڈ سب ”
“تھے وہ مجھے بالکل اکیلا چھوڑ گئے ہیں

بھرائی ہوئی آواز میں وہ زمین پر اپنی نم آنکھیں جمائے بتانے لگی
میں تمہارا غم سمجھتا ہوں تم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ ہمیشہ ”
“تمہیں جب بھی اکیلا محسوس ہو یا کوئی ضرورت ہو تو مجھے بتا سکتی ہو
شاہ ویر بے اختیار کہنے لگا عاریہ نے نظریں اس کے چہرے کی جانب کی
“تم میرے دوست نہیں ہو”

عار یہ نفی میں سر ہلا کر افسردگی سے کہنے لگی
 لیکن ہم دوست بن تو سکتے ہیں نا پرانی ساری تلخ باتوں کو بھول کر ایک نئی ”
 “ شروعات کرتے ہیں دوست بن کر
 شاہ ویر زیدی زندگی میں پہلی بار کسی کو خود اپنا دوست بننے کی آفر کر رہا تھا
 عاریہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا
 دوست کہ دینے سے کوئی دوست نہیں بن جاتا ہے دوستی کو نبھانا پڑتا ہے ”
 “

عار یہ سنجیدہ لہجے میں اسے یاد دہانی کروانے لگی
 “ دشمن ہو یا دوست دونوں کے ساتھ بہت وفادار رہتا ہوں ”
 پر اعتماد لہجے میں کہتے ساتھ عاریہ کو متاثر کر گیا عاریہ کے چہرے پر
 مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ اس کا ہاتھ تھام گئی۔
 “ ویسے روتے ہوئے تم اچھی نہیں لگتی ہو ”

شاہ ویر اسے آنسو صاف کرتے ہوئے دیکھتا بتانے لگا عاریہ نفی میں سر ہلا گئی

”غصے میں ہی صحیح لگتی ہو“

شاہویر نے اسے بتانا ضروری سمجھا جس پر عاریہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

”پہلا لڑکا ہے جو کہ رہا ہے غصے میں اچھی لگتی ہو“

منہ بنا کر اسے کہتے ساتھ اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی

”یہی غصے تو تمہارا پسند آیا عاریہ مصطفیٰ“

عاریہ کو جاتا دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں کہتا لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ سجا

گیا عاریہ سے بات کرنا اس کے قریب رہنے سے شاہویر زیدی کو بہت اچھا

محسوس ہو رہا تھا۔

رات کے پہر سب کاموں سے فارغ ہو کر حمنہ کمرے میں آئی تو اذیان کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا حمنہ کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اذیان نے سلام پھیرا

”اچھا فیل نہیں کر رہا تھا تو سوچا نماز پڑھ لوں“
 اذیان حمنہ کی نظریں خود پر پا کر اسے بتانے لگا
 آپ نے بہت اچھا کیا اچھا فیل کرنے کیلئے اس سے بہترین جگہ ہو ہی
 ”نہیں سکتی ہے کوئی“

وہ مسکراتے ہوئے اسے جواب دیتی بیڈ کی طرف بڑھ گئی
 ”حمنہ میں سوچ رہا ہوں ہم دونوں سنگاپور شفٹ ہو جائے“
 اذیان نماز جگہ پر رکھتا سنجیدہ لہجے میں اپنے ارادے سے آگاہ کرنے لگا
 ”کیوں؟“

حمنہ نے بے اختیار پوچھا یکدم اس طرح گھر والوں سے دور جانے کا خیال
 ذہن میں آیا

”ڈیڈ کا بزنس ہے وہاں میں وہ سنبھالنا چاہتا ہوں“

اذیان بیڈ پر اس کے ساتھ آکر لیٹا اسے وجہ بتانے لگا حمنا اسے دیکھ رہی تھی

عار یہ اس کا کیا اس کو ایسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے ہیں میری سٹڈیز بھی ”تو ہیں“

حمنا اسے ٹالنے کی کوشش کرنے لگی اذیان اسے دیکھنے لگا
ٹھیک ہے پھر میں کچھ ٹائم بعد اکیلے وہاں جاؤ گا ہفتے کا سٹے کر کے آجایا“
”کروں گا“

اذیان نے مسئلے کا حل سوچا جس پر وہ سر کو خم دے گئی
یہی بہتر ہے ایک دم جانا مناسب نہیں ہو گا سٹڈیز مکمل ہو جائے میری“
”عار یہ یہاں سب میں اڈ جسٹ ہو جائے تو پھر چل لیں گے
حمنا اس کے سینے پر رکھتی نرمی سے کہنے لگی اذیان اثبات میں سر ہلا گیا
”شکر یہ ہمیشہ مجھے سمجھنے کیلئے“

حمنہ اس کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی مسکراتی اذیان اس کے ماتھے پر
لب رکھ گیا۔

”تم میری زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ ہو اور ہمیشہ رہو گی“
اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا رومانوی لہجے میں کہتے ساتھ اس کے اور اپنے بیچ
کے ایک فاصلے کو بھی ختم کر کے اپنے بالکل قریب کر کے آنکھیں بند کر گیا
وہ سرد گال لیے اس کی باہوں میں موجود سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

مصطفیٰ کو گزرے دو ہفتے ہو چکے تھے ہر کوئی اپنی اپنی زندگیوں میں واپس
مصرف ہو چکا تھا یاد آتی تھی مگر اب تو عاریہ اور اذیان کو بھی صبر آ گیا تھا
اور دونوں ہی پہلے سے کافی بہتر تھے

ڈائمنگ ٹیبل پر ناشتہ لگا ہوا تھا گھر کے سبھی افراد موجود تھے سوائے عاریہ
کہ رات کو دیر سے آنکھ لگنے کے باعث شاہویر نے اسے جگانا مناسب نہیں
سمجھا تھا

”گڈ مارنگ“

پرنٹڈ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس گھنگرا لے بالو کو ہاف کیچر میں قید کیے سادگی
میں بھی وہ پیاری لگ رہی تھی شاہویر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی دل
کی دھڑکن تیز ہوئی
”گڈ مارنگ بچے“

عدنان زیدی نے اپنائیت بھرے انداز میں کہا وہ مسکراتے ہوئے شاہویر
کے ساتھ والی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”تم کہاں جا رہی ہو؟“

حمزہ کو یونیفارم میں موجود پا کر وہ سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگی
”میں آج سے کالج سٹارٹ کر رہی ہوں دوبارہ پیپرز بھی قریب ہیں“

حمنے نے اسے آگاہ کیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

ناشتے سے فارغ ہو کر اذیان حمنے کو کالج چھوڑنے جا رہا تھا اور شاہ ویر بھی کسی کام کے سلسلے میں باہر جا رہا تھا

”شاہ ویر؟؟؟“

عار یہ اسے جاتا دیکھتے ہوئے پکارنے لگی شاہ ویر کے بڑھتے قدم رکے

”وہ شخص ملا؟“

اس کے مقابل میں آ کر کھڑی ہوتی بے حد سنجیدہ لہجے میں سوال کرنے لگی

شاہ ویر خاموش رہا عاریہ کے الفاظ اذیان کے کانوں سے ٹکرائے وہ ایک دم

رک گیا اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوا

میں تم سے بات کر رہی ہوں مجھے واقعہ لگتا ہے شاہ ویر کہ تمہارے

”علاقے میں کبھی کسی کو انصاف نہیں ملا ہوگا“

عارِیہ سردلجہ اختیار کر گئی

”ایسا نہیں ہے عاریہ“

شاہ ویر نے اپنی وضاحت میں کچھ بولنا ہی چاہا کہ اذیان بول پڑا حمہ بھی اس کے پیچھے آئی

”کیا بات کر رہے ہو تم دونوں؟“

اذیان ان دونوں کے قریب آتا پریشان سا پوچھنے لگا
 ”ڈیڈ کو جس نے گولی ماری میں نے شاہ ویر سے کہا تھا اسے ڈھونڈو مگر وہ“
 ”ابھی تک یہ کام نہیں کر سکا“

عارِیہ سینے پر بازو باندھ کر اذیان کو بتانے لگی

سیریل سیلی عاریہ تمہیں لگتا ہے وہ گولی مار کر اسی علاقے میں ہو گا وہ ڈر کر

”بھاگ گیا ہو گا اور اس نے گولی جان کر نہیں ماری غلطی سے لگی ہے

اذیان غصے سے عاریہ کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگا عاریہ کے چہرے کے

تاثرات بھی سختی میں بدلے

”جان کر ماری تھی یا غلطی سے ماری تو تھی نا وہ سزا کا حقدار ہے“

عار یہ اذیان کیسا تھا اسی کے انداز میں بات کرنے لگی
واقع تمہارا والا دماغ خالی ہے ڈیڈ کی زندگی اتنی ہی تھی وہ گولی نہ بھی لگتی تو
کچھ اور ہو سکتا تھا اور رہی بات کہ اگر انجانے میں کوئی غلطی ہو جائے اس
کی کوئی سزا لاء میں بھی نہیں ہے تو بہتر ہے اپنے اس دماغ میں یہ بات بٹھالو
”ٹھیک ہے“

عار یہ کو بھرپور سنجیدہ لہجے میں سمجھا کر وہ حمہ کو لیے باہر کی طرف بڑھ گیا
عار یہ اسے جاتا دیکھنے لگی شاہ ویر اس سارے معاملے میں خاموش رہا عار یہ
خاموشی سے کمرے کا رخ کر گئی ایک نظر اسے جاتا دیکھ وہ بھی جس کام کیلئے
نکل رہا تھا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

عار یہ کمرے میں۔ بیٹھی ہوئی تھی تبھی انعم کمرے میں دستک دے کر اندر آئیں عاریہ کا دھیان ان کی طرف گیا
 ”کوئی کام تھا آنٹی مجھے بلا لیتی۔“

عار یہ اپنی جگہ سے اٹھ کر احتراماً انداز میں کہنے لگی
 ”میں اپنی بہو سے کچھ باتیں کرنا چاہ رہی تھی تو سوچا آ جاؤ“
 انعم چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسے بتانے لگیں عاریہ سر کو خم دے گئی
 اور انہیں بیٹھنے کا بولا

پہلے تو مجھے تم سے سوری کرنی ہے بیٹا میں جانتی ہوں میرا رویہ شروع
 میں اچھا نہیں تھا تمہارے ساتھ کیا ہے نا بچپن سے یہی ذہن میں تھا کہ
 ”حمہ بہو بنے گی تو بس اس لیے

انعم نرم لہجہ اپنائے شرمندگی سے کہنے لگی
 ارے نہیں آنٹی ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بالکل ٹھیک تھی اپنی جگہ
 ”میں خود بھی یہ سب نہیں چاہتی تھی مگر ہو گیا

عار یہ نے فوراً سے انہیں کہا جس پر وہ ہلکا سا مسکرائیں

شاہ ویر تمہیں پسند کرتا ہے جب اس کو سمجھ بوجھ آنے لگی میں نے ”

نا جانے کتنی دفعہ شاہ ویر سے حمنہ کا ذکر کیا مگر وہ کوئی دلچسپی ہی نہیں ظاہر کرتا تھا ہمیشہ بات ٹال دیتا اور پھر بعد میں انکار کر دیا اس کے علاوہ بھی کسی لڑکی کا ذکر نہیں کرتا تھا مگر تمہارے ساتھ شادی کا ذکر ہوا تو وہ اس بات کو خاصا سنجیدہ لے گیا شاید شاہ ویر کا اور تمہارا نصیب جڑا تھا حمنہ اور اذیان کا یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کیونکہ ان کے فیصلوں کے پیچھے چھپی ہوئی مصلحت ہم نہیں جان سکتے ہیں عاریہ بچے اب آپ میری طرف سے بے فکر ہو جاؤ کیونکہ اب سے تم میری بیٹی ہو اور میں تمہاری ماں کوئی بھی بات شاہ ویر غصہ ہو تنگ کرے کوئی بھی مسئلہ جیسے ایک بیٹی ماں کے پاس آ جاتی ہے تم بھی آ سکتی ہو

انعم اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے آخری بات کرتے وقت گال پر ہاتھ رکھ
گئیں عاریہ بہت وقت بعد دل سے مسکرائیں اور انعم کے گلے لگ گئی انعم
بھی مسکرا دیں۔

کچھ دیر مزید ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد انعم نماز ادا کرنے کیلئے
واپس چلی گئیں

آنٹی جس کو آپ پسندیدگی سمجھ رہی ہیں وہ پسندیدگی نہیں آپ کے بیٹے”
کے ضد ہے اور مجھے اب سمجھ آئی کہ وہ ڈیڈ کی ڈیڈ کی وجہ سے مجھ پر ترس
”کھا رہا تھا

عاریہ ان کے جانے کے بعد خود سے ہمکلام ہوتے ہوئے شدید غصے سے
کہتی بیڈ پر بیٹھ گئی

شاہ ویر شام کے وقت گھر واپس آیا عدنان زیدی اور انعم کو سلام کرنے کے بعد وہ کمرے کی طرف بڑھا نظر بیڈ پر بیٹھی عاریہ پر گئی عاریہ نہ ایسے ظاہر کروایا جیسے وہ آیا ہی نہ ہو شاہ ویر وارڈروب کی طرف بڑھ کر کپڑے نکالنے لگا اور پھر پلٹ کر نظر اس پر ڈالی

”کیا حال ہیں؟؟“

شاہ ویر نے بات کا آغاز کیا

”آنکھیں خراب ہے تمہاری نظر نہیں آرہا ہے ٹھیک ہوں“

عاریہ سر دلہجے میں جواب دیتے ساتھ بیڈ سے اتر کر باہر کی طرف بڑھنے لگی آج بہت ٹائم بعد وہ پرانے والے انداز میں آئی تھی

”کیا ہوا ہے تمہیں میں نے تو صبح کچھ نہیں کہا“

شاہ ویر اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکتا سنجیدگی سے پوچھنے لگا عاریہ نے اسے دیکھا۔

شاہ ویر زیدی میرے سامنے اتنا اچھا بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری ”

”اصلیت سے بہت اچھے سے واقف ہوں

عار یہ آنکھوں میں سختی سجائے اسے گھورتے ہوئے بولی

مجھے دیکھا واکر نے کی عادت نہیں ہے براہوں تو براہوں اگر اچھا ہوں تم ”

”سمجھو جاؤ کہ سامنے والا خاص ہے

شاہ ویر اس کی کلائی پر گرفت سخت کرتا سخت رویہ اختیار کیے اسے بتانا

ضروری سمجھنے لگا

تمہیں لگتا ہے میں تمہاری باتیں مان جاؤ گی میں بیوقوف لڑکی نہیں ”

”ہوں

عار یہ اپنی کلائی چھڑوانے کی سعی کرتی غصے سے دانت پیس کر اسے کہنے

لگی۔۔

تم واحد لڑکی ہو عاریہ جس کی ہر بات میں سن لیتا ہوں ورنہ میں نے اپنے ”

”آگے کسی کو بولنے کی اجازت نہیں دی ہے

شاہویر اسے اپنے قریب کیے جتانے والے انداز اپنا کر بولا عاریہ کے

چہرے پر تکلیف دہ تاثرات نمودار ہوئے

تم سے نکاح کرنا ضد نہیں تھی تمہیں اپنی زندگی میں چاہتا پتہ نہیں کیوں ”

اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی مگر کچھ دن پہلے تمہیں تکلیف میں دیکھ

ناجانے کیوں مجھے تکلیف ہوئی اور پھر احساس ہوا کہ جس چیز کو لے میں

الجھن کا شکار تھا پھر معلوم ہوا مجھے تم سے محبت ہے مانا طریقہ غلط تھا تمہیں

”مجبور کیا

شاہویر کے آخری کہے گئے الفاظ نے عاریہ کو ساکن سا کر دیا وہ حیرانگی سے

اسے دیکھنے لگی

اور میری محبت کی سب حدیں اب تم پر ہی ختم ہیں میری زندگی میں آنے ”

”والی تم پہلی اور آخری لڑکی ہو

غصے میں اپنی دلی کیفیت اسے بیان کرتا اسے ویسے ہی چھوڑتا وہ کمرے سے

باہر کی طرف بڑھ گیا عاریہ اسے جاتا دیکھنے لگی

”یہ انسان مجھے ٹھیک نہیں لگتا ہے کبھی کچھ تو کبھی لچک“
شاہویر کے جانے کے کچھ دیر بعد ہوش میں وہ خود سے بڑبڑانے لگی۔

شاہویر لان میں آکر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا
یہ کیا بول دیا میں نے بول کر تو ایسے آیا ہے شاہویر جیسے وہ ضدی لڑکی“
تیری بات پر یقین کرنے لے گی بلکہ اب اور زیادہ سنائے گی جب کمرے
”میں واپس جائے گا“

ہوش میں آتا خود کو کو سننے لگا دماغ بے حد گرم ہوا ہوا تھا جیب سے سگریٹ
نکال کر اسے جلاتا لبوں سے لگا گیا کمرے میں وہ اس کی باتیں سوچ رہی تھی
اور لان میں کھڑا وہ اس کے رد عمل کو سوچ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ہمت کر کے وہ کمرے میں واپس آیا کمرے میں داخل ہوا تو
کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی زیر و بلب کی روشنی چھائی ہوئی تھی وہ بیڈ پر
مزے سے سو رہی تھی

”میری نیند خراب کر کے خود محترمہ سکون سے سو رہی ہے“
عار یہ کے چہرے کے نظروں کے حصار میں لیے میں دل ہی دل میں خود
سے مخاطب ہوا اور بیڈ کی طرف بڑھا تبھی عاریہ نے تکیہ اٹھا کر اس کی
طرف بڑھایا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا
”کاؤنچ پر“

سرد لہجے میں کہتے ساتھ کروٹ بدل گئی شاہ ویر بس اسے دیکھتا رہا ایک کو
حکم دینے والا شاہ ویر زیدی اپنی بیوی کا حکم خاموشی سے ماننا کاؤنچ کی طرف
بڑھ گیا محبت کا مطلب ہی جھک جانے کے ہیں کسی کی ایک نہ سننے والا ہمیشہ
اس مغرور لڑکی کے سامنے جھک جایا کرتا تھا۔

سمجھ رہا ہے یہ سب کر کے مجھے یقین دلادے گا کہ مجھے محبت کرتا ہے۔“
“جیسے میں تو اس کو جانتی نہ ہوں اپنے مفاد کیلئے کا حد تک گر سکتا ہے
عار یہ آنکھیں بند کیے ذہن میں اس کے متعلق سوچتی سونے کی کوشش
کرنے لگی۔

صبح شاہویر کی آنکھ سورج کی روشنی چہرے پر پڑھنے کے باعث کھلی نظر
سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑی عاریہ پر گئی جو ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس گلے
میں دوپٹہ لیے بال بنا رہی تھی شاہویر کی نظر اس پر ٹھہر سی گئی
”گڈ مارنگ“

رات کی تمام باتوں کو ذہن سے فراموش کیے وہ مسکرا کر کہنے لگا عاریہ اس
کی طرف متوجہ ہوئی
”مارنگ میرے لیے گڈ نہیں“

منہ بنا کر اسے جواب دیتی اپنی گھنگرا لے بال کیچر میں مقید کرتی جوتے پہننے
کیلے بیڈ کی طرف بڑھی
”اچھی لگ رہی ہو“

وہ ایک بار پھر بات کرنے کی کوشش کرنے لگا
”معلوم ہے“

عار یہ اسی انداز میں جواب دیتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی
”پانچ منٹ دو مجھے پھر اکٹھے نیچے چلتے ہیں“

کاؤچ سے اٹھتا وہ اسے کہتے ساتھ باتھ روم کی طرف بڑھنے لگا
”کیوں میرے اکیلے نیچے جانے سے گھر والے مجھے مار دیں گے“
عار یہ گردن موڑ کر اسے آنکھیں سکیر کر دیکھتی سوال کرنے لگی
”ہو سکتا ہے“

وہ مسکراہٹ ضبط کیے اسے جواب دیتا تھا گیا عاریہ سرد نگاہ اس پر ڈال گئی وہ
باتھ روم میں گھس گیا۔

پانچ منٹ میں شاہویر تیار ہو چکا تھا دونوں اکٹھے نیچے کی طرف بڑھے وہ ایک ساتھ زینے اتر رہے تھے آخری سٹیپ اترتے ہوئے ایکدم شاہویر نے عاریہ کا ہاتھ پکڑ لیا عاریہ نے گھور کر اس کی طرف دیکھا سب گھر والوں کی نظر ان دونوں پر گئی جو دیکھنے میں بے حد اچھے لگ رہے تھے

،،گڈ مارننگ

شاہویر اور عاریہ یک لہجے بولے سب نے جواب دیا عاریہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوایا شاہویر نے اس کیلئے کرسی پیچھے کی عاریہ اور سب شاہویر کی اس حرکت پر تھوڑے حیران ہوئے مگر خاموش رہے عاریہ مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجا گئی شاہویر اپنی کرسی سنبھال گیا

میں تمہاری ان حرکتوں سے امپریس نہیں ہوں گی شاہویر زیدی تو یہ

،، حرکتیں بند کرو

عاریہ دبی آواز میں اسے خفگی سے کہنے لگی جس پر وہ اثبات میں سر گیا

”لڑکیوں کی خواہش ہوتی ہے ان کا ہسبینڈ انہیں ایسے ٹریٹ کرے“
شاہویر مسکراتے ہوئے اسے جواب دینے لگا جس پر عاریہ نے سر دنگا ہوں
سے اسے گھورا

”میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے“
شاہویر کے چہرے پر نظریں جمائے وہ اسے صاف جواب دیتی ناشتے میں
مصروف ہو گئی۔

”اور اذیان کب جا رہے ہو سنگاپور؟؟“
عدنان زیدی اذیان کی جانب متوجہ ہوتے سوال پوچھنے لگے
”انکل نیکسٹ ویک“

مسکراتے ہوئے انہیں جواب دینے لگا جس پر وہ سر کو خم دے گئے حمہ کے
چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹ گئی اس ایک مہینے میں اسے اذیان کی اس

قدر عادت ہو گئی تھی اسے کچھ دن خود سے دور رہنے کا تصور کرنا بھی حمہ
کیلئے مشکل ہو رہا تھا

”مجھے بھی جانا سنا گا پورا اذیان“

عار یہ فوراً سے اذیان کی طرف دیکھتی کہنے لگی

میں کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں اور اب تم میریڈ بھی ہو تو تمہیں اپنے

”گھر کو دیکھنا چاہیے ہے

اذیان سنجیدگی سے اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگا وہ خفگی سے اسے

دیکھنے لگی

”میرا ہو گیا“

اذیان کے انکار پر وہ ادا اس ہوتی کر سی کھسکا کر واپس روم کی طرف قدم

بڑھانے لگی تیز قدم بڑھانے کے باعث عاریہ کا پیر بری طرح مڑا

”آہہہہہ“

پیر میں تکلیف محسوس کرتی بے اختیار چیخ اس کے ہلکی سے نکلی شاہویر سمیت سب اس کی طرف متوجہ ہوئے پیر میں شاید آگئی تھی جس کی وجہ سے عاریہ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا شاہویر اس کی طرف بڑھا

”تم ٹھیک ہو؟؟“

شاہویر اس کی طرف بڑھتا اسے سہارا دیے فکر مند سا پوچھنے لگا

”ٹھیک نظر آرہی ہوں میں کیا پیر مڑ گیا میرا“

عاریہ شاہویر کو کندھے سے پکڑے منہ بنا کر غصے سے جواب دینے لگی

شاہویر نے بغیر پرواہ کیے اسے گود میں اٹھایا اور اوپر کی طرف بڑھ گیا

”دھیان سے جانا“

عدنان زیدی تفکر سے شاہویر سے مخاطب ہوئے

”یہ شاہویر ہی ہے نا آپا“

مہوش حیرانگی سے انعم سے مخاطب ہوئیں

”شاہویر ہی ہے ایسوں کو ان کی بیویاں ہی صحیح رکھتی ہیں“

انعم مسکراتے ہوئے مہوش کو جواب دینے لگیں جس پر وہ بھی مسکرا دی
اذیان حمنہ کو کالج چھوڑنے کیلئے چلا گیا اور باقی سب اپنے اپنے کاموں میں
مصروف ہو گئے

شاہ ویر عاریہ کو کمرے میں لا کر احتیاط سے بیڈ پر بٹھانے لگا عاریہ کی ہارٹ
بیٹ معمول کی نسبت تیز چل رہی تھی ناجانے کیوں مگر آج پہلی بار
شاہویر کے قریب ہونے پر اس کی حالت غیر ہوئی تھی جو وہ خود بھی سمجھ
نہیں پائی تھی
تم مجھے خود سے دور کرنا چاہتی ہو مگر قسمت ہمیشہ مجھے تمہارے قریب
”کر دیتی ہے“

شاہویر اس کی کمر سے اپنے بازو ہٹاتا اس کے چہرے پر گہری نظریں جمائے
گھمبیر لہجے میں اسے کہنے لگا وہ کسی سحر میں جکڑی نروس سی اسے دیکھ رہی
تھی

تم یہ سب کیوں کر رہے ہو میں جانتی ہوں تم اتنے اچھے نہیں ہو تو کیوں ”
”بن رہے ہو؟؟“

وہ سوالیہ نظروں سے اس پر جمائے پوچھنے لگی
”تم سے محبت کی ہے اب فرمانبردار تو ہونا پڑے گا“

رومانوی لہجے میں کہتے ساتھ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کر گیا اسکی
قربت میں وہ اسے اپنا آپ بے بس محسوس ہو رہا تھا وہ زور سے آنکھیں میچ
گئی شاہویر محبت سے اس کے چہرے کو نقوش کو غور سے دیکھتا مزید قریب
ہوا تبھی دروازے پر دستک ہوئی عاریہ ہوش میں آئی اور شاہویر کے
چہرے پر ناگوار تاثرات چھائے
”آجائیں“

عار یہ پیچھے ہوتی اونچی آواز میں اجازت دینے لگی انعم اندر داخل ہو گئی
 ”زیادہ تو درد نہیں ہے عاریہ بچے“

انعم کمرے میں داخل ہوتی اس کی طرف بڑھ کر نرمی سے پوچھنے لگی شاہ
 ویر اس کے قریب سے اٹھ گیا عاریہ نفی میں سر ہلا گیا
 ”اتنا نہیں ہو رہا ہے“

دھیمے لہجے میں جواب دیتی وہ ایک نظر شاہ ویر پر ڈال گئی جو ڈریسنگ کے
 سامنے کھڑا ریست وایچ پہن رہا تھا

”اچھا مگر آپ یہ بام لگا لو اس سے آرام آجائے گا“
 فکر مند سی اسے کہتے ساتھ تھما گئیں وہ اثبات میں سر ہلا گئی
 ”تم نے آج ڈیرے پر نہیں جانا ہے“

انعم شاہویر کی طرف متوجہ ہوتی پوچھنے لگیں
 ”بس جا رہا ہوں اللہ حافظ“

سنجیدگی سے کہتے ساتھ کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا

”اچھا چلو میں بھی چلتی ہوں ٹھیک ہے آرام کرو آپ“

انعم عاریہ سے کہتے ساتھ کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئیں عاریہ گم سم سی بیٹھی تھی شاہویر کو خود کے قریب آنے پر اس نے روکا کیوں نہیں یہ بات سمجھ سے باہر تھا اسکا قریب آنا اچھا لگ رہا تھا یہ بات حیران کن تھا ذہن میں کئی باتیں کئی سوال گردش کر رہے تھے انہیں سوچوں میں گم بیٹ کر اوں سے پشت ٹکا گئی۔



گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے محسوس ہوا حمنہ کچھ چپ چپ سی ہے ناشتہ کی میز پر بھی آج وہ بالکل خاموش تھی۔

”سب ٹھیک ہے نا حمنہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟؟“

ڈرائیونگ کرتے ہوئے اذیان اسکی جانب ایک نظر دیکھتا پوچھنے لگا۔

”سب ٹھیک ہے کیوں؟؟“

وہ جو شیشے سے باہر دیکھ رہی تھی اس کے پوچھنے اذیان کی جانب متوجہ ہوتی
بدلے میں سوال کرنے لگی

”نہیں تم خاموش خاموش سی ہو“

اذیان نے ڈرائیونگ پردھیان دیتے ہوئے بتایا
”نہیں میں خاموش نہیں ہوں“

حمہ بظاہر نارمل انداز میں کہنے لگی اذیان سر کو خم دے گیا۔

کالج آتے ہی اذیان نے گاڑی روک دی حمہ خاموشی سے گاڑی سے اتر کر
اسے اللہ حافظ کرتی کالج کی طرف بڑھ گئی وہ اسے جاتا دیکھنے لگا اس کے نہ
کہنے کے باوجود وہ اس کی خاموشی کی وجہ جان چکا تھا رات میں اس سے
آرام سے بات کرنے کا ارادہ کرتا وہ گاڑی موڑ کر واپس گھر کا رخ
کر گیا۔۔۔

شاہ ویر ڈیرے پر موجود سگریٹ لبوں سے لگائے پینے میں مشغول تھا۔۔۔
”اسلام وعلیکم صاحب“

معاذ کی آواز پر شاہ ویر نے نظریں گھما کر اسے دیکھا
”وعلیکم اسلام کہاں غائب تھے معاذ میں نے کتنی کالز کی تمہیں“
شاہ ویر سیدھا ہو کر بیٹھتا سنجیدہ لہجے میں اس سے سوال کرنے لگا
صاحب وہ بیوی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی اسے میکے لے کر گیا ہوا تھا“
”

معاذ نے بغیر گھبرائے جھوٹ بولا شاہ ویر اسے دیکھ رہا تھا معاذ اس کے دیکھنے پر
تھوڑا گھبراسا گیا

آج سے پہلے تو تم نے میری کال نہیں کبھی نظر انداز کی جتنی مرضی ”
پریشانی آجائے اور نہ ہی تم نے مجھے بتانا ضروری سمجھا کہ تم اور نگزیب کو مار
”دیا ہے داور سے مجھے یہ معلوم ہوا

شاہ ویر سردلہجے میں اسے جھڑک گیا

معذرت صاحب مگر اچانک ہی گھر سے فون آگیا اور کچھ دن بیوی کی ”
”طبیعت بہت ہی زیادہ خراب تھی

معاذ ثر مندہ سا اس سے معذرت خواہ لہجے میں معافی مانگنے لگا

”اچھا ٹھیک ہے اب کام پر دھیان دو اور کوئی ضرورت ہو تو بتانا ”

شاہ ویر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے نرمی سے کہنے لگا معاذ اثبات میں سر ہلا
گیا

کل واپس آیا تو معلوم ہوا کہ مصطفیٰ صاحب فوت ہو گئے یہ سچ ہے کیا ”

”صاحب؟؟

معاذ نے انجان بننے کی اداکاری کرتے ہوئے سوال کیا شاہ ویر اثبات میں سر ہلا گیا

”بہت افسوس ہوا صاحب“

معاذ افسردگی سے کہنے لگا شاہ ویر کے ذہن میں اچانک عاریہ کا خیال آیا لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ معاذ وہاں سے چلا گیا اور شاہ ویر سگریٹ پینے میں دوبارہ سے مشغول ہو گیا۔

فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آیا نظر اس پر گئی جو موبائل استعمال کر رہی تھی

”سارا دن گھر بیٹھ بیٹھ کر بور نہیں ہوتی ہو؟“

شاہ ویر اس کے سامنے آکر بیٹھتا ہمیشہ کی طرح بات میں پہل کی

تو کیا کرو پھر میں گاڑی نکال کر سڑکوں پر گھمانا شروع کر دیا کرو آوارہ”
 “لڑکوں کی طرح

فون سائیڈ پر رکھتی اسے دیکھتے ہوئے منہ بنا کر بولی کیونکہ وہ واقع گھر بیٹھ
 بیٹھ کر بور ہو چکی تھی

فلحال اس ٹوٹے ہوئے پیر کیساتھ تو یہ کام تم کرنے سے رہی ضروری”
 “نہیں ہے کہ تم سڑکوں پر گاڑی گھماؤ تم جاب کر سکتی ہو

شاہ ویر نے مسکراتے ہوئے اسے مشورہ دیا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی
 اوہ تو شاہ ویر زیدی کو میرے جاب کرنے پر کوئی پراہلم نہیں ہے مجھے تو لگا
 “تھا تم نکلو گے وہی مرد جو بیویوں کو نوکر سمجھتے ہوں گے

عار یہ حیران ہوتی اسے طنزیہ انداز میں بولی

“فلحال تو تم نے مجھے اپنا نوکر بنایا ہوا ہے تمہاری ہر بات مان رہا ہوں میں”
 شاہ ویر اس کی بات پر اب کی بار سنجیدہ لہجے میں جواب دے گیا

میں نے تو نہیں کہا مانو مجھے اتنی بھوک لگ رہی ہے صبح کا ناشتہ کیا ہوا ہے ”
 ”پیر میں درد ہے ورنہ خود نیچے چلی جاتی

عار یہ منہ بسور کر اوپچی آواز میں اسے سنانے لگی جس پر شاہ ویر نفی میں سر
 ہلا گیا تبھی دروازے پر دستک ہوئی ملازمہ کھانے کے ٹرے لیے موجود
 تھی شاہ ویر ٹرے ملازمہ سے لیتا کمرے میں واپس اور اس کے سامنے رکھ

دی

”دیکھو میں نے تمہارا یہ کام بھی کر دیا“

شاہ ویر اسے نرمی سے کہنے لگا

”بہت شکریہ“

برہم انداز میں کہتے ساتھ وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

ڈنر سے فارغ ہو کر حمنہ اور اذیان کمرے میں داخل ہوئے

”ٹیسٹ یاد کر لیے ہیں“

اذیان بیڈ پر بیٹھتا اس سے مخاطب ہوا

”جی“

حمنہ نے مختصر سا جواب دیا

”ادھر آؤ میرے پاس“

اذیان اپنا بازو پھیلاتا اسے اشارہ کر گیا حمنہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر

خاموشی سے اپنا سر اس کے بازو پر رکھ گئی

”کیا بات ہے حمنہ؟“

اذیان اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے نرمی سے پوچھنے لگا

”کوئی بات نہیں ہے“

حمنہ اس کے پہلو میں لیٹی سکون محسوس کرتی دھیمے لہجے میں جواب دینے

لگی

”مجھے معلوم ہے میرے سنگاپور جانے کی وجہ سے آپ ادا اس ہوئے نا؟“
 اذیان اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے سوال کرنے لگا وہ معصومیت
 سے اثبات میں سر ہلا گئی

”آپ کے بغیر رہنا اب تھوڑا مشکل ہو گا میرے لیے اذیان“
 حمنہ اسے بتاتے ہوئے بے حد پیاری لگی

کچھ دنوں کی بات ہے میں جیسے ہی کام کر لوں گا واپس آ جاؤ گا اور جب“
 ”جب فری ہو گا آپ سے بات کیا کروں گا“

اذیان اسے تسلی دینے لگا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

”چلو اب مسکرا دو آج پورا دن میں نے آپ کی مسکراہٹ کو مس کیا“
 اذیان کے کہے الفاظ پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی اذیان بھی مسکرایا اور
 اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا حمنہ اس کے سینے پر سر رکھتی آنکھیں بند
 کر گئی۔۔

دن گزرتے پتہ ہی نہیں لگا تھا عاریہ کا پیراب کافی بہتر تھا اور آج اذیان
 سنگاپور کی فلائٹ تھی وہ جانے کے لیے تیار گھر کے سب افراد سے مل رہا تھا
 ”اپنا بہت سارا خیال رکھنا بیٹا اور پہنچ کر اطلاع ضرور کر دینا“
 عدنان زیدی اسے گلے مل کر ہدایات دینے لگے جس پر وہ اثبات میں سر ہلا
 گیا

عاریہ کے پاس آیا جو منہ بنا کر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی
 ہر وقت سڑی ہوئی شکل بنا کر رکھنا بھی ضروری نہیں ہے ناراضگی ختم“
 ”کر لو اور ملو“

مذاہیہ انداز میں اسے کہتے سب کو ہنسانے پر مجبور کر گیا عاریہ اس کے گلے
 سے لگ گئے

”ڈونٹ وری میں خود اکیلی آ جاؤ گی سنگاپور“

عار یہ اذیان کے گلے لگی اسے آنکھیں دیکھا کرتا نے لگی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

سب سے ملنے کے بعد وہ حمہ کے پاس آیا جو مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑی تھی کیونکہ وہ اذیان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اپنا بہت سارا خیال رکھنا پڑھائی بھی اچھے سے کرنا اور مجھے زیادہ مس نہیں ”
 ”کرنا میں جلدی واپس آ جاؤں گا

اذیان حمہ کو گلے سے لگائے دھیمے لہجے میں ہدایات دینے لگا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

”بے فکر رہو آپ کے بغیر میرا بھی دل نہیں لگے گا“

اس کے کان میں جھک کر شوخیہ لہجے میں کہتے ساتھ اسے تسلی دے کر ہنسانے پر مجبور کر گیا

”دیر ہو رہی ہے اذیان“

شاہ ویر جو عاریہ کیساتھ کھڑا تھا جان کر کہنے لگا جس پر سب مسکرا دیے

”اللہ حافظ“

حمنہ اسے جاتا دیکھ کر غمگین لہجے میں بولی وہ ایک مسکراہٹ اسے پاس کرتا
شاہویر کیساتھ چل دیا

”اداس نہ ہو جلدی واپس آجائے ہفتہ بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا“
عار یہ حمنہ کو گلے سے لگائے آنکھ مار کر کہتی اسے مسکراہٹ پر مجبور کر گئی
”سو تو ہے“

حمنہ اس کی بات سے متفق ہوتی برہم انداز میں بولی جس پر عاریہ کی
مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

شاہویر اذیان کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے بعد ڈیرے پر چلا گیا اور شام کے
وقت واپس گھر آیا تھا عاریہ شاہویر لے کر کمرے میں آئی بالوں کو خشک

کر رہی تھی نظر وال کلاک پر ڈالی گھڑی چھ بجارہی تھی وہ ایک بجے کا گھر سے گیا اور اب تک گھر نہیں آیا تھا نا جانے کیوں وہ اس کے متعلق سوچ رہی تھی تبھی وہ کمرے میں داخل ہوا عاریہ نے اس پر نظر ڈالی

”کہاں تھے تم؟“

عاریہ اپنے بالوں پر برش پھیرتی اس سے سوال کرنے لگی شاہویر نے سنجیدہ نگاہیں اس پر مرکوز کیں

”طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟؟“

شاہویر نے جواب دینے کے بجائے حیرانگی سے بدلے میں سوال کیا

”میرے سوال کا جواب دو؟“

عاریہ گردن موڑ کر اس کی طرف بڑھتی خفگی سے کہنے لگی

”تمہیں میرا خیال کہاں سے آگیا ہے“

شاہویر اسی انداز میں اسے کہنے لگا عاریہ اسے بس دیکھ کر رہ گئی

میں نے تم پوچھا ہے تم کہاں تھے شاہویر تن بات کو گھما کیوں رہے ”
”ہو؟؟“

عار یہ اب چڑ کر اس سے سرد لہجے میں مخاطب ہوئی
میں جہاں بھی تھا تمہیں بتانا ضروری نہیں ہے یاد نہیں کل تم نے ہی کہا ”
تھا تمہیں مجھ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور دور رہو مجھ سے اگر غلطی سے
”ٹچ کر لیا تو کہو گی کہ میں تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا ہوں
شاہویر بھی سرد لہجہ اختیار کیے اسے جواب دیتا ایک نظر اس پر ڈال کر تنبیہ
کرتا با تھر و م کی طرف بڑھ گیا عاریہ کے ذہن میں رات والا منظر یاد آیا
رات کے ایک بجے کے قریب شاہویر کمرے میں داخل ہوا عاریہ مزے
سے سونے میں مصروف تھی کہ اچانک دروازہ کھلنے پر اس کی آنکھ کھل گئی
”آرام سے دروازہ نہیں کھول سکتے تھے تم؟“

عار یہ تپ کر اس سے مخاطب ہوئی شاہویر نے اسے دیکھا

یہ بات کرنے کے بجائے تمہیں یہ پوچھنا چاہیے تھا میں رات کے اس ”
“وقت کہاں تھا؟

شاہ ویر اپنی گھڑی اتارتے ہوئے اسے دیکھتا کہنے لگا
“میری بلا سے جہاں بھی تھے مجھے فرق نہیں پڑتا”
منہ بنا کر کہتی وہ دوبارہ لیٹ گئی شاہ ویر اسکی طرف بڑھا
“حالانکہ فرق پڑنا چاہیے میں تمہارا شوہر ہوں”

شاہ ویر اس کے سامنے آکر کھڑا ہوتا چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے بولا
مجھے تم میں ذرا دلچسپی نہیں ہے شاہ ویر زیدی تو تم جو مرضی کرو مجھے کوئی ”
“فرق نہیں پڑتا

عار یہ غصے سے اسے جواب دیتے ساتھ کروٹ بدل کر سو گئی وہ خود بھی
سمجھ نہیں سکی تھی اسے ایک دم اس قدر غصہ کیوں آیا کیا واقع اسے شاہ ویر کا
رات اتنی دیر باہر رہنا برا لگا اور وہ اسے بتانا نہیں چاہ رہی تھی یا پھر نیند
خراب ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا وہ الجھی ہوئی تھی اس کی پشت پر نظریں

جمائے شاہویر کو آج پہلی بار اس کے انداز اور اس کی بات پر دکھ ہوا بغیر کچھ
(کہے وہ خاموشی سے ہاتھروم کی طرف بڑھ گیا

حممنہ نے عشاء کی نماز کے آخری دو نفل پڑھ کر سلام پھیرا تبھی اس کا فون
رنگ ہوا وہ دعا مانگ کر اٹھتی فون کی طرف بڑھی اذیان کالنگ جگمگا رہا تھا
اس کی کال پر سکون سا ملا تھا کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگا گئی
”اسلام وعلیکم“

اذیان کی بھاری آواز کانوں سے ٹکراتے ہی حمنہ کے لبوں پر مسکراہٹ
نمودار ہوئی

”وعلیکم اسلام“

حمنہ نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا

”میں پہنچ گیا ہوں اور پہنچتے ہی سب سے پہلے تمہیں فون کیا ہے“
 صوفے پر بیٹھتے ہوئے اذیان نے اسے آگاہ کیا
 شکر الحمد للہ کہ آپ خیریت سے پہنچ گئے ہیں ہمارا کمر آپ کو بہت مس
 ”کر رہا ہے“

حمنہ خود بھی بیڈ پر بیٹھتی اسے اداسی سے کہنے لگی
 ”کمر ایسا کمرے میں رہنے والی میری بیوی“
 اذیان نرمی سے پوچھنے لگا جس پر حمنہ کے لبوں پر اداس مسکراہٹ رینگئی
 ”دونوں کر رہے ہیں“

حمنہ نے اسے جواب دیا اذیان کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی
 میں نے بھی یہ آٹھ گھنٹے تمہیں بہت مس کیا ہے تمہاری عادت سی ہو گئی
 ہے مجھے تمہارا بغیر رہنا تو بہت دور کی بات تم سے دور رہنا بھی بہت مشکل
 ”کام ہو گا میرے لیے“

اذیان کو واقع اس کے بغیر اتنے گھنٹے رہنا بے حد مشکل لگا تھا

ابھی تو آپ کی اور بھی زیادہ یاد آئے گی جب سب کام خود کرنے پڑے ”
 ”ہیں تب پتہ لگے گا آپ کو حمنہ کی اہمیت کا
 حمنہ اسے جان کر جتلانے لگی جس پر وہ ہنس دیا
 بات تو بالکل ٹھیک ہے مگر آپ ہمیشہ میرے لیے اہم ہیں اور رہیں گے ”
 ”محترمہ

گھمبیر لہجے میں کہتے ساتھ وہ اتنے دور بیٹھے بھی اس کی ہارٹ بیٹ مس کروا
 گیا

”کھانا کھایا ہے آپ نے؟“

حمنہ کو ایک دم خیال آیا تو پوچھنے لگی

”نہیں فلحال بھوک نہیں جب لگے گی تو کچھ آرڈر کر لوں گا“

اذیان بتانے لگا حمنہ ٹھیک ہے بول گئی کچھ دیر بات کرنے کے بعد ڈنر کے

وقت حمنہ نے کال کٹ کر دی اذیان بھی شاور لینے کیلئے روم کی طرف

برٹھا۔۔

ڈاننگ ٹیبل پر سوائے اذیان کے آج باقی سب موجود تھے
 ”حمنہ اذیان خیر سے پہنچ گیا ہے“

اصغر زیدی حمنہ سے مخاطب ہوئے سوال کرنے لگے
 ”جی بابا پہنچ گئے ہیں“

حمنہ اثبات میں سر ہلا کر اسے جواب دینے لگی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا
 گئے۔۔

”مام چکن پاس کرنا“

شاہ ویرا نعم کو مخاطب کر کے کہنے لگا اس سے پہلے انعم اسے سرو کرتی حمنہ
 اسے سرو کرنے لگی عاریہ نے نظر اٹھا کر حمنہ کو دیکھا اور پھر شاہ ویرا پر نظر

ڈالی

،، تھینکیو ،،

شاہ ویر نرمی سے کہتے ساتھ کھانے میں مصروف ہو گیا حمنا بھی اپنی پلیٹ میں جھک گئی مگر عاریہ کو نا جانے یہ منظر ناگوار گزرا تھا

،، عاریہ کچھ کھا کیوں نہیں رہی بیٹا پہلے ہی کمزور ہوئی ہوئی ہو ،،

عدنان زیدی اس کی طرف متوجہ ہوتے تفکر سے کہنے لگی جس پر وہ سر کو خم دیتی بے دلی سے کھانا کھانے لگ گئی ڈائننگ ٹیبل پر سارا وقت شاہ ویر نے اسے نظر انداز کیا تھا اسکا نظر انداز کرنا جانے کیوں عاریہ کو حد سے زیادہ کاٹ رہا تھا دونوں ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوئے تو عاریہ نے ایک نظر اس پر ڈالی جو خاموشی سے تکیہ لیتا کاؤچ کی طرف بڑھتا بیٹھ کر نظریں فون پر جما گیا۔

مجھے اٹیٹیوڈ دیکھا رہا ہے سمجھ رہا ہے میرے سے بات نہیں کرے گا تو ،،

،، میں مر جاؤں گی ہو نہ

عار یہ اس پر اپنی سر دنگاہیں جمائے دل ہی دل میں کہتے ساتھ چلیج کرنے
کیلیے وارڈروب کی طرف بڑھی سادہ سوٹ لیتی وہ باتھ روم میں گھس
گئی۔۔

ناشتے سے فارغ ہو کر سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو رہے
تھے عاریہ بھی کمرے کی طرف بڑھنے لگی
”حمنہ بچے ڈرائیور آپ کو کالج چھوڑ دے گا“
اصغر زیدی حمنہ کو آگاہ کرتے ساتھ کام کے سلسلے میں باہر کی طرف بڑھ
گئے

”میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں“

شاہویر کہتے ساتھ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا اوپر جاتی عاریہ کے بڑھتے
 قدم تھم گئے اور اس نے مڑ کر ان دونوں پر نظر ڈالی
 ”نہیں میں چلی جاؤ گی ڈرائیور کیساتھ“
 حمنا تھوڑا جھجھکتی اسے انکار کرنے لگی

”میں ویسے بھی کام سے جا رہا ہوں تمہیں راستے میں ڈراپ کر دوں گا“
 کہتے ساتھ شاہویر باہر کی طرف بڑھ گیا حمنا خاموشی سے اس کے پیچھے چل
 دی عاریہ اسی جگہ پر کھڑی ان دونوں کو جاتا دیکھ رہی تھی جب وہ دونوں
 اسکی نظروں سے او جھل ہو گئے تو عاریہ اوپر کمرے کا رخ کر گئی
 دنیا کے سارے مرد نہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں کل تک اسے حمنا پسند
 نہیں تھی مگر آج وہ حمنا کو خاص طور پر کالج ڈراپ کرنے جا رہا ہے بد تمیز
 ”انسان

عاریہ کمرے میں آکر ٹہلتی شدید غصے میں دیکھائی دینے لگی۔۔

عار یہ آپ کو اور مجھے دیکھ رہی تھی اسے برا لگے گا ڈرائیور مجھے بک اینڈ ”
”ڈراپ دے دے گا

حمنہ اسے معصومیت سے آگاہ کرنے لگی شاہویر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا
”اسے برا ہی تو لگانا چاہتا ہوں“

شاہویر سڑک پر نظریں جمائے بڑبڑایا حمنہ نے اس کی طرف دیکھا
”کچھ کہا آپ نے؟؟“

حمنہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی
”نہیں جیسے تمہیں ٹھیک لگے“

نفی میں سر ہلا کر سنجیدہ لہجے میں کہتے ساتھ کالج کے باہر گاڑی روک گیا
حمنہ اللہ حافظ کرتی گاڑی سے باہر نکل گئی۔

حمنے کو چھوڑنے کے بعد وہ ایک کچے مکان کے قریب آکر گاڑی روک گیا
 گاڑی سے اتر کر اس گھر کی طرف بڑھا اور دروازے پر دستک دی چند سیکنڈ
 بعد اس کچے مکان کا دروازہ کھلا اور سامنے ایک سترہ سال کا لڑکا موجود تھا
 ”اسلام وعلیکم شاہ صاحب“

وہ سر جھکائے عزت بھرے انداز میں سلام کرنے لگا
 ”وعلیکم اسلام رحیم کیسے ہو؟“

شاہ ویرا سے مسکراتے ہوئے جواب دیتا دوستانہ انداز میں پوچھنے لگا
 ”میں ٹھیک آپ اندر آئے نا“

وہ سائیڈ پر ہوتا سے اندر آنے کی اجازت دے گیا
 ”کون ہے رحیم؟؟“

اس کی والدہ کمرے سے باہر آتی پوچھنے لگی سامنے شاہ ویر کو دیکھ کر وہ فوراً
 سر پر دوپٹہ اوڑھ گئی
 ”اسلام وعلیکم“

شاہ ویر نے احتراماً نظریں جھکائے سلام کیا
 وعلیکم اسلام شاہ صاحب آپ کھڑے کیوں بیٹھے میں رحیم کے ابا کو بلاتی”
 ”ہوں

وہ کہتے ساتھ کمرے کی طرف بڑھی شاہ ویر وہاں موجود چار پائی پر بیٹھ گیا
 جس کمرے میں وہ عورت گئی تھی اسی کمرے سے ایک چالیس سالہ آدمی
 دیکھائی دیا احتراماً سلام کیا اور ان کے سامنے موجود چار پائی پر بیٹھ گئے
 ”کیسی طبیعت ہے اب جاوید؟؟“

وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا
 پہلے سے بہتر ہے آپ ہی کی مہربانی ہے صاحب آپ نہ ہوتے تو پتہ نہیں”
 ”کب کا اس دنیا سے جا چکا ہوتا

وہ شخص تشکر بھرے لہجے میں اسے کہنے لگا جس پر شاہ ویر نفی میں سر ہلا گیا

تمہارے بہت احسانات ہیں مجھ پر جاوید ان کے بدلے یہ کچھ بھی نہیں ”

اور سب سے بڑھ کر تم جس علاقے میں رہتے ہو وہ میرا اور اس علاقے کے

”ہر ایک فرد کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے

شاہ ویرا سے سنجیدگی سے بولا وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں آپ جیسا سردار ملا ورنہ آپ جیسے نیک ”

”لوگ کہاں ہیں آج کے زمانے میں

جاوید اس کی تعریفوں کے پل باندھنے لگا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گیا

میں نیک نہیں ہوں بلکہ گناہگار انسان ہوں خیر تمہیں کوئی ضرورت ہو تو ”

”مجھے بتانا جاوید ٹھیک ہے میں چلتا ہوں

شاہ ویرا کہتے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ گیا

ارے نہیں صاحب بغیر کچھ کھائے یا پیے آپ نہیں جائیں گے پانچ منٹ ”

”بیٹھے بس چائے آرہی ہے

جاوید کے اسرار پر وہ اسے چاہ کر بھی انکار نہ سکا۔

چائے سے فارغ ہو کر وہ پانچ منٹ مزید بیٹھا اور پھر چلا گیا۔
 وہ اپنے علاقے کے ایسے بہت سے مددگاروں کی مدد کرتا تھا اس کے بقول
 اتنا پیسہ ہو تو اسے ضرورت مندوں میں ہی دینا چاہیے انہیں نہیں جن کو
 ضرورت نہ ہو اور پھر ان سب نے اس پر بھروسہ کر کے سردار بنایا تو اس کا
 فرض بنتا ہے کہ اپنا کام انصاف اور ایمانداری کیساتھ سرانجام دیں اور وہ ایسا
 کر بھی رہا تھا

ادھر سے وہ سیدھا ڈیرے پر چلا گیا۔۔۔

عار یہ تیار سی نیچے آئی انعم کی نظر اس پر گئیں
 ”کہیں جا رہی ہو عاریہ؟؟“

انعم نرم لہجے میں اس سے پوچھنے لگیں عاریہ نے ان کی جانب دیکھا

جی آنٹی میں تھوڑا بہتر فیل کرنے کیلئے باہر جا رہی ہوں کچھ دیر میں آ جاؤں گی

عار یہ بھی مسکراتے ہوئے انہیں آگاہ کرتے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی وہ اثبات میں سر ہلا گئیں جب سے مصطفیٰ کی وفات ہوئی تھی اس کے بعد وہ گھر سے نکلی بھی نہیں تھی۔

باہر آتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ڈرائیور پہلے سے ہی موجود تھا اس کے بیٹھتے ہی وہ گاڑی گراج سے باہر نکالتا سڑک پر دوڑا گیا عاریہ سب سے پہلے مال میں گئی اور وہاں سے گھوم پھر کر کچھ شوپنگ وغیرہ کر کے وہ باہر نکلی وہ شاہویر کو سوچ کر اپنا موڈ خراب کرنے کا ہر گزارا دہ نہیں رکھتی تھی

”خود سارا دن باہر پھرتا رہے اسی بھی آج پتہ لگنے دو“
منہ بسور کر خود سے کہتے ساتھ وہ گاڑی میں واپس کر بیٹھی اور ڈرائیور کو ایک مشہور ریسٹورانٹ کا بتا گئی ڈرائیور اس کے کہے مطابق اسے اس

ریسٹورنٹ پر لے آیا عاریہ نے وہاں کھانا کھایا اکیلا رہنا پھرنا اسے شروع سے بے حد پسند تھا اور اس کا موڈ اب صبح سے بہت بہتر تھا اس ریسٹورنٹ کا کھانا اسے واقع بہت پسند آیا تھا گھنٹہ ریسٹورنٹ میں بیٹھنے کے بعد کھانے سے فارغ ہو کر وہ اب گھر واپس جانے کا ارادہ کر گئی۔

شاہویر تین بجے گھر آچکا تھا اور عاریہ کو موجود نہ پا کر اس کا دماغ گھوما تھا مگر خاموشی سے کمرے میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا گھڑی پر نظر ڈالی تو چھ بج چکے تھے مگر عاریہ کو کوئی آتا پتہ نہیں تھا تبھی اسے گاڑی کی آواز آئی وہ کھڑکی کی جانب بڑھ کر گراج پر نظر ڈال گیا عاریہ گاڑی سے اتر رہی تھی تنے ہوئے اعصاب لیے وہ کمرے سے باہر نکلتا زینے اتر کر نیچے کی طرف بڑھا عاریہ اندر داخل ہو رہی تھی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا عاریہ سائیڈ سے گزرنے لگی جب شاہویر نے اس کی کلائی تھام کر اس کے جانے کا ارادہ ترک کر دیا

”کہاں تھی تم؟؟“

شاہویر اسے سامنے کرتا سنجیدہ لہجے میں سوال کرنے لگا
 ”میں جہاں بھی تھی تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی“
 سرد لہجے میں کہتے ساتھ وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کر گئی۔
 ”عار یہ سیدھا جواب دو مجھے“

شاہویر ضبط کرتا اب کی بار سرد مگر ہلکی آواز میں پوچھنے لگا
 میں کیوں دوں تم بھی تو سارا سارا دن گھر سے باہر ہوتے ہو تم مجھے بتاتے
 ”ہو تم کہاں گئے تھے“

عار یہ سینے پر بازو باندھے اپنی سرد نگاہیں اس پر مرکوز کیے ناراضگی ظاہر
 کرنے لگی

”میں کام سے جاتا ہوں“

شاہویر نے اسے آگاہ کیا
 ”میں بھی کام سے گئی تھی“

عار یہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا
 یہ سنگاپور نہیں ہے عار یہ یہ کراچی ہے یہاں اکیلے لڑکی کا نکلنا محفوظ ”
 ”نہیں ہے اس لیے آئندہ تم جہاں بھی جاؤ گی مجھے بتا کر جاؤ گی
 شاہ ویرا سے سمجھانے والے انداز میں بولا جس پر عار یہ بغیر کچھ کہے اوپر کی
 طرف بڑھ گئی شاہ ویرا اس کے پیچھے آیا انعم جو کچن سے باہر نکل رہی تھیں یہ
 سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھتی پریشان سی ہوئیں۔

”تمہیں سمجھ آئی ہے میری بات یا نہیں“
 کمرے میں داخل ہوتا وہ غصے سے اس سے مخاطب ہوا
 ”نہیں آئی“

عار یہ سختی سے جواب دیتی وارڈروب کی طرف بڑھ گئی
 کس بات کا غصہ ہے تمہیں مجھ پر حالانکہ غصے کرنے کا حق میں رکھتا ہوں ”
 ”؟؟؟“

شاہویر اس کے پیچھے آتا اس کا رخ اپنی طرف کیے سوال کرنے لگا
 کیوں تم کیوں میں کسی لڑکے کے ساتھ تو نہیں گئی تھی جو تم مجھ پر غصہ ”
 ”ہونے کا حق رکھتے ہو

عار یہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بتانے لگی شاہویر کے چہرے پر
 ایک دم سرد تاثرات نمایاں ہوئے

کسی میں اتنی جرات نہیں ہے کہ وہ شاہویر زیدی کے قریب بھی آئے ”
 ”ساتھ جانا تو بہت دور کی بات ہے

شاہویر اسکے قریب ہوتا شدت بھرے انداز میں کہتے ساتھ اس کی ہارٹ
 بیٹ مس کروا گیا

کیوں نہیں ہے شاہویر زیدی خود بے شک جس مرضی کیساتھ جائے ”
 جس مرضی کیساتھ گھومے کوئی مسئلہ نہیں مگر مجھے اجازت نہیں کہ کسی
 ”اور لڑکے کیساتھ جاؤ واہ

عار یہ سخت لہجے میں اسے طنزیہ انداز میں بولی

”میں کس لڑکی کیساتھ گیا ہوں؟؟“

شاہویر نا سمجھی سے پوچھنے لگا جس پر عاریہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورنے لگی

”لگتا ہے بھولنے کی عادت ہے تمہیں“

عاریہ اسے خفگی سے کہتی وارڈروب سے کوئی کمفر ٹیبل کپڑے نکالنے لگی

شاہویر اسکا اشارہ سمجھتا مسکرا دیا یعنی مسز کو اچھی خاصی تپ چڑھی تھی

”تم حمنہ کی بات کر رہی ہو؟“

شاہویر اس کے کان کے قریب اپنے لب لائے بھاری لہجے میں کہتے ساتھ

اس کی سانس سینے میں اٹکا گیا وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی

دور ہوا اور مجھ سے غصے میں بات کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے غصہ“

”مجھے بھی کرنا آتا ہے شاہویر زیدی

بات کو گھماتے ساتھ وہ منہ بنا کر کہتی باتھروم کا رخ کر گئی۔۔۔

”سب ٹھیک ہے اذیان؟؟“

حمنہ کونا جانے کیوں مگر وہ ٹھیک نہیں لگا تھا

”حمنہ بہت اکیلا اور اس محسوس کر رہا ہوں“

اذیان نے اسے بغیر ہچکچائے اپنی کیفیت سے آگاہ کیا

”نماز پڑھی آپ نے؟“

حمنہ نے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا

”نہیں“

سچائی سے جواب دیا

”عشاء کی نماز ادا کر لیں اچھا محسوس کریں گے“

حمنہ نے مسکراتے ہوئے اسے جواب دیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا کر اسے

نماز ادا کرنے کے بعد کال دوبارہ کرنے کا کہتا ویڈیو کال کٹ کر گیا۔

اذیان نے وضو کیا اور جائے نماز اٹھا کر بچھائی اور چار فرض کی نیت باندھ گیا جیسے جیسے وہ نماز ادا کرتا جا رہا تھا وہ جو اداس اداس محسوس کر رہا تھا وہ اس کے بجائے پرسکون محسوس کرنے لگا بے شک نماز دلوں کو سکون بخشتی ہے اور جب اس ذات کو پکارو تو وہ ہمیشہ آپ کے قریب ہوتا ہے آپ کو اپنے ساتھ ہونے کا احساس دلاتا ہے ایسا ہی اذیان کے ساتھ ہو رہا تھا نماز ادا کر کے وہ سلام پھیرتا وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھا گیا اور دعائیں خدا سے وعدہ کر لیا کہ وہ تمام نمازیں پڑھنے کی کوشش ضرور کرے گا۔

نماز سے فارغ ہو کر اذیان نے کھانا کھایا اور حمنہ کو کال ملائی حمنہ نے فوراً ہی کال اٹینڈ کر لی

”کیسا محسوس کر رہے ہیں اب؟“

حمنہ نے اس سے فوراً پوچھا

”پہلے سے بہت اچھا“

اذیان نے اسے جواب دیا جس پر وہ مسکرا دی

”مجھے تو یاد نہیں کیا ہو گا آپ نے پورے دن کے بعد اب کال کر رہے“

حمنہ منہ بسور کرنا راضگی سے اسے کہنے لگی

صبح کا پہلا خیال اور رات کی آخری یاد ہیں آپ آپ کو کیسے بھول سکتا

”ہوں بس تھوڑا مصروف رہا پہلا دن تھا اس لیے

اذیان کے اس قدر پیار سے کہنے پر حمنہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی

”آپ کو پتہ ہے اذیان آپ بہت زیادہ پیارے ہیں“

حمنہ آج بغیر شرمائے اسکی تعریف کر گئی جس پر ناچاہتے ہوئے بھی اذیان

ہنس دیا

”آپ سا حسیں کوئی بھی نہیں ہے اس پوری دنیا میں“

اذیان گھمبیر لہجے میں کہتے ساتھ حمنہ کو اب کی بار شرمانے پر مجبور کر گیا

اب اتنی بھی بات نہیں ہے مجھ سے بہت خوبصورت لڑکیاں موجود

”ہیں“

حمنہ اسکی بات سنجیدہ نہ لیتی کہنے لگی

میری آنکھوں سے دیکھیں آپ سے زیادہ حسین میرے لیے کوئی بھی ”
”نہیں ہے

اذیان رومانوی لہجے میں گہری نگاہوں سے دیکھتا کہنے لگا دل کیا کہ وہ اس وقت
پاس ہوتی مگر ایسا ممکن نہیں تھا

اچھا اب میں سو رہی ہوں بہت دیر ہو گئی ہے صبح اٹھنا بھی ہے آپ بھی ”
”سو جائیں اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ

حمنہ اسے کہتے ساتھ ساتھ ہلا کر فون بند کرتی سائیڈ ٹیبل پر گئی اور پھر نظر
اپنے پہلو پر ڈالی وہاں وہ موجود نہیں تھا وہ اداس ہو گئی اور لیٹ گئی۔

”تم حمنہ سے جیس ہو رہی ہو؟؟“

عار یہ ہمیشہ کی طرح ٹیرس پر موجود کافی پینے میں مصروف تھی تبھی شاہویر اس کے پاس آتا سوال کرنے لگا
”میں کیوں اس سے جیس ہونے لگی“

عار یہ اس کے سوال پر بہت اطمینان سے جواب دیتی کافی کا مگ لبوں سے لگا گئی وہ چاہ کر بھی اپنی چوری نہیں پکڑنے دینا چاہتی تھی
”پھر تم نے وہ بات ہی کیوں کی“

شاہویر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک اور سوال کر گیا
شاہویر ہمارا رشتہ جس حالات میں جڑا ہے ناہم چاہ کر بھی نارمل کیپلز کی
”طرح نہیں رہ سکتے ہیں

عار یہ قدرے سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دینے لگی
رشتہ جس بھی حالات میں جڑا ہو مگر نکاح کی طاقت دو پتھر دلوں کو بھی
نرم کر دیتی ہے میرا دل تو کب کا نرم ہو گیا کب کا محبت کرنے لگا تم سے اور

اگر تم جان لو میرے دل میں تمہارا مقام کیا ہے تو تمہارا دل مجبور ہو جائے
 ”گا مجھ سے محبت کرنے پر
 شاہویر اس کی سیاہ آنکھوں پر نظریں جمائے جس انداز میں بولا تھا عاریہ کا
 دل تیزی سے دھڑکنے لگ گیا وہ بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا عاریہ بغیر کچھ
 کہے کمرے کی طرف بڑھ گئی شاہویر اسکی پشت پر نظریں جمائے اسے جاتا
 دیکھنے لگا



عاریہ اور شاہویر ناشتے کیلئے نیچے ڈائننگ ٹیبل پر پہنچے تو حمزہ اور انعم کھانا لگا
 رہی تھیں
 ”گڈ مارننگ“

دونوں نے باری باری کہا اور اپنی جگہ سنبھال گئے
 ”گڈ مارننگ“

انعم مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھتی جواب دینے لگیں
 ”بہت اچھی خوشبو آرہی ہے لگتا ہے آج ناشتے میں کچھ مزیدار بنا ہے“
 شاہویر کے ناک سے خوشبو ٹکرائی تو وہ مسکراتے ہوئے انعم کی جانب دیکھتا
 کہنے لگا

ارے آج تو میرے اٹھنے سے پہلے ہی حمنہ سارا ناشتہ تیار کر چکی تھی میں ”
 ”نے تو کچھ بھی نہیں کیا

انعم اسے آگاہ کرتے ساتھ پانی لینے کیلئے کچن کی طرف بڑھ گئی
 ”ارے واہ تم تو ویسے بھی بہترین شیف ہو ہمارے گھر کی“
 شاہویر خوشگوار لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے تعریف کرنے لگا جس پر حمنہ
 کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی عاریہ کی نظر ان دونوں پر گئی
 ”شکریہ بس آنکھ کھل گئی جلدی تو سوچا ناشتہ ہی بنا لو“

حمنہ اسے جواب دیتے ساتھ اپنی کرسی سنبھال گئی
 ”تمہاری سوچ کی وجہ سے آج ہمیں مزیدار ناشتہ نصیب ہو گیا“

شاہویر اس سے دوستانہ انداز میں بولا حمہ اسکی بات پر ہنس دی عاریہ کو اپنا آپ بے معنی سالگ رہا تھا وہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

”پہلے تو حمہ پسند نہیں تھی اور اب تعریفیں ہی ختم نہیں ہوتی“

عاریہ شاہویر پر سرد نگاہیں مرکوز کیے دل ہی دل میں سوچنے لگی

اپنی بیوی پر بھی دھیان دیجیے شاہویر میاں آپ ہی کو غصے سے دیکھ رہی ہیں

تبھی اصغر زیدی وہاں داخل ہوتے مزاحیہ انداز میں شاہویر سے مخاطب ہوئے عاریہ فوراً شاہویر سے نظریں ہٹا گئی

ارے چاچو انہیں صرف ہمیں غصے سے دیکھنے کے علاوہ اور کچھ نہیں آتا

ہے

عاریہ پر سر سری سی نظر ڈال کر اصغر زیدی کے انداز میں جواب دینے لگا

جس پر وہ ہنس دیے عاریہ کو شاہویر کی بات سخت ناپسندید آئی مگر بولی کچھ

نہیں خیر بیچارہ بول تو وہ بھی سچ رہا تھا۔

سبھی لوگ آگئے اور خاموشی سے سب ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔

”مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتی ہوں“

حمزہ وال کلاک پر نظر ڈالتی ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر کہنے لگی

”کس کیساتھ جا رہی ہیں آپ؟؟“

عدنان زیدی نے تفکر بھرے لہجے میں اس سے دریافت کرنا چاہا

”ڈرائیور کیساتھ ابو“

اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں جواب دیتی وہ چادر اوڑھ کر بیگ کندھے پر

لٹکانے لگی

ارے ڈرائیور کیساتھ کیوں جائیں گی شاہویر ہے نا آپ کو ڈراپ کر دے“

”گا جاؤ شاہویر حمزہ کو کالج ڈراپ کر دو

عدنان زیدی کے کہنے پر نہ ہی تو حمزہ انکار سکی اور نہ شاہویر وہ اثبات میں سر ہلا کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا حمزہ کیساتھ چل دیا عاریہ کا دل کھانے سے اچاٹ ہوا وہ کرسی کھسکا کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگی

”ارے کہاں جا رہی ہیں آپ عاریہ بچے؟؟“

عدنان زیدی کے نرمی سے پوچھنے پر وہ ایک دم رکی اور ان کی طرف متوجہ ہوئی

”انکل میں نے کر لیا ہے ناشتہ“

انہیں احترام سے جواب دیتی وہ وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی انعم اسے جاتا دیکھنے لگیں انہیں عاریہ بہت پریشان سی دیکھائی دی۔

ناشتے کے کچھ دیر بعد عاریہ انعم کے کمرے کے باہر موجود کھڑی دستک
دینے لگی
”آ جاؤ“

انعم کے اجازت دینے پر وہ کمرے کے اندر داخل ہوئی
”آئی آپ نے مجھے بلایا تھا“

عاریہ ان کے سامنے کھڑی پوچھنے لگی
”جی آؤ بیٹھو مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے“

انعم نرم لہجے میں اس سے بولیں عاریہ ان کے سامنے موجود سنگل سیٹر
صوفے پر بیٹھ گئی

”جی سب ٹھیک ہے؟؟“

عاریہ نے سوالیہ نظریں ان کی جانب اٹھائیں

یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے شاہویر اور آپ کے بیچ سب ٹھیک
”ہے؟؟“

انعم نے بدلے میں اس سے سوال کیا جس پر عاریہ کے چہرے کے تاثرات پہلے کی نسبت تھوڑے سے تبدیل ہوئے

”جی آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟“

عاریہ تاثرات نارمل رکھتی تھوڑا ہچکچا کر بولی

کیونکہ مجھے نہیں لگ رہا ہے سچ بولوں گی کل ہوئی آپ دونوں کی ٹی وی ”لاؤنچ میں گفتگو میں نے سنی تھی اور مجھے آپ دونوں کے بیچ کچھ بھی نارمل نہیں لگانے میں اندر کی بات نہیں جانتی ہوں مگر اتنا جانتی ہوں کہ شاہویر پہلی دفعہ زندگی میں کسی کا یہ رویہ برداشت کر رہا ہے ورنہ وہ تو اپنے ڈیڈ کا

،، بھی غصہ برداشت نہیں کرتا ہے

انعم اسے قدرے سنجیدہ لہجے میں بتانے لگیں عاریہ خاموشی سے سن رہی تھی

ہو سکتا ہے آپ دونوں کے بیچ کوئی ایسی بات ہو جس سے ہم سب گھر ”والے لا علم ہو مگر وہ اس رشتے کو نبھانا چاہتا ہے تو مجھے لگتا ہے عاریہ آپ کو

ایک چانس دینا چاہیے ہے جس رشتے میں آپ دونوں ہو وہ بہت خوبصورت رشتہ ہے آپ کو معلوم ہے اپنے وقت پر جب میرے والدین نے مجھے بتایا کہ وہ میری شادی عدنان سے کر رہے ہیں میں بالکل بھی رضامندی نہیں تھی نہ کبھی دیکھا تھا نہ جانتی تھی تو مجھے بہت مشکل لگ رہا تھا مگر ہو گئی شادی اب مجھے لگتا ہے کہ عدنان سے بہترین ہمسفر مجھے مل ہی نہیں سکتا ہے تو جو ہوتا ہے وہ اچھے کیلئے ہوتا ہے ہو سکتا ہے آپ کا اور شاہویر کا ساتھ بھی ایسا ہی ہو آپ کی محبت پیار اسے بدل دے اور اسکے محبت پیار کرنے سے شاید آپ کی زندگی خوبصورت ہو جاؤ اس طرح اگر رہو گی تو وہ دور ہوتا جائے گا چاہ کر بھی قریب نہیں آئے گا میں نے دیکھا کہ یہ ظاہر کر دتا کہ اسے بھی آپ کو حمنہ کیسا تھا جانا اس کا پسند نہیں آیا تو معلوم ہو کہ اسکی بیوی کسی اور عورت کیسا تھا برداشت نہیں کر سکتی ہے

”یہی چیزیں اسے تمہارے قریب لے آئیں گے

انعم نے اسے بڑی تفصیل سے اور نرمی سے سمجھایا وہ بس خاموش تھی

”میرا کام تھا سمجھانا آگے آپ بہتر جانتی ہو آپ نے کیا کرنا ہے“
 انعم اس کو خاموش پا کر بولیں تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی
 ”میں کوشش کروں گی“

عار یہ مختصر سا جواب دیتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔
 پیار کی کمی تو اسکی زندگی میں ہمیشہ رہی تھی صرف باپ کی صورت میں۔ ہی
 اسے پیار ملا تھا ماں کو کبھی دیکھا نہیں اور ریلیشن شپ وغیرہ میں کبھی آنے
 کا سوچا نہیں تھا کیونکہ اسے کسی پر بھی اعتبار نہیں تھا

Zubi Novels Zone

حمنہ بریک ٹائم کلاس سے باہر گراؤنڈ میں جا رہی تھی کہ اچانک اپنے سر
 میں درد محسوس ہوا اتنا شدید درد کہ حمنہ سے چلنا تو دور کھڑا ہونا بھی محال

لگا ایسے جیسے اس کا سر پھٹ رہا ہو اس سے پہلے وہ چکر اکر گرتی تبھی کلاس کی لڑکی اس کی حالت دیکھتی اسے سہارا دے کر بیچ پر بٹھا کر گئی
 ”تم ٹھیک ہو؟؟“

وہ لڑکی فکر مند سی پوچھنے لگی حمنا دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی
 ”سر میں درد ہو رہا ہے“

حمنا بمشکل لفظ ادا کر سکی

”تم یہی بیٹھو میں میڈیسن لے کر آتی ہوں“

کلاس فیلو کو حمنا کی طبیعت ٹھیک نہ لگا اسے کہتے ساتھ وہ کینیٹین کی طرف چل دی۔

پانچ منٹ بعد وہ واپس اس کے پاس آئی ہاتھ میں بسکٹ کا پیک اور میڈیسن تھی

”یہ لو پہلے تھوڑا سا کچھ کھالو“

وہ لڑکی بسکٹ کاپیٹ کھولتی اس کی طرف بڑھا گئی حمنہ نفی میں سر ہلا گئی اور میڈیسن اس کے ہاتھ سے تھام کر ایک گولی نکالتی منہ میں ڈال کر پانی کی بوتل لبوں سے لگا گئی وہ لڑکی حمنہ کے پاس ہی موجود تھی پانچ منٹ گزرے کہ حمنہ کے سر کا درد کم ہو گیا اور اب وہ پہلے سے بہتر محسوس کرنے لگی

”تھینک یو میں اب بہتر ہو“

حمنہ اس کو دیکھتی مسکرا کر شکریہ ادا کرنے لگی وہ ویلم کہتی اٹھ کر نیچے کی طرف بڑھ گئی آہستہ آہستہ درد بالکل ہی ختم ہو گیا اور بریک بھی ختم ہو گئی تو وہ لیکچر کیلئے کلاس کی طرف بڑھ گئی

”کیسی ہو؟“

شام کے وقت عاریہ کو لاؤنچ میں موجود پا کر حمہ اس کے پاس آ کر بیٹھتی
مسکرا کر پوچھنے لگی
”ٹھیک“

سپاٹ لہجے میں جواب دیتی عاریہ سامنے دیکھنے لگی
”تمہاری اذیان سے بات ہوئی؟“

حمہ نے اس کے لہجے پر توجہ نہ دیتے ہوئے اس کی جانب دیکھتے ہوئے
سوال کیا

”نہیں مجھے توجہ سے گیا ہے ایک میسج بھی کرنا ضروری نہیں سمجھا“
عاریہ کے لہجے میں طنز نہیں مایوسی تھی جو حمہ نے محسوس کی تھی
”آج تو مجھے بھی کال نہیں کی شاید مصروف ہوں گے“
حمہ بھی بے دلی سے بتانے لگی عاریہ نے اسے دیکھا
”تمہیں یاد آرہی ہے؟؟“

اب کی بار اس کے چہرے کو تکتی پوچھنے لگی

بہت زیادہ تم نہیں سوچ سکتی عاریہ میرے لیے کتنا مشکل ہے اذیان سے ”
دور رہنا ایک ڈیڑھ مہینے میں مجھے اس قدر عادت ہو گئی ہے کہ وہ نہ ہوں تو
”کچھ بھی اچھا نہیں لگتا ہے

حمنہ بے حد افسردگی سے عاریہ کو اپنی دلی کیفیت بتانے لگی
مجھے تو لگتا شاہویر بھی تم سے بہت محبت کرتے ہیں میں نے دیکھا تھا اس ”
دن جب تم کمرے میں نہیں تھی کتنے پریشان ہوئے تھے اب تو تمہیں بھی
”عادت ہو گئی ہوگی

حمنہ مسکراتے اسے یاد کرواتی پوچھنے لگی عاریہ وہ لمحہ سوچنے لگی
”ہے نا؟؟؟“

حمنہ اسے خاموش پا کر پھر سے پوچھنے لگی
”ایسا ہی ہے“

عاریہ نے اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا حمنہ مسکرا دی

ہم جو سوچتے ہیں اللہ ہمیشہ ہمیں اس سے بہتر نوازتا ہے مجھے اذیان کے ”
 ”میرے زندگی میں آنے سے اس بات پر یقین ہو گیا
 حمنہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی عاریہ نے اسے دیکھا ذہن
 میں ایک دم سا خیال سا آیا
 کس قدر محبت تھی اس کے دل میں اذیان کیلئے یہ محبت تبھی قائم ہوئی ”
 کیونکہ اذیان نے اسے محبت سے رکھا ہوا ہے رکھا تو شاہویر نے بھی پیار
 ”سے ہی تھا بلکہ اس پر تو ہمیشہ میں خود ہی غصہ ہوتی ہوں
 حمنہ کا سوچتے سوچتے یکدم سے اسے اپنا خیال آیا اور وہ فیصلہ کر گئی لبوں پر
 مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

”کافی“

کمرے میں داخل ہوتی وہ دو کپ ہاتھ میں کافی کے تھامے اس کی طرف
 بڑھتی شاہویر کو تھما گئی شاہویر جو کپڑے چینج کر کے کمرے میں داخل ہوا
 تھا اس کی آواز پر متوجہ ہوا

”طبیعت ٹھیک ہے؟“

شاہویر کافی کا کپ تھام کر حیرانگی سے پوچھنے لگا
 ”ٹیرس پر چلیں؟؟؟“

عار یہ اس کے سوال کو نظر انداز کرتی نرم لہجے میں سوالیہ نظریں مرکوز کیے
 بولی وہ اثبات میں سر ہلا گیا اور دونوں ٹیرس پر چلے گئے۔

ٹیرس پر موجود ان دونوں کے درمیان دو منٹ کی خاموشی رہی
 ”مجھے تم سے بات کرنی تھی شاہویر“

عار یہ خاموشی کو توڑتی اس کی جانب دیکھتی کہنے لگی
 ”میں سن رہا ہوں“

شاہویر کافی کا کپ لبوں سے ہٹاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں جواب دینے لگا

ہمارا رشتہ تم جانتے ہو کیسے بنا ہے لیکن بہت سوچنے کے بعد ایک فیصلہ کیا ”
 ”ہے کہ چلو تمہیں ایک موقع دیکھ کر دیکھتی ہو شاہویر زیدی
 عاریہ اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے بولی شاہویر نے اس کی جانب
 بے یقینی سے دیکھا وہ واقع عاریہ سے اس قسم کی کوئی بات کی توقع نہیں
 کر رہا تھا

”تم سچ کہ رہی ہو یہ تبدیلی ایک دم کیسے؟؟“
 شاہویر خاصا حیران اور خوش دیکھائی دیا
 ”مگر ایک شرط پر میں تمہیں ایک چانس دوں گی“
 عاریہ کی اگلی بار پر شاہویر کو تجسس سا ہوا چہرے پر موجود مسکراہٹ غائب
 ہوئی

”تمہیں اپنے پہلے کی گئی غلطی پر سوری کرنا ہو گی“
 وہ سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھتی شرط سے آگاہ کرنے لگی شاہویر اسے
 دیکھنے لگا

”پکڑو“

شاہویر کافی کاکپ اس کی طرف بڑھایا عاریہ نے نا سمجھی سے اس کی

جانب دیکھا

”پکڑو تو“

شاہویر اسے اپنی جانب نا سمجھی سے دیکھتا بولا تو عاریہ کہ تھام گئی ایکدم وہ نیچے کی طرف جھکا عاریہ پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر شاہویر نے عاریہ کی طرف دیکھا

مسز شاہویر زیدی آپ کا شوہر بہت زیادہ شرمندہ ہے کیا آپ اپنے شوہر کی پرانی تمام غلطیوں کو معاف کر کے اسے ایک موقع دیں گے تو میں ساری عمر آپ کا شکر گزار رہوں گا

شاہویر کان پکڑتا اس کے چہرے پر نظریں جمائے معافی مانگتا ہوا عاریہ کو بے حد کیوٹ سا لگا عاریہ کے چہرے پر خود بخود مسکراہٹ نمودار ہو گئی کہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کان سے ہٹا کر اسے کھڑا کر گئی

”معاف کیا کیا یاد کرو گی کتنی رحم دل بیوی ملی ہے“

مسکراتے ہوئے اسے کہتے ساتھ ہنس دی شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ

نمودار ہوئی دونوں نے اپنا اپنا کپ اٹھایا اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے

تبھی شاہویر نے عاریہ کی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے قریب کیا

عاریہ نظریں جھکا گئی

رات کو سونے کیلئے عاریہ بیڈ کی طرف بڑھنے لگی شاہویر کاؤچ کی جانب

عاریہ کی نظر اس پر گئی

”تم بیڈ پر سو سکتے ہو آج سے“

عاریہ اسے دیکھتے ہوئے نرمی سے بولی تو شاہویر نے اس کی جانب دیکھا

”جیسا آپ کہیں“

وہ سر کو خم دیتا مسکرا کر کہتے ساتھ عاریہ کو بھی مسکرا نے پر مجبور کر گیا

عار یہ اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ گئی شاہویر دوسری خالی جگہ پر لیٹ کر اسے دیکھنے لگا جو اپنی سائیڈ کا لیمپ آف کیے آنکھیں بند کر چکی تھی شاہویر نے بغیر اسے مخاطب کیے اپنی طرف کھینچا عاریہ نے پریشانی سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

”اب سے عادت ڈال لو مسز“

شاہویر اسے اپنے ساتھ لگائے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتا نرمی سے کہنے لگا۔

”تم بہت فاسٹ نہیں جارہے“

عار یہ آنکھیں بڑی لیے اس سے بولی

اب چانس دیا ہے تو اس چانس کو ضائع تھوڑا نہ کر سکتا ہوں سو جاؤ گڈ“

”نائٹ“

شاہویر شرارتی انداز میں کہتے ساتھ اس کا سراپنے بازو پر رکھے آنکھیں بند کر گیا جیسے ہی شاہویر نے آنکھیں بند کی عاریہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اور وہ بھی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

سورج کی روشنی چہرے پر پڑنے کی وجہ سے شاہویر ہی نیند میں خلل سا ہوا وہ نیند سے بیدار ہوتا ایک نظر سامنے ڈال کر پھر اپنے پہلو میں ڈال گیا جہاں وہ اس کے بالکل ساتھ لیٹی ہوئی اپنا بازو شاہویر کے اوپر رکھے مزے سے سونے میں مصروف تھی شاہویر کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی اسے اپنے اس قدر قریب پا کر شاہویر کا دل گستاخی کرنے پر مجبور ہوا اس کے چہرے سے بال ہٹا کر اس کے چہرے کے نقوش کو غور سے دیکھتا اس کی پیشانی پر جھک گیا عاریہ نیند میں تھوڑا سا کسمپائی اور کروٹ بدل کر دوبارہ سو گئی۔۔۔

حمنہ فجر پڑھ کر ٹیسٹ یاد کر کے لیٹی تھی کہ اس کی آنکھ لگ گئی اٹھ بچے کے قریب حمنہ کا فون چیخا حمنہ کی فوراً آنکھ کھلی اور فون پر نظر ڈالی اذیان کی کال دیکھ کر اس نے فوراً سے اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا

کہاں تھے آپ میں کل سے آپ کی کال کا ویٹ کر رہی تھی پتہ ہے میں ”

،، کتنی پریشان تھی

حمنہ اٹھ کر بیٹھتی خفگی سے اس سے شکایت کرنے لگی

کل رات مجھے کام سے گھر آتے ہوئے دیر ہو گئی اور جب گھر پہنچا تو فون ”

،، ہی چارج نہیں تھا فون چارجنگ پر لگایا تو میری آنکھ لگ گئی سوری

اذیان مصطفیٰ اسے ساری وضاحت دیتا آخر میں معصومیت سے معافی مانگ گیا

خود جناب مزے سے سو گئے اور میں پوری رات نہیں سو سکی رات نہ ”
سونے کی وجہ سے آج فجر کے بعد مجھے نیند آگئی شکر ہے آپ نے کال
” کر دی ورنہ میری کالج سے چھٹی تھی

حمنہ کہتے ساتھ بیڈ سے اتر کر وارڈروب کی طرف بڑھ گئی
” لگتا ہے آج لڑنے کے موڈ میں ہیں آپ ”

اذیان لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے کہنے لگا
” اگر آئندہ ایسا ہوا تو پکا لڑنے کے موڈ میں ہوں ”

حمنہ منہ بسور کر اسے جواب دیتی ہنسنے پر مجبور کر گئی
” کب واپسی ہے آپ کی ہفتہ تو ہونے والا ہے آپ کو ”

حمنہ مایوسی سے اس سے پوچھنے لگی

” جیسے ہی ٹکٹ آئے گی فوراً آپ کے پاس ”

اذیان نے رومانوی لہجے میں کہا حمنہ خاموش رہی یہ پانچ دن وہی جانتی تھی
اس نے کیسے گزارے تھے

”مس کر رہی ہو مجھے؟“

اذیان اسے خاموش پا کر سوال کرنے لگا

”بہت زیادہ کر رہی ہوں بس آپ جلدی سے آجائیں“

حمنہ منہ بنا کر اسے آگاہ کرنے لگی

جی حکم ویسے کچھ لوگ پہلے ہم سے تنگ ہوتے تھے اور اب کچھ لوگ

”ہمارے بغیر رہ نہیں سک رہے

اذیان اسے یاد دہانی کرواتے ہوئے دانتوں تلے لب دبا گیا

تب جب میں آپ کو جانتی نہیں تھی اور میں انجان لوگوں سے فری

”نہیں ہوتی

حمنہ نے اسے فوراً اسے بتانے لگی

”اچھا بیگم“

نرمی سے جواب دیا

”چلیں فون رکھیں اب مجھے کالج جانا ہے پہلے ہی دیر ہو رہی ہے“

حمزہ کہتے ساتھ اللہ حافظ کرتی فون بند کر گئی اور فریش ہونے کیلئے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

یونیفارم پہن کر وہ واپس کمرے میں واپس آئی ڈریسنگ ہے سامنے آ کر کھڑی ہوتی بال بنا کر اس پر حجاب کرنے لگی حجاب کرنے کے بعد بیگ میں چیزیں رکھتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی اچانک سر میں ٹھیس سی اٹھی حمزہ ایک پل کو ٹھہری مگر اگلے ہی لمحے وہ ٹھیک محسوس کرتی ڈائمننگ ہال کی طرف بڑھ گئی۔

عار یہ کی آنکھ کھلی نظر شاہویر پر گئی جو تیار شیار سا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بال سیٹ کر رہا تھا

”مجھے نہیں اٹھانا کیلے ناشتہ کرنے جا ارادہ تھا آج“

وہ منہ بسور کر اسے دیکھتی شکوہ کرنے لگی

”گڈ مار ننگ میں نے سوچا تمہاری نیند خراب نہ کروں“

شاہویر گردن موڑ کر دیکھ کر اسے جواب دینے لگا

”اچھا جی جیسے تو میں اس وقت تک سوتی رہتی ناہو نہہ“

عار یہ کہتے ساتھ آخر میں منہ بناتی بیڈ سے اترتی واشروم کی طرف بڑھنے

لگی جب شاہویر نے اس کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا وہ اس کے بالکل

قریب آگئی

”صبح صبح اچھی بیویاں غصہ نہیں کرتی ہے بلکہ مار ننگ کس دیتی ہیں“

شاہویر اس کی گال پر اپنے ہاتھ ہاتھ کی انگلیاں پھیرتا گھمبیر لہجے میں کہنے لگا

عار یہ کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی اس کا لمس محسوس

کرتی وہ نازک جان کا نپتی آنکھیں میچ گئی شاہویر اس کے مزید قریب ہوتا

اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار تا خود سے دور کر گیا

”ڈونٹ وری اپنا حق تمہاری اجازت سے لوں گا“

گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے آگاہ کرتا خود پر پر فیوم چھڑکنے لگا عاریہ
اپنی بے ترتیب دھڑکنیں ترتیب میں لاتی باتھروم کا رخ کر گئی اسے جاتا دیکھ
کر شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

ناشتے کے بعد حمناہ کالج جانے کیلئے کھڑی ہوئی تو ایک دم سر چکرایا وہ

لڑکھڑاتے ہوئے واپس سے بیٹھ گئی

”طبیعت ٹھیک ہے حمناہ؟“

مہوش اسے دیکھتی تفکر سے مخاطب ہوئی حمناہ نے ان کی جانب دیکھا

”جی طبیعت ٹھیک ہے بس سر میں آج کل بہت درد رہتا ہے“

حمناہ انہیں بتاتے ساتھ پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی

”اگر طبیعت بہتر نہیں ہے تو چھٹی کر لو بیٹا“

اصغر زیدی بھی پریشان سے ہوئے
ارے نہیں معمولی سردرد ہے میں نے میڈیسن لی ہے ابھی ٹھیک ہو”
”جائے میں چلتی ہوں اللہ حافظ

حمنہ مسکرا کر خود کو نارمل دیکھاتی باہر کی طرف بڑھنے لگی
حمنہ لا پرواہی کرنا اچھی بات نہیں ہے تمہیں کسی ڈاکٹر کو چیک کروانا”
”چاہیے ہے

عار یہ بھی اس کیلئے فکر مند ہوتی اسے نصیحت کرنے لگی جس پر حمنہ نے
اسے دیکھا

”میں آج جاتی ہوں”

وہ مسکرا کر کہتے ساتھ چلی گئی عدنان زیدی اصغر زیدی ڈائٹنگ ٹیبل سے
اٹھ گئے مہوش اور انعم برتن سمیٹنے لگیں عاریہ بھی اٹھ کر ان کی مدد
کروانے لگ گئی

حمنہ باہر آئی تو شاہویر پہلے سے ہی گاڑی میں موجود تھا حمنہ خاموشی سے
اکر گاڑی میں بیٹھ گئی شاہویر گاڑی سڑک پر دوہرا گیا۔

حمنہ کی طبیعت کالج آکر زیادہ خراب ہو رہی تھی وہ خود کو بہتر کرنے کیلئے
اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھی اور واش بیسن کے پاس آکر کھڑی ہوتی منہ
دھونے لگی چہرے پر پانی کی چھینٹے مار کر وہ اپنا چہرہ شیشے میں دیکھنے لگی
اچانک سر چکرایا اور وہ زمین پر جا گری۔

اگلا لیکچر شروع ہو چکا تھا مگر حمنہ کلاس میں واپس نہیں آئی
”یہ سٹوڈنٹ کہاں ہے؟؟“

انگلش کی ٹیچر نے اس کی کتابیں اور بیگ پا کر کلاس سے سوال کیا

”میم واشروم کا کہہ کر گئی تھی“

ایک سٹوڈنٹ کے آگاہ کیا وہ سر کو خم دیتی پڑھانا شروع کر گئی

”مس واشروم میں کوئی لڑکی بے ہوش پڑی ہے“

تبھی کالج کی ماسی کلاس میں داخل ہوتی انہیں آگاہ کرنے لگی وہ پریشان سی

ان کیساتھ کلاس سے باہر کی طرف بڑھ گئی

واشروم میں ہاتھروم میں داخل ہوئی تو حمنہ کو بے ہوش پا کر وہ قدرے

پریشان ہوئی نل کھول کر پانی ہاتھ میں لیتی اس کے چہرے پر چھڑکنے لگی

پانی کے قطرے چہرے پر پڑتے ہی حمنہ نے آنکھوں پر جببش دی اور

بھاری سر پر ہاتھ رکھتی وہ ارد گرد نظر گھمانے لگی

”آپ ٹھیک ہیں“

مس نے نرمی سے اس سے سوال کیا جس پر وہ انہیں دیکھنے لگی اور کھڑی

ہوئی

”سر میں درد ہو رہا ہے“

حمہ بآبھی بآبھی سی تھی مس اسے اپنے ساتھ لیے پر نسیل آفس کی طرف
بڑھ گئی۔۔

پر نسیل آفس آکر حمہ کو صوفے پر بٹھا کر پر نسیل کو تمام صورتحال سے آگاہ
کرنے لگی پر نسیل بھی خاصی پریشان ہوئی

”میرے خیال انہیں ریسٹ کرنا چاہیے میں ان کے گھر کال کر دیتی ہوں“
پر نسیل ایک نظر حمہ پر ڈالی جو گم سم سی بیٹھی کہتے ساتھ ر جسٹر میں اس کا
نمبر تلاش کرنے لگی

حمہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اچانک ہو کیا رہا تھا آج سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا
تھا سر کا درد تو بہت کم ہی ہوتا تھا۔۔

”حمہ“

پر نسیل کی آواز پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی

آپ کے کزن کو ہم نے کال کر دی ہے وہ آپ کو لینے کیلئے آرہے ہیں”
 “آپ اپنا خیال رکھیں پیپرز قریب ہیں
 پر نسیل نرم لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے تنبیہ کرنے لگی وہ دھیرے سے ہاں
 میں سر ہلا گئی۔۔

پندرہ منٹ میں شاہویر کالج میں موجود حمنہ کی کلاس فیلو اس کی تمام کتابیں
 اور چیزیں بیگ میں ڈال کر پر نسیل آفس اسے دے گئی پر نسیل نے شاہویر کو
 بھی ساری بات سے آگاہ کر کے حمنہ کا خیال رکھنے کی تنبیہ کی ان کی بات کو
 سمجھتا وہ حمنہ کو ساتھ لیے باہر کی طرف بڑھا۔۔

”کوئی پریشانی ہے کیا؟؟“
 شاہویر باہر آتے ہی ایک نظر اس پر ڈال کر سوال کرنے لگا
 “کیسی پریشانی؟“

حمنے نے نا سمجھی سے شاہویر کی طرف دیکھتے ہوئے بدلے میں کہا

”سر میں اچانک سے اتنا درد رہنا کوئی پریشانی بھی ہو سکتی ہے“

شاہویر اسے اپنی بات سمجھانے لگا

”نہیں الحمد للہ سب ٹھیک ہے پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے خود بھی سمجھ نہیں“

”سک رہی ہوں

حمنے خود بھی بے حد پریشان سی لگ رہی تھی

”چلو پھر پہلے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں تسلی ہو جائے گی“

شاہویر اسے کہتے ساتھ تیز قدم گیٹ عبور کر گیا حمنے خاموشی سے اس کے

پیچھے چل دی۔۔۔

ڈاکٹر نے حمنے کا چیک اپ بہت دھیان سے کیا

یہ کچھ ٹیسٹ ہیں آپ کروائیں اس کے بعد ٹریٹمنٹ شروع کروں گی میں ”
”ایسے کچھ کہ نہیں سکتی

ڈاکٹر قدرے سنجیدگی سے ان دونوں کو دیکھتی کہنے لگی
”جی ٹھیک ہے ڈاکٹر ”

شاہویر اثبات میں سر ہلا کر اس سے کاغذ تھام گیا وہ دونوں کمرے سے باہر
کی طرف بڑھ گئے

”ٹیسٹ کیوں لکھ کر دیے ہیں ڈاکٹر ز نے ”

حمزہ گھبرا کر شاہویر کو دیکھتی سوال کرنے لگی
”شاید تسلی کیلیے ”

شاہویر جواب دیتے ساتھ اسے ٹیسٹنگ سینٹر لایا وہاں حمزہ کے ٹیسٹ
ہوئے رپورٹس کل ملنی تھی وہ دونوں گھر کیلیے روانہ ہو گئے

گھر میں داخل ہوئے تو عاریہ جوٹی وی لاؤنچ میں انعم کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں نظر شاہویر اور حمنہ پر گئی

”حمنہ جلدی آگئی آج؟؟“

انعم سوالیہ نگاہوں سے شاہویر اور حمنہ کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی

”جی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس کی توپر پر نسیل کی مجھے کال آگئی تھی“

شاہویر نے انہیں جواب دیا جس پر انعم اثبات میں سر ہلا گئی۔

تم کمرے میں جا کر ریسٹ کرو حمنہ اور کل کالج جانے کی ضرورت نہیں“

”ہے“

شاہویر اسے سنجیدہ لہجے میں تفکر سے تنبیہ کرنے لگا وہ اثبات میں سر ہلاتی

کمرے کی طرف بڑھ گئی عاریہ شاہویر کو دیکھنے لگی جو حمنہ کیلئے خاصا پریشان

نظر آ رہا تھا۔

”تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لگادیتی ہوں تمہارے لیے“

انعم اسے تھکا ہوا سادیکھ کر نرمی سے بولیں

”نہیں مجھے کچھ دیر ریسٹ کرنا ہے“
انعم کو جواب دیتے ساتھ وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا عاریہ بھی اس کے
پیچھے کمرے کا رخ کر گئی۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو شاہویر کو سوتے ہوئے پایا
تمہیں کیسے معلوم ہوا حمنہ بے ہوش ہو گئی ہے؟؟“
عاریہ اس کے قریب آ کر بیٹھتی سنجیدہ لہجے میں سوال کر گئی شاہویر اس کی
طرف متوجہ ہوا

”اس کے کالج سے کال آئی تھی“
شاہویر نے اسے جواب دیا جس پر عاریہ سر کو خم دے گئی
”تمہیں کیوں آیا تھا گھر میں تو اور بھی لوگ تھے“
شاہویر کو عاریہ بے حد سنجیدہ دیکھائی دی

لیکن کالج والوں کے پاس صرف میرا نمبر موجود تھا اسی لیے میں نے ہی " "اس کا ڈمیشن کروایا تھا اور کالج والے مجھے بہت اچھے سے جانتے ہیں شاہویر نے اسے وضاحت دی

،، مگر اب وہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے شاہویر زیدی " "

عار یہ نے اب سر دلچے میں اس سے بولا

،، کزن تو ہے نامیری " "

شاہویر نے نرمی سے اسے آگاہ کیا

مگر اس کے بابا بھی موجود ہے اس کا شوہر بھی ہے تمہیں اس کے لیے " "

،، پریشان ہونے کی ضرورت بالکل نہیں ہے

عار یہ کا لہجہ پہلے کی نسبت مزید اونچا ہو گیا شاہویر اسے دیکھنے لگا

،، تم بلا وجہ بات بڑھا رہی ہو عاریہ " "

شاہویر بھی اب ٹھنڈے لہجے میں اسے بتانے لگا

،، میں بات بڑھا رہی ہوں؟ " "

عار یہ کو اس کی بات پر شدید غصہ آیا
 “میری طبیعت نہیں ٹھیک ہم بعد میں بات کرتے ہیں“
 شاہویر بات ختم کرتا کروٹ لے گیا جس پر عاریہ ایک خفا نگاہ اس پر ڈال کر
 کمرے سے باہر چلی گئی۔

حسنہ ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھی تھی عاریہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی
 “کیسی ہے طبیعت اب؟“

عار یہ نے اس سے پوچھا
 “اب ٹھیک ہے سمجھ نہیں آتی ہے مجھے کہ اتنا برا سردرد کیوں ہوتا ہے“
 عاریہ کو حسنہ خاصی پریشان دکھائی دی
 “تم نے چیک اپ کروایا؟“

عار یہ نے نرمی سے اس سے پوچھا
 “ہاں صبح اب کل آئی گی رپورٹس تب ہی پتہ لگے گا“
 حمہ اسے بتانے لگی

“انشاء اللہ سب بہتر ہو گا تم پر یشان نہ ہو“
 عاریہ اسے تالی دینے لگی حمہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

عار یہ کچن میں آج انعم کیساتھ مدد کروانے چلی گئی وہ اپنا ذہن بدلنا چاہتا تھی
 شاہویر کا انداز اسے ہرٹ کر گیا تھا لیکن شکر ہے کہ اس نے فلحال اس سے
 کوئی زیادہ امید نہیں لگائی تھی۔

دو پہر کی نیچے اتری وہ شام کو فریش ہونے کیلئے کمرے کی طرف بڑھی
 کمرے میں آکر کپڑے چنچ کرنے کیلئے وارڈروب کی طرف بڑھ گئی
 کپڑے چنچ کر کے وہ واپس کمرے میں داخل ہوئی تو شاہویر جاگ رہا تھا
 “کہیں جارہی ہو؟“

شاہویر نے اسے مخاطب کیا عاریہ نظر انداز کرتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی شاہویر نے اسکی بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا چانک اتفا پر عاریہ بھوکلا سی گئی اور بیڈ پر ڈھے گئی اس سے پہلے عاریہ اس جگہ سے اٹھتی شاہویر عاریہ کی گود میں سر رکھ کر اسکا اٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا عاریہ اس کے چہرے سے نظریں پھیر گئی۔

ہمارے درمیان کسی تیسرے کو نہیں لایا کرو عاریہ جو جگہ تمہاری ہے وہ“ دنیا میں کسی اور کو ہو ہی نہیں سکتی ہے حمزہ میری کزن بہن کی طرح ہے“ میں نے اسے ہمیشہ اسی نگاہ سے دیکھا ہے

شاہویر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے پھیرا ہوا منہ اپنی سامنے کر گیا تو تم یہ بات اس وقت آرام سے بھی کر سکتے تھے تب بھی تم ایسے ہی سمجھا“

عاریہ منہ بنا کر ناراضگی برقرار رکھے اسے بتانا ضروری سمجھا

“ اچھا نا سوری“

شاہویر پیار سے کہتے ساتھ اس کے ہاتھ چوم گیا عاریہ نے اسے دیکھا

“ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے شاہویر زیدی پہلے ہرٹ کرو اور پھر سوری ”

منہ بنا کر اسے جتنا پیٹتا تھا اس کی گرفت سے نکال گئی

تمہارے معاملے میں خود پر کنٹرول کر لیتا ہوں ایک بس تم ہو جس کے ”

“ آگے شاہویر زیدی اپنی نہیں چلاتا ہے

شاہویر شکایتی انداز اپنائے اسے بولتا ہے حد معصوم لگا

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے اٹھو اور فریش ہو ڈنر کا وقت ”

“ ہونے والا ہے

عاریہ غصہ ختم کرتی اسکا وال کلاک پر نظر ڈال اسے آگاہ کرتے ساتھ

شاہویر کا سر اپنی گود سے اٹھا گئی شاہویر فریش ہونے کیلئے واش روم کی

طرف بڑھ گیا اور عاریہ واپس نیچے کی طرف بڑھ گئی

اگلے دن حمنہ کالج نہیں گئی تھی بارہ بجے کا وقت تھا کہ وہ مہوش کیسا تھٹی
وی لاؤنچ میں بیٹھی باتیں وغیرہ کر رہی تھی
”حمنہ؟“

عار یہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہوتی اس کا نام پکار گئی حمنہ اس کی جانب
متوجہ ہوئی

”تم نے اپنی رپورٹس کب اٹھانے جانا ہے؟“

عار یہ نے اس سے تفکر سے پوچھا

”ایک بجے تک“

حمنہ نے اسے جواب دیا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

تو ایسا کرتے ہیں مجھے ایک دو چیزیں لینی ہیں ہم وہ لے کر بازار سے پھر

”رپورٹس اٹھا کر گھر آجائیں گے؟“

عار یہ نے اس سے پوچھا حمنہ نے ایک نظر مہوش پر ڈالی اور پھر رضامند ہو گئی

”تم تیار ہو جاؤ پھر چلتے ہیں“

عار یہ اسے کہتے ساتھ خود بھی تیار ہونے کیلئے کمرے کا رخ کر گئی۔۔

کچھ ہی دیر بعد حمنہ اور عاریہ ڈرائیور کیساتھ بازار میں موجود تھی

”مجھے نوز پیر سنگ کروانی ہے“

عار یہ حمنہ کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی حمنہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

”تم واقع کر وانا چاہتی ہو؟“

حمنہ نے اس سے پوچھنا ضروری سمجھا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

”اور میں پوچھ سکتی ہوں کس خوشی میں؟“

حمنہ کی جانب سے ایک اور سوال آیا جس پر عاریہ نے اسکی جانب دیکھا

”تم نے ہی تو بتایا تھا شاہویر کو پسند ہے“

عار یہ کے چہرے پر آج شاہویر کا ذکر کرتے ہوئے ایک الگ سی مسکراہٹ
نمودار ہوئی

” لگتا ہے کچھ زیادہ ہی پسند آگئے ہیں شاہویر ”

حمنہ اسے چھیڑتے ہوئے اسے نوز پیر سنگ کی دکان کی طرف لے جانے
لگی

” شاہویر بھائی بولا کرو تمہارا شوہر بھی ماسٹڈ کر سکتا ہے اور تمہاری نند بھی ”

عار یہ نے دوستانہ انداز میں اس سے کہا جس پر حمنہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا
گئی

” شاہویر بھائی خوش ”

حمنہ اس کی بات مان گئی تو عاریہ اثبات میں سر ہلا گئی عاریہ نے اپنا ناک
چھدوالیا اور ایک سفید نگ کی چاندی کی خوبصورت نوز پن اس پر دمک
رہی تھی عاریہ کا چہرہ پہلے کی نسبت مزید خوبصورت دیکھنے لگ گیا۔

بازار سے وہ لوگ سیدھا ہسپتال پہنچے

”یہ آپ کی رپورٹس حمنہ“

ڈاکٹر اس کو رپورٹس تھماتے ہوئے بے حد پریشان سی نظر آئی حمنہ اور

عار یہ دونوں نے اس کے چہرے کے تاثرات پر غور کیا تھا

”سب ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟“

عار یہ نے بے اختیار ڈاکٹر کو مخاطب کیا

”نہیں مجھے بہت افسوس سے بتانا پڑے گا حمنہ کو برین ٹیومر ہے“

ڈاکٹر کے الفاظ پر حمنہ اور عار یہ دونوں اپنی جگہ ساکت ہو گئی یہ بات ان

دونوں کیلئے کسی جھٹکے سے کم نہ تھی

مجھے معلوم ہے کہ یہ بہت شاکڈ کر دینے والی نیوز ہے لیکن یہ حقیقت

”ہے“

ڈاکٹر انہیں تحمل بھرے لہجے میں آگاہ کرنے لگی حمنہ خاموشی سے اٹھ کر

باہر کی طرف بڑھ گئی عار یہ ڈاکٹر سے ملتی حمنہ کے پیچھے آئی حمنہ کے کانوں

میں ڈاکٹر کے کہے گئے الفاظ گونج رہے تھے ہسپتال سے گھر تک جاسفر خاموشی سے طہ ہوا کیونکہ یہ سب حمنہ کیساتھ عاریہ کیلئے بھی ناقابل یقین تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ حمنہ سے کیا بات کرے اور کیا نہیں

دونوں دوجے کے قریب گھر میں داخل ہوئے انعم مہوش شاہویر عدنان زیدی اور اصغر زیدی موجود تھے عاریہ نے حمنہ کی طرف دیکھا حمنہ نے عاریہ کو دیکھا

”سب ٹھیک ہے کہارپورٹس آئی ہے؟“

اصغر زیدی حمنہ کی طرف متوجہ ہوتے مسکرا کر سوال کرنے لگے

جی سب ٹھیک ہے کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے بس نیند پوری نہ ہونے
 “کی وجہ سے سر درد تھا

حمزہ جھوٹ کہتے ساتھ کمرے کا رخ کر گئی وہ سب اسے جاتا دیکھنے لگ گئے
 عاریہ نے افسردگی سے حمزہ کو جاتے ہوئے دیکھا۔
 “یہ ایسے کیوں چلی گئی؟”

عدنان زیدی حمزہ کو یوں اچانک جانے پر فکر مند سے پوچھنے لگے
 رات بھر ٹینشن کی وجہ سے کہ رہی تھی کہ نیند نہیں آئی شاید نیند آرہی
 “ہوگی

عاریہ نے بات کو سنبھالنا چاہا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی عاریہ بھی کمرے
 کی طرف بڑھ گئی شاہویر بھی سب کے درمیان سے اٹھ کر اس کے پیچھے
 کمرے میں آیا

”عاریہ سب ٹھیک ہے؟“

شاہویر کمرے میں داخل ہوتا عاریہ کے چہرے پر پریشان تاثرات دیکھتا
تفکر سے پوچھنے لگا
،، نہیں ،،

عاریہ نے نفی میں سر ہلایا شاہویر نے عاریہ کے چہرے پر نظر ڈالی اس کے
ناک پر سفید نگ دمک رہا تھا شاہویر کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ
نمودار ہوئی

،، تم نے نوز پتر سنگ کروالی؟ ،،

شاہویر اس کے قریب ہوتا شوق بھری نگاہوں سے اس کی نوز پین دیکھتا
سوال کرنے لگا عاریہ اثبات میں سر ہلا گئی

،، تم تو میرے لیے مزید مشکل کھڑی کر رہی ہو مسز ،،

شاہویر اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتا گھمبیر لہجے میں کہتا عاریہ کی ہارٹ بیٹ
مس کروا گیا

،، شاہویر تم میری بات سنو ،،

عار یہ اسے ہوش میں لاتی خود سے دور کر گئی شاہویر بد مزہ سا ہوا
 ”کیا ہوا؟“

شاہویر نے نرمی سے سوال کیا
 حمزہ کو برین ٹیومر ہے مجھے نہیں پتہ اس نے گھر والوں سے کیوں چھپایا
 ”ہے لیکن میرے سامنے ڈاکٹر نے یہی بولا ہے
 عاریہ نے گھبراتے ہوئے اسے ساری بات سے آگاہ کیا شاہویر بھی ایکدم
 سنجیدہ ہوا

”یہ بات گھر والوں سے چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟“
 شاہویر پریشان سا سوچنے لگا

”یہ تو وہی بہتر جانتی ہے شاید ہمت نہیں ہوئی ہو اس میں کسی کو بتانے کی“
 عاریہ اندازہ لگاتی اس سے جواب دینے لگی

ایسی صورت حال میں اذیان کا اس کے پاس ہونا ضروری ہے تم اس سے
 ”رابطہ کر کے ساری بات بتاؤ اور واپس پاکستان آنے کا بھی کہنا

شاہویر تفکر سے عاریہ کو کہنے لگا وہ ٹھیک ہے بول کر اس کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر کال نہیں اٹینڈ ہو رہی تھی۔۔

شاہویر اور عاریہ حمنہ کے پاس اس وقت حمنہ کے کمرے میں موجود تھے
 ”تم نے گھر والوں سے یہ بات کیوں چھپائی ہے؟“

شاہویر نے اس سے سنجیدہ لہجے میں پوچھا
 مجھ میں ہمت نہیں ہوئی اور نہ میں اپنی وجہ سے کسی کو پریشان کرنا چاہتی تھی
 ”تھی“

حمنہ بھیگی آنکھوں سے ایک نظر اس پر ڈالتی جواب دے کر سر جھکا گئی
 ”اور چھپا کر بھی تم خود کیسا تھ غلط کرو گی حمنہ“

عاریہ نے نرم لہجے میں اسے سمجھانا چاہا

میں کچھ وقت اکیلار ہنا چاہتی ہوں پلیز ز میں اس وقت بہت ڈسٹرب ہوں ”

“

حمہ اپنے آنسوؤں کو ضبط کیے ان دونوں سے تمل بھرے لہجے میں جانے کا کہنے لگی

ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو سب بہتر ہو گا انشاء اللہ اور اذیان بھائی سے ”

کو نٹیکٹ ہو تو انہیں ساری بات سے ضرور آگاہ کرنا اگر کسی کو نہیں بتاؤ گی تو

“طبیعت اور بھی بگڑے گی

عار یہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ رکھے اس کیلئے خاصی فکر مند دیکھائی دی حمہ

اثبات میں سر ہلا گئی شاہویر اور عاریہ اس کے کمرے سے باہر آ گئے۔

“ مجھے نہیں معلوم تھا آپ اتنی سمجھدار بھی ہیں ”

شاہویر اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے ایک مسکراتی نگاہ اس پر ڈالتا کہنے

لگا عاریہ فوراً سے فاصلہ اختیار کر گئی

”شرم نہیں ہے تم میں ہم ٹی وی لاؤنچ میں ہے کوئی بھی آسکتا ہے“

عار یہ آس پاس نظریں گھماتی اسے سنانے لگی

”مجھے لوگوں سے فرق نہیں پڑتا“

لاپرواہی سے کندھے اچکا کر وہ اوپر کی طرف بڑھ گیا عاریہ اسے جاتا دیکھتی
نفی میں سر ہلا گئی۔

اذیان اسوقت کراچی کے ایئرپورٹ میں موجود تھا وہ حمنہ کو سر پر اُزدینا
چاہتا تھا اسی لیے نہ ہی تو عاریہ کی کال اٹینڈ کر رہا تھا اور نہ ہی حمنہ سے رابطہ
کر رہا تھا

رات ایک بجے کے قریب وہ زیدی ہاؤس پہنچا اندر داخل ہوتے ہی خاموشی
نے اس کا استقبال کیا وہ خاموشی سے حمنہ کے کمرے کی طرف بڑھا کمرے

میں جیسے ہی داخل ہوا اس کے کانوں سے حمنہ کی سسکیوں کی آواز سنائی دی
اس نے پریشانی سے حمنہ کی طرف دیکھا تو وہ جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہا رہی
تھی

”حمنہ“

اذیان کی آواز کانوں سے ٹکراتے ہی حمنہ نے بے اختیار گردن موڑ کر اس
کی طرف دیکھا اذیان کو آج پورے پندرہ دن بعد اپنی نظروں کے سامنے
دیکھ کر حمنہ اٹھ کر فوراً اس کے گلے سے جا لگی اذیان نے پریشانی سے اس
کے گرد اپنا بازو حائل کیا

”تم رو کیوں رہی ہو سب ٹھیک ہے؟“

اذیان اسے اپنے ساتھ لگائے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر لے چینی سے
پوچھنے لگا حمنہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اس سے الگ ہوتی نظریں چرا گئی
”کیا ہوا ہے حمنہ کچھ بتاؤ گی؟“

اذیان اسے خاموش پا کر پھر سے اپنا سوال دہرانے لگا

”اذیان“

حمنہ نے بھرائی ہوئی آواز میں اس کا نام پکارا اذیان اسے ہی دیکھ رہا تھا
”آپ پلیز بیٹھ جائیں“

حمنہ کے کہنے پر اذیان کی پریشانی میں اضافہ ہوا وہ خاموشی سے اس کے کہنے
پر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا

حمنہ نے بغیر اسے کچھ کہے ڈرا سے رپورٹس نکال کر اس کے سامنے رکھ دی
اذیان نے ایک سوالیہ نگاہ اس پر ڈالتا رپورٹس اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جیسے ہی
اس نے رپورٹ پڑھی وہ رپورٹ اذیان کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گئی
بے یقینی سے حمنہ کی طرف دیکھا وہ اپنی جگہ خاموش تھی کمرے میں سناٹا
چھا گیا

”کب کی بات ہے یہ؟“

کچھ دیر بعد بمشکل اذیان نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

”کب کی بات ہے یہ؟“

کچھ لمحے بعد بمشکل اذیان نے بات کا آغاز کیا

”ایک ہفتے سے سر میں درد ہو رہا تھا“

حمنہ نے دھیمی آواز میں سر جھکائے اسے جواب دیا

”اور تم نے مجھے بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا“

اذیان خفگی سے اسے دیکھتا سنجیدہ لہجے میں اس سے کہنے لگا

مجھے لگا معمولی سردرد ہے اذیان میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے برین“

”ٹیومر بھی ہو سکتا ہے آج رپورٹس آئی تو مجھے معلوم ہوا

حمنہ اس کے پاس آکر بیٹھتی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے اسے وضاحت

دینے لگی۔۔

”ڈاکٹر ز کیا کہتے ہیں“

اذیان اس کی حالت دیکھ کر ایک دم نرم سا ہو گیا

”میں نے سنا ہی نہیں اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی“

حمنہ نے نظریں چراتے ہوئے جواب دیا وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا

”گھر میں سب کو معلوم ہے؟“

اذیان کی جانب سے اگلا سوال آیا حمنہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلا دیا

”مجھے گھر والوں کو بتانے کی ہمت ہی نہیں ہوئی“

بتاتے ساتھ ہی حمنہ کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے اذیان نے فوراً

اس کے گرد بازو جمائل کر کے اسکا سر اپنے سینے پر رکھ دیا

کچھ نہیں ہو گا تم رو نہیں ہم صبح ہی جائیں گے ڈاکٹر کے پاس سب ٹھیک“

”ہو جائے گا“

اذیان اسے اپنے ساتھ لگائے حوصلہ دیتا اس کے آنسو صاف کر گیا اس کے

آنے سے حمنہ کو واقع حوصلہ ملا تھا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہوں

نے اذیان کو اس کے پاس بھیج دیا ورنہ وہ ان سب مشکلات کا اکیلے کبھی بھی
سامنا نہیں کر سکتی تھی۔

صبح ناشتے کی ٹیبل پر اذیان کو دیکھ کر سب کو خوشگوار حیرانگی سی ہوئی وہ کسی
کو بتائے بغیر اچانک آیا تھا یہ بات واقع حیران کن تھی
”کب پہنچے اذیان؟“

اصغر زیدی اس سے مخاطب ہوئے
”رات کو ایک بجے انکل“

اذیان نے ان کی طرف متوجہ ہو کر جواب دیا وہ اثبات میں سر ہلا گئے
”تمہارے بغیر تو ہماری بیٹی بیمار ہی ہو گئی ہے“

مہوش نے مسکراتے ہوئے ایک نظر حمنہ پر ڈال کر اسے مذاہیہ انداز میں
 کہا تو اذیان اپنے چہرے پر بمشکل مسکراہٹ لایا
 عاریہ اور شاہویر دونوں بس خاموشی سے حمنہ کو دیکھ رہے تھے
 ”چلو حمنہ میں تمہیں ڈراپ کر دوں“

اذیان اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا حمنہ کو مخاطب کر گیا وہ سر کو خم دیتی وہ بھی اپنی
 جگہ سے کھڑی ہوتی اس کے پیچھے چل دی۔
 ”تمہیں نہیں جانا آج کام پر؟“
 شاہویر کو آرام سے ناشتہ کرتا دیکھ عدنان زیدی نے پوچھا
 ”نہیں آج گھر ہی ہوں“

عدنان زیدی کو جواب دیتا وہ چائے کا کپ لبوں سے لگا گیا۔

ناشتے سے فارغ ہو کر شاہویر اور عاریہ کمرے میں آگئے عاریہ کل سے بہت پریشان نظر آرہی تھی۔

”مجھے تو حمنہ کی بہت فکر ہو رہی ہے“

عاریہ حمنہ کو ذہن میں لیے تفکر سے کہنے لگی جس پر شاہویر نے اسکی طرف دیکھا

”اذیان آگیا ہے ڈونٹ وری وہ اس کا ٹریٹمنٹ کروالے گا“

شاہویر نے اسے ریلیکس کرنا چاہا عاریہ نے مڑ کر اسے دیکھا

”اسے برین ٹیومر ہے پتہ بھی کتنی خطرناک بیماری ہے“

عاریہ نے اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے بتانا ضروری سمجھا

مجھے پتہ ہے سب بہتر ہو گا اگر یہاں ٹریٹمنٹ نہیں ہوا تھا اذیان اسے

”دوسرے ملک لے جائے گا جہاں بہترین ٹریٹمنٹ ہو سکے

شاہویر عاریہ کو نرمی سے سمجھانے لگا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

اذیان آج واپس آئے تو میں اس سے کہوں گی اسے سنگاپور لے جائیں ”
 ”وہاں پاکستان سے اچھا ٹریٹمنٹ ہی ہوگا
 عاریہ شاہویر کی بات سے متفق ہوتی فیصلہ کر گئی جس پر شاہویر اثبات میں
 سر ہلا گیا

”اب ہم کچھ دیر اپنی باتیں کر لیں ”
 شاہویر اس کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے رومانوی لہجے میں کہنے لگا جس پر
 عاریہ نے آنکھیں چھوٹی کیے گھورا
 ”گھر میں اتنی ٹینشن ہے اور تمہیں رو مینس سو جھ رہا ہے ”
 عاریہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالتی خفگی سے بولی
 ہماری شادی کے بعد تو ٹینشن ہی ٹینشن چل رہی ہے رو مینس کا موقع تو ”
 ”مل نہیں رہا

شاہویر بد مزہ ہو کر اسے بتانے لگا عاریہ مسکرا دی
 ”اچھا ایک بات بتاؤ؟ ”

شاہویر اسے مسکراتا پا کر خود کو نارمل کرتا نرم لہجے میں اس سے کہنے لگا
 عاریہ نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا
 ”تم نے نوز پٹر سنگ کیوں کروائی؟“

شاہویر اس کے ناک پر موجود سفید دھتکتے ننگ پر نظریں جمائے پوچھنے لگا
 ”مجھے حمنہ پر اچھی لگی اس لیے“

عاریہ نے جھوٹ کا سہارا لیا شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی
 تمہیں پتہ ہے مجھے نوز پن بہت زیادہ ہے اور یہ نوز پن تمہاری خوبصورتی“
 ”میں۔ مزید اضافہ کر رہی ہے

گھمبیر لہجے میں اس کے تھوڑا نزدیک ہوتا عاریہ کی ہارٹ بیٹ مس کروا گیا
 ”مجھے حمنہ نے بتایا تھا“

عاریہ کی زبان سے الفاظ ایک دم پھسل گئے شاہویر نے سوالیہ نگاہوں سے
 اسے دیکھا
 ”کیا؟“

شاہویر اس کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھنے لگا
 ”یہی کہ تمہیں نوزین پسند ہے“

عاریہ تھوڑی کنفیوز ہوتی اسے جواب دیتی نظروں کا تعاقب دوسری سمت
 کر گئی شاہویر کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی
 ”تو تم نے میرے لیے نوز پتیر سنگ کروائی ہے“

عاریہ اور اپنے درمیان ایک انچ کا فاصلہ بھی طہ کرتا وہ اس کو مزید نروس
 کر گیا
 ”مممم“

عاریہ اس سے پہلے کوئی بہانہ کرتی شاہویر اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر
 اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھ گیا عاریہ کے پورے وجود میں کرنٹ سا لگا
 وہ زور سے آنکھیں میچ گئی اس کی دل کی دھڑکن ایک دم تیز سی ہو گئی شاہویر
 نے اس کے چہرے پر گہری نگاہ ڈالی اس سے پہلے کہ وہ اس کے ہونٹوں پر
 جھکتا دروازوں پر دستک ہوئی جو شاہویر کو ناگوار گزری عاریہ فوراً دور ہو گئی

”کون؟“

دروازے پر نظریں مرکوز کیے سرد لہجے میں پوچھنے لگا
”شاہویر صاحب آپ کو بڑے صاحب اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں“
ملازم عدنان زیدی کا پیغام بتانے لگا
”آ رہا ہوں“

مختصر سا جواب دیتا وہ عاریہ کی جانب متوجہ ہوا
”انکل انتظار کر رہے ہیں شرافت سے ان کے پاس جاؤ“
عاریہ اسے مسکراتے ہوئے باہر کی طرف اشارہ کر گئی
”کب تک بھاگو گی ایک نہ ایک دن خود ہی میرے پاس چل کر آ جاؤ گی“
شاہویر پر اعتماد انداز میں اسے کہتے ساتھ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا کمرے سے
باہر کی طرف بڑھ گیا عاریہ اس کے جاتے ہی گہرا سانس خارج کرتی شکر ادا
کر گئی۔۔

حمہ اور اذیان دونوں اس وقت ہسپتال میں موجود تھے ڈاکٹر حمہ کی رپورٹس کو غور سے دیکھ رہے تھے حمہ گہرائی ہوئی بیٹھی تھی اور اذیان بے حد سنجیدہ نظر آ رہا تھا

مسٹر اذیان سرجری ہوگی اگر آپ رسک لینا چاہتے ہیں سرجری کا تو ” ضرور لیں کیونکہ ایسے بہت سے کیسز میں پیشینٹ کی جان بھی چلی جاتی ہے اور اکثر پیشینٹ ری کور بھی کر جاتے ہیں

ڈاکٹر رپورٹس کو دھیان سے دیکھنے کے بعد اسے آگاہ کرنے لگی اللہ تعالیٰ بہتر کریں گے آپ مجھے بتائیں کہ میں کس ہاسپٹل میں سرجری ” کرواؤ؟

اذیان ڈاکٹر سے مشورہ لینے لگا وہ اسے دیکھنے لگی

اگر آپ رسک لینا ہی چاہتی ہے تو میں مشورہ دوں گی کہ آپ باہر کے ”
ملک سے کروالیں باہر کے ملک میں بہت بہتر سرجری ہو سکتی ہے اور زیادہ
“ ترپیشنٹس ری کور کر جاتے ہیں

ڈاکٹر نے سوچ سمجھ کر مشورہ دیا وہ اثبات میں سر ہلا گیا
“تھینک یو سوچ“

اذیان ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتا حمنہ کو ساتھ لیے کمرے سے باہر نکل آیا
“اب کیا کریں گے؟“

حمنہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا
کیا مطلب کیا کریں گے میں تمہارا رجسٹر ویز اپلائی کرتا ہوں اور کتنا
جلدی ہو سکے ٹکٹس کروا کر ہم سنگاپور میں تمہارا ٹریٹمنٹ کرواتے ہیں اور
“پھر جب تم ری کور کر لو گی تو ہم وہی سیٹل ہو جائیں گے
اذیان اسے جواب دیتا باہر کی طرف قدم بڑھا گیا حمنہ بھی اس کے ساتھ
ساتھ چل رہی تھی

”اور اگر میں نے ری کور نہیں کیا اور جان چلی گئی تو؟“

حمزہ نے خوف کی سی کیفیت میں اس سے معصومیت سے سوال کیا
ایسا نہیں ہو گا تم اگر ابھی سے ڈر جاؤ گی تو پھر کیسے ری کور کر سکو گی اللہ
تعالیٰ بہترین کریں گے ہم دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو دعائیں سنتا ہے نا
”حمزہ

اذیان اسے نرم لہجے میں سمجھاتا تسلی دینے لگا حمزہ اثبات میں سر ہلا گئی وہ
دونوں گاڑی۔ میں بیٹھے اور گھر کی طرف بڑھ گئے صبح نوبے سے وہ ہسپتال
آئے ہوئے تھے بغیر اپائنٹمنٹ کے آنے کی وجہ سے بارہ بجے کہیں جا کر ان
کی باری آئی تھی۔

ہم دونوں گھر والوں کو آج ہی جا کر ساری بات سے آگاہ کرے گا بات
”چھپا کر کچھ بھی نہیں ہو گا

اذیان گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے کہنے لگا حمزہ نے اسے دیکھا بات تو صحیح
تھی چھپانے سے کیا ہونا تھا وہ خود بھی نہیں چھپانا چاہتی تھی مگر حمزہ میں

ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ کسی کو کچھ بتا سکے حمہ جو ابّا خاموش رہی اذیان نے
ایک نظر اس پر ڈالی وہ اسکی حالت کو بہت اچھے سے محسوس کر سکتا تھا ایک
اس کے ساتھ تو وہ کھل کر مسکراتی تھی باتیں کرتی تھی مگر اس بار وہ
خاموش تھی نہ مسکراتی تھی نہ باتیں کر رہی تھی اور یہ بات اذیان کو بہت
محسوس ہو رہی تھی

وہ دونوں گھر پہنچے تو گھر کے سبھی افراد کوٹی وی لاؤنچ میں بیٹھے پایا۔
”آج جلدی نہیں آگئی حمہ بیٹا آپ؟“
انعم وال کلاک پر نظر ڈالتی اس سے کہنے لگی جس پر وہ خاموش رہی
”ہم ڈاکٹر کے پاس گئے تھے“

اذیان نے جواب دیا تو سب ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئے

”کیوں خیریت پھر سے طبیعت خراب ہوئی حمنہ کی؟“

مہوش ایکدم پریشان سی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی اس سے سوال کرنے لگی

”جی آنٹی آپ پلیز بیٹھ جائیں میں اور حمنہ آپ سب کو کچھ بتانا چاہتا ہوں“

اذیان مہوش کو پریشان بیٹھا دیکھ کر نرمی سے کہنے لگا مہوش بیٹھ گئی۔

”کیا بات سب ٹھیک ہے نا اذیان؟“

اصغر زیدی بھی پریشان دیکھائی دے

”حمنہ کو برین ٹیو مر ہے“

اذیان نے باری باری سب پر نظر ڈال کر بمشکل یہ الفاظ ادا کیے کہ وہاں

بیٹھے عاریہ اور شاہویر کے سوائے باقی سب لوگ بے یقینی سے اذیان کو

دیکھ رہے تھے

”یہ تم کیا کہہ رہے ہو اذیان؟“

اصغر زیدی تڑپ کر اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے

انگل میں سچ کہ رہا ہوں مجھے پتہ ہے یہ آپ سب کیلئے بے حد پریشانی والی ”
 بات ہے“

اذیان ان سب کی حالت کو سمجھ سکتا تھا ماں باپ کی جان بسی ہوتی ہے اولاد
 میں اور وہ تو تھی بھی اکلوتی وہ مہوش اور اصغر کیلئے کس قدر قیمتی ہوگی یہ
 صرف وہی جانتے ہوں گے مہوش تو کسی سکتے میں ہی چلیں گئیں تھیں۔
 سرجری ہوگی میں ایک ہفتے میں حمہ کو سنگاپور لے جاؤں گا اور وہی اس ”
 کی سرجری کرواؤں گا آپ بے فکر رہیں انشاء اللہ حمہ ری کور کر جائیں گی اور
 ”، بالکل ٹھیک ہو جائے گی

اذیان ان سب کو تسلی دینے لگا

”یہ اچھا فیصلہ ہے سنگاپور میں زیادہ اچھا علاج ہوگا“

عدنان زیدی اذیان کے فیصلے سے متفق ہوتے کہنے لگے

”ہماری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی نا؟؟؟“

مہوش نے نم آنکھوں سے اذیان کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

”انشاء اللہ آنٹی حمنہ ٹھیک ہو جائے گی“

اذیان نے انہیں نرم لہجے میں امید دی جس پر وہ سر کو خم دیتی اپنے قریب کھڑی حمنہ کو اٹھ کر گلے لگا گئی

”اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دیں گے آمین“

مہوش حمنہ کے گلے سے لگی بھرائی ہوئی آواز میں اسے دعا دے گئی حمنہ کی آنکھوں سے بھی آنسو بہنے لگ گئے۔

”مہوش سب ٹھیک ہو جائے گا تم دل چھوٹا مت کرو“

انعم مہوش کو روتا پا کر سمجھانے لگیں جس پر مہوش انشاء اللہ بول گئیں۔

اللہ تعالیٰ سے اچھے کی امید رکھو سب اچھا ہو گا اور ہماری بچی تو ویسے بھی ”

”بہت نیک ہے نماز باقاعدگی سے ادا کرتی ہے اللہ تعالیٰ بہترین کریں گے

عدنان زیدی اصغر زیدی کو پریشان دیکھ کر حوصلہ دینے کیلئے کہنے لگے سب

ان کی بات سے متفق ہوئے۔۔

”تم پریشان نہ ہو حمنہ ہو جائے گا سب ٹھیک“
 اذیان شام سے حمنہ کے ویزے کیلئے گیا ہوا تھا عاریہ اسے اکیلا بیٹھا دیکھ کر
 نرمی سے سمجھانے لگی
 ”انشاء اللہ“

حمنہ اثبات میں سر ہلا کر چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ بمشکل لاسکی
 ”ہم سب ہیں نا ہم سب تمہارے لیے دعا کریں گے“
 عاریہ بھی مسکرا کر اس سے بولی حمنہ اس کے گلے سے لگ گئی وہ جو کب سے
 آنسو ضبط کیے ہوئے تھے عاریہ کے گلے لگتے ہی آنکھوں سے بہنے لگے
 اسے روتا دیکھ کر عاریہ بھی کمزور پڑ گئی اسکی آنکھ سے بھی آنسو بہنے لگے۔

شاہویر کو عاریہ کہیں نہ دیکھائی دی اسے ڈھونڈتا ڈھونڈتا حمنہ اور اذیان کے کمرے میں پہنچا نظر ان دونوں پر گئی ان دونوں کو روتا پاکر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

”کب تک تم دونوں نے رونا ہے؟“

کمرے میں داخل ہوتا وہ اپنی سنجیدہ آواز میں ان سے مخاطب ہوا دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوتی ان دونوں کی طرف متوجہ ہو گئی

”اب تو سب کچھ سیٹ ہو گیا ہے سر جری کیلئے سنگاپور بھی جارہی ہو تم“

شاہویر ان دونوں کا موڈ بہتر کرنے کیلئے نرمی سے بتانے لگا

”اور اگر سر جری کامیاب نہ ہوئی تو؟“

حمنہ کے اندر جو خوف موجود تھا وہ شاہویر کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی

”ڈونٹ وری تمہارا جو شوہر ہے نا اسکا گزارا نہیں ہے تمہارے بغیر اگر“

”سر جری کامیاب ہو بھی نہیں رہی ہو گی وہ کروالے گادیکھ لینا

مذاہیہ انداز میں کہتا وہ دونوں کو ناچاہتے بھی مسکرا نے پر مجبور کر گیا

رونے سے کچھ نہیں ہوگا اگر رونے سے مسئلے حل ہو جاتے تو زندگی میں ”
”ہر کوئی رو کر اپنے مسئلے حل کر لیتا

شاہویر سنجیدگی سے حمزہ کو سمجھانے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔

”اور تم اسے حوصلہ دینے کے بجائے خود بھی رونے لگ گئی“

شاہویر کی نظر عاریہ کی بھیگی آنکھوں پر گئی تو خفگی سے کہنے لگا

”میں اتنی مضبوط نہیں ہو وہ صرف میری بھابی ہی نہیں بلکہ میری اچھی“

”دوست بھی ہے

وہ بھی اسی کے انداز میں جواب دیتی اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ

گیا

”تم اپنا خیال رکھو میں اپنی بیوی کو دیکھ لوں“

شاہویر حمزہ سے کہتا کمرے سے باہر بڑھتا عاریہ کے پیچھے گیا۔

شاہویر کمرے میں آیا عاریہ کو وہاں نہ پا کر وہ ٹیرس کی طرف قدم بڑھا گیا
اسکی پشت شاہویر کو نظر آئی۔

،، تمہیں بہت مزا آیا تھا ہے نا مجھے اپنی پیچھے بھگانے کا ”

شاہویر اسکی پشت پر نظریں مرکوز کیے شوخیہ لہجے میں کہنے لگا اسکی آواز پر
عاریہ نے فوراً اپنے آنسو صاف کر لیے۔

،، تو تم نے بھاگا کرو میں نے تو نہیں کہا ہے ”

عاریہ بغیر اسے دیکھے خفگی سے جواب دے گئی

میں تمہیں اس لیے رونے سے منع کر رہا تھا اگر ہم بھی سامنے رو دیں ”

،، گے تو وہ مزید کمزور پڑ جائے گی ہمیں اسے کمزور نہیں کرنا حوصلہ دینا ہے

شاہویر اس کے برابر میں آ کر کھڑا ہوتا نرمی سے اسے سمجھانے لگا عاریہ نے

اسکی طرف دیکھا

اس حالت میں نہیں دیکھا گیا اس کو تو بس آنسو آ گئے آنکھوں میں آئندہ ”

،، خیال کروں گی

شاہویر کی بات سمجھتی وہ بھی نارمل لہجے میں وضاحت دے گئی جس پر وہ
اثبات میں سر ہلا گیا

”کچھ وقت تمہارے ساتھ گزار کر اسے یادگار بنانا چاہتا ہوں“
شاہویر اس کے چہرے پر اپنی براؤن آنکھیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے
کہنے لگا عاریہ بھی اپنی نظریں اس کے چہرے پر کر گئی
”کیسے؟“



عاریہ نے سوال کیا

”ڈنر پر جاسکتے ہیں“

شاہویر نے اسے مشورہ دیا

”نہیں بلکل اچھا نہیں لگے گا“

عاریہ نے نفی میں سر ہلا کر اس کے مشورے سے اختلاف کیا

”باہر نہ جا کر صحیح ہم گھر میں اپنے روم میں ڈنر کر سکتے ہیں؟“

شاہویر ذہن میں ایک پلان تیار کیے مسکرا کر اس سے پوچھنے لگا

”روم میں کیسے؟“

عار یہ کوا سکی بات پر خاصی حیرانگی ہوئی

”وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں بس کل آٹھ بجے تیار رہنا“

شاہویر اسی پر نظریں مرکوز کیے کہتا عاریہ کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا۔

”اب سونا چاہیے ہے بارہ بج چکے ہیں“

عار یہ کہتی ٹیرس سے کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ بھی اس کے پیچھے آیا

دونوں بیڈ پر لیٹے شاہویر نے عاریہ کو اپنی قریب کیا اور اس کی پیشانی پر پیار

کی مہر لگا کر اسے اپنے آغوش میں لیے آنکھیں بند کر گیا عاریہ نے ایک

مسکراتی نگاہ اس پر ڈالی جس قدر یہ مغرور انسان اس کے نکھرے برداشت

کرتا ہے شاید کوئی اور کبھی بھی نہ کرتا عاریہ نے اپنے میں ذہن میں سوچا

عار یہ کو شاہویر کا ساتھ اچھا لگنے لگا تھا یہی سب سوچتے ہوئے کب عاریہ کی

آنکھ لگی عاریہ کو معلوم ہی نہ ہوا۔

صبح معمول کے مطابق سب نے ناشتہ کیا تھا مگر آج روزانہ کی طرف خوشگوار صبح نہیں تھی سب ہی بالکل خاموش تھے بیماری میں شکار گھر کا ایک فرد ہوتا ہے مگر پریشان گھر کے سبھی افراد ہو جاتے ہیں یہی ایک خاندان کی خوبصورتی ہوتی ہے شاہویر اپنے کام پر چلا گیا تھا انعم کمرے میں چلی گئیں جبکہ اذیان ناشتہ کرتے ہی حمنہ کو کمرے میں واپس لے آیا تھا اور اسے آرام کرنے کیلئے لے گیا تھا اور خود حمنہ کے ویزہ اور ٹکٹس وغیرہ کا کام کرنے کیلئے نکل پڑا مہوش حمنہ کے پاس تھیں تو اذیان کو تسلی تھی

دوپہر سے لے کر سات بجے تک عاریہ نیچے ہی رہی کچھ دیر حمنہ کے پاس بیٹھی رہی اور پھر انعم کی بھی کاموں مدد کی اور ایسے رات ہو گئی

آٹھ بجے سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے مگر آج عاریہ نہیں آئی تھی ملازمہ نے بلانے بھی گئی تھی مگر عاریہ نے کہا اسے بھوک نہیں اب جب اس کا شوہر اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے تو وہ اسے ہر بار تو انکار نہیں کر سکتی تھی نہروں کے کلر کے ڈریس میں جس پر خوبصورت کڑاہی ہوئی ہوئی تھی سائیڈ پر دوپٹہ لیے گھنگرا لے آدھے بال کیچر میں مقید کیے اور باقی بالوں کو آزاد چھوڑے لائٹ سے میک اپ میں وہ خوبصورت لگ رہی تھی اس نے ایک تنقیدی نگاہ خود پر ڈالی اور لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی نا جانے کتنے وقت بعد وہ خود کو دیکھ کر مسکرائی تھی۔

پورے آٹھ بجے وہ ٹی وی لائونچ میں داخل ہوا اس نے نظر ڈائننگ ہال پر ڈال کر سلام کیا اور کمرے کی طرف بڑھنے لگا

”شاہویر بیٹا فریش ہو کر آ جاؤ“

انعم نے اسے مخاطب کیا

”مام میں کھا کر آیا ہوں تھک گیا ہوں ریٹ کروں گا“
شاہویر رک کر انہیں آگاہ کرتا اوپر کمرے کی طرف بڑھ گیا انعم خاموش
ہو گئی اور سب لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے

کمرے میں داخل ہوا تو نظر سامنے ہی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی عاریہ پر
گئی دروازے بند ہونے کی آواز پر عاریہ نے پلٹ کر دیکھا شاہویر کی نظر
اس پر گئی تو ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔
شادی کے بعد تم پہلی دفعہ میرے لیے ایسے تیار ہوئی ہوں اور یقین کرو
”ہمیشہ تو خوبصورت لگتی ہوں مگر آج بے حد خوبصورت لگ رہی ہو

شاہویر اس کی طرف قدم بڑھا کر گھمبیر لہجے میں بولا عاریہ پلکیں جھکا گئی وہ ایسے باتوں کی کہاں عادی تھی یہ محبت بھری باتیں یہ سب تو اس کیلئے جھوٹ تھا مگر ناجانے کیوں شاہویر کی کہی گئی باتیں اسے سچ لگتی تھی

”تھینک یو“

دھیمے لہجے میں اس نے اپنی تعریف پر شاہویر کا شکریہ ادا کیا شاہویر ہنس دیا عاریہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

”شرماتے ہوئے اچھی لگی“

شاہویر اس کی نظریں خود پر پا کر جواب دے گیا جس پر عاریہ بھی مسکرا دی

”تیار تو تم نے کروادیا ڈنر کہاں کرنا ہے مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے“

عاریہ اس سے معصومیت سے پوچھنے لگی

”صرف پانچ منٹ صبر کرو“

شاہویر اسے کہتے ساتھ وارڈروب سے اپنا ایک سوٹ نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا

پانچ منٹ بعد وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس باہر آیا عاریہ کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلانی عاریہ نے بلا جھجک اس کی ہتھیلی پر اپنا رکھ دیا شاہویر اسے ٹیرس کی طرف لے جانے لگا جیسے ہی ٹیرس کا دروازہ کھلا سامنے کا منظر دیکھ کر عاریہ واقع حیران ہوئی وہاں پورے ڈنر کا انتظام تھا ٹیبل کے گرد دو کرسیاں رکھی ہوئی تھی ٹیبل پر گلاب کے پھولوں کا گلہستہ موجود تھا کنڈلر سے ٹیبل اور بھی خوبصورت لگ رہی تھی کھانے میں دو تین ڈشز تھی

”واؤ یہ سب تم نے کیسے اور کب کیا؟“

عاریہ نے خوشگوار حیرانگی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا

”بس کر لیا شاہویر زیدی عاریہ کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہے“

شاہویر کے کہے گئے الفاظ پر عاریہ کو آج پہلی بار اس پر بے حد پیار آیا

ویسے میرے ٹیرس سے بھی ایک باہر کی طرف راستہ ہے میں نے معاذ“

سے کہا یہ سب کرنے کا تو معاذ نے سائیڈ والے دروازے سے آکر یہ سب

کیا ہے اور دس منٹ پہلے ہی کھانا بھی آیا ہے اس سے پہلے ٹھنڈا ہو جائے
 ” ہمیں کھالینا چاہیے ہے“

شاہویر اسے دروازے کا بتاتے ساتھ ٹیبل کی طرف بڑھا عاریہ کو کرسی پر
 بٹھا کر خود اپنی کرسی سنبھال گیا۔

ان دونوں نے کھانا کھایا کھانے کے دوران دونوں ایک دوسرے کو بھی
 دیکھ رہے تھے۔۔

”کیسا لگا کھانا؟“

کھانے سے فارغ ہوئے تو شاہویر نے اس سے پوچھنے لگا
 ”اٹس ڈیلیشیس“

عاریہ کو کھانا واقع بہت پسند آیا تھا

”یہ میں نے اپنے فیورٹ ریسٹورانٹ سے آرڈر کروایا تھا“

شاہویر نے اسے بتانا لازمی سمجھا

جب گھر میں پریشانیاں ختم ہو جائیں گی تو تمہیں اسی ریسٹورنٹ میں لے کر جاؤں گا

نیکپن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ بولا تو عاریہ ٹھیک ہے بول گئی

”کر لیا ڈنراب چلیں واپس اندر؟“

عاریہ نے کچھ دیر کے بعد اس سے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگا

”عاریہ ابھی آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا ہے“

شاہویر نے ریسٹ وائچ پر نظر ڈال کر اسے بتایا

تو اب کیا کریں گے ہم ایسے ہی بیٹھے رہنا ہے وہ تو ہم اندر چل کر بیٹھ سکتے ہیں

عاریہ نے کرسی سے پشت ٹکاتی منہ بنا گئی اس کے چہرے کے اظہارات پر

شاہویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

”نہیں ہم ڈانس کر سکتے ہیں؟“

شاہویر نے اسے مسکراتے ہوئے پیشکش کی عاریہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

”تم میرے ساتھ ڈانس کرنا چاہتے ہو؟“

عاریہ نے حیرانگی کے عالم میں پوچھا

”ایک شریف آدمی اپنی بیوی کیساتھ ہی ڈانس کرنا کا خواہشمند ہوتا ہے“

شرافت میں اس کے سامنے ایک بار پھر ہتھیلی پھیلائی وہ عاریہ کے لبوں پر

مسکراہٹ لانے پر کامیاب ہوا عاریہ اس کا ہاتھ تھام کر اس کی پیشکش پر

آمادہ ہوئی دونوں اپنی اپنی کرسیوں سے کھڑے ہوئے شاہویر نے اسے

اپنے قریب کیا عاریہ کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی شاہویر اس کا ہاتھ اپنی گرفت

میں مضبوطی سے لیے اسے گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

”ایک سوال کروں شاہویر؟“

عاریہ اسے دیکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں اجازت مانگنے لگی شاہویر نے سر ہلایا

”تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو؟“

ناجانے کس سوچ کے تحت یہ سوال اس کے ذہن میں آیا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس سے پوچھ بیٹھی

”بیان کرنے کو ایک عمر لگ جائے گی اس قدر محبت کرنے لگا ہوں“
 عاریہ کی سیاہ گہری آنکھوں میں جھانکتا وہ گھمبیر لہجے میں جواب دے گیا
 ”کہنے کو تو سبھی کہ جاتے ہیں“

عاریہ نے اسکی بات کو سنجیدہ نہ لیا

”میں ہر رشتے کو نبھانا بہت اچھے سے جانتا ہوں“

شاہویر نے پر اعتماد لہجے میں بول کر عاریہ کو خاموش کر دیا وہ اسے دیکھنے لگی
 سیاہ رنگ بہت پسند ہے مجھے اور اسوقت میں چاہ کر بھی تمہاری ان سیاہ“
 ”آنکھوں سے اپنی نظریں نہیں ہٹا سک رہا ہوں

اسکی آنکھوں میں سحر میں جکڑے وہ اسے کہتے ساتھ اس کو نروس کر گیا۔
 کچھ دیر اسی طرح ہلکے ہلکے سٹیپ لے کر وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوئے

،،تھینکیو سوچ“

شاہویر اس کا ہاتھ تھام تھامتا محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگا
،،کس لیے؟“

عار یہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا

،،میری آج کی رات کو خوبصورت بنانے کیلئے“

شاہویر نے اسکی کنفیوژن کا جواب دیا اسکا دل کیا وہ بھی کہ دے کہ اس
سے زیادہ تو شاہویر نے اس کی آج کی رات کو خوبصورت بنائی تھی

،،چلو اب روم میں چلتے ہیں“

شاہویر کہتے ساتھ روم کی طرف بڑھانے لگا

،،سنو“

عار یہ نے اس کی پشت پر نظریں مرکوز کیے اسے مخاطب کیا شاہویر نے

گردن موڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

،،آج تم نے اتنا کچھ کیا میرے میں بھی تمہیں کچھ کہنا چاہتی ہوں“

عار یہ کی بات پر وہ پورا رخ موڑتا اس کی طرف بڑھا
 ”کیا؟“

شاہویر اس کے قریب آ کر رکتا پوچھنے لگا
 تم نے واقع مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا ہے شاہویر زیدی تم
 خود کو برا ظاہر کرتے ہو مگر تم ایک بہت اچھے انسان ہونے کیساتھ ایک
 ”اچھے لائف پارٹنر بھی ہو

عار یہ کے اعتراف پر اسکی آنکھیں چمک گئی ایسے جیسے ناجانے کتنی بڑی
 خوشی ملی ہو

”آئی لو یو ٹو“

شاہویر اسے اپنے سینے میں بھیجے خوشی سے کہنے لگا عاریہ کھلکھلا اٹھی
 شاہویر نے اسے خود سے الگ کر کے اس کی پیشانی پر لب رکھے آج شاہویر
 کے لمس پر عاریہ کو سکون ملا تھا وہ آنکھیں بند کر گئی وہ اس کے لمس میں
 مدھوش تھی کہ شاہویر اسے باہوں میں اٹھا گیا عاریہ نے ہڑبڑا کر آنکھیں

کھولیں اور شاہویر کو دیکھا شاہویر اسے روم کی طرف لے جانے لگا عاریہ
اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ گئی۔۔

وہ کمرے میں بیڈ کیساتھ پشت لگائے بیٹھی تھی تبھی اذیان ہاتھ میں ٹرے
لیے کمرے میں داخل ہوا
”اٹھ کر بیٹھو“

اذیان ٹرے اس کے سامنے رکھتا اسے سنجیدگی سے کہنے لگا حممنہ نے اسکی
طرف دیکھا

”میں نے کھانا کھالیا تھا“

حمنہ نے ایک نظر ٹرے پر ڈال کر اسے بتایا

”معلوم ہے مجھے کتنا کھایا تھا آدھا کھانا بیچ میں ہی ڈاننگ پر چھوڑ آئی تھی“
 خفگی سے ایک نظر اسے دیکھا حمنہ خاموش ہو گئی
 چپ چاپ یہ پورا ناشتہ ختم کرو میں کوئی بھی بات نہیں سنوں گا اس کے“
 ”بعد ہم میڈیسن کھائیں گے اور پھر تم سو جاؤ گی
 اذیان اسے نرمی سے تنبیہ کرنے لگا حمنہ اسے دیکھنے لگی
 ”نیند نہیں آئی گی مجھے“

حمنہ نے افسردہ لہجے میں آگاہ کیا
 ”اگر ذہن میں سوچیں نہیں لاؤ گی تو بہت سکون کی نیند آ جائے گی“
 اذیان نے بھی بے اختیار جواب دیا جس پر وہ خاموش ہو گئی اور بے دلی
 سے کھانا کھانے لگ گئی۔۔۔

دس منٹ میں کھانا ختم کر کے اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا اذیان نے
 اسے میڈیسن دی حمنہ خاموشی سے کھا گئی
 ”میں یہ برتن رکھ کر آریا ہوں ٹھیک ہے“

اذیان ٹرے میں برتن رکھتے ہوئے اسے کہتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا حمنہ خاموشی سے اسے جاتا دیکھنے لگ گئی وہ بہت مشکل سے اپنے آنسوؤں پر ضبط کیے ہوئے تھی۔

اذیان برتن رکھ کر واپس آیا اور اس پر کمفر ٹرڈال کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا حمنہ کی نظریں اس کے چہرے پر مرکوز تھیں۔

حمنہ آنکھیں بند کر کے سو جاؤ ذہن پر جتنا دباؤ ڈالو گی اتنا تمہارے لیے برا ہے

اذیان حمنہ کی نظریں خود پر محسوس کر کے اسے نرمی سے سمجھانے لگا

”میرے ذہن سے سوچیں نہیں نکلتی ہیں“

حمنہ درد بھرے لہجے میں بولی اذیان اسے دیکھنے لگ گیا

تم اپنا ذہن تبدیل کرو اگر سوچیں نہیں نکلتی تو پریشان کرنے والی

سوچوں کے بجائے خوبصورت سوچوں کو ذہن میں لاؤ اس سے تمہیں اچھا

”محسوس ہوگا

حمنہ کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا وہ اسکی کیفیت جو سمجھتا پیار سے کہنے لگا
 ”تم مجھے اور خود کو یاد کرو ہمارے خوبصورت لمحے یاد کرو“

اذیان اس کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھا حمنہ آنکھیں بھدکیے
 اذیان کی کہی باتوں پر عمل کرنے لگی اس کی آنکھوں کے سامنے ان دونوں
 وہ خوبصورت دن لہرانے لگے جو شادی کے شروع میں ان دونوں نے ایک
 ساتھ گزارے تھے حمنہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اور انہیں سوچوں
 کو ذہن میں لیے اسکی آنکھ لگ گئی اذیان کو جب معلوم ہوا کہ اسے نیند آگئی
 ہے وہ تھوڑا پر سکون ہوا جھک کر اس کی پیشانی پر لب رکھے ایک موتی ٹوٹ
 کر اس کی گال پر گرا

میں جانتا ہوں حمنہ یہ سب تمہارے لیے بہت مشکل ہے لیکن میں نے ”
 تمہارے سامنے یہ دیکھایا کہ واقع مشکل ہے تو تھوڑی بہت ہمت جو تم میں
 ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا

اذیان اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے دل ہی دل میں کہتا اس کیساتھ
لیٹ گیا۔

رات کا اندھیرا صبح کی روشنی میں تبدیل ہوا عاریہ آج پہلے جاگ گئی اس نے
خود کو شاہویر کی باہوں میں پایا لبوں پر مسکان سجائے وہ اٹھ کر بیڈ سے اترتی
فریش ہونے کی طرف بڑھ گئی شاہویر مزے سے سو رہا تھا
عاریہ فریش ہو کر نیچے چلی گئی ناشتے کا وقت بھی ہو چکا تھا انعم ڈائننگ ٹیبل
پر برتن وغیرہ لگا رہی تھیں ان کی نظر عاریہ پر گئی
”اسلام و علیکم“

عاریہ مسکراتے ہوئے انہیں دیکھتی احتراماً سلام کر گئی
”و علیکم اسلام شاہویر کیوں نہیں آیا؟“

انعم عاریہ کیساتھ شاہویر کو نہ پا کر سوال کرنے لگیں
”وہ تو سو رہا ہے“

عاریہ نے انہیں بتایا جس پر انعم نے اسے دیکھا
جا کر جگاؤنا اس کو بیٹا عدنان انکل بھی یہی سوال کریں گے رات بھی تم
دونوں ڈرنے کی وجہ سے وہ تم دونوں کیلئے کافی پریشان رہے بہتر ہے
”ناشتے پر وہ ڈائننگ ٹیبل پر موجود ہو
انعم اسے نرم لہجے میں آگاہ کرنے لگیں جس پر عاریہ اثبات میں سر ہلا کر
واپس اوپر کی طرف چل دی

کمرے میں داخل ہوئی تو شاہویر بیڈ پر نہیں تھا وہ سمجھ گئی کہ شاہویر جاگ
چکا ہے اور فریش ہو رہا ہوگا
”شاہویر“

عاریہ ہاتھ روم کا دروازہ ناک کر کے اسے آواز دینے لگی

”تیار ہو کر سیدھا نیچے آ جانا اوکے“

عار یہ دروازے کیساتھ لگی تھوڑی اونچی آواز میں کہتے شاہویر کے جواب کا انتظار کرنے لگی کہ اچانک باتھ روم کا دروازہ کھلا عاریہ ان بیلنس ہوتی شاہویر کی طرف گری وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

”گڈ مارننگ“

شاہویر اسے تھام کر نرمی سے کہنے لگا عاریہ شاہویر کو بغیر شرٹ کے دیکھ کر سرخ ہو گئی۔

”استغفر اللہ تم پورے کپڑے کیوں پہن کر باہر نہیں آتے“

عار یہ ہڑبڑا کر اسے کہتی شاہویر سے الگ ہوئی شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی

تم سرخ تو ایسے ہو رہی ہو جیسے پہلی دفعہ مجھے بغیر شرٹ کو دیکھا جبکہ پہلی

ملاقات میں ہی تم مجھے ایسا دیکھ چکی ہوں تمہیں تو عادت ہو جانی چاہیے

”ڈارلنگ“

شاہویر شرارتی انداز میں کہتا عاریہ کو آنکھ مار کر وارڈروب کی طرف بڑھا
 ”بے شرم انسان اور مجھے ڈار لنگ جیسے چیپ لفظ سے نہ پکارو“
 عاریہ شر مندگی سے سر جھکائے چڑ کر اس سے کہنے لگی شاہویر قہقہہ لگا کر ہنسا
 ”میں نیچے جا رہی ہوں“

عاریہ اسے بغیر دیکھے کہتی کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی جب شاہویر
 نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں قید کیا عاریہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی اسکی
 ہارٹ بیٹ مس ہوئی

میں نے بس شرٹ پہننی ہے جہاں اتنا انتظار کیا ہے وہاں پانچ منٹ اور“
 ”میری جان پھر اکٹھے چلتے ہیں

شاہویر اس کے کان میں جھک کر گھمبیر لہجے میں کہتا اس کی حالت ایک بار
 پھر سے غیر کر گیا عاریہ بولنے کی حالت میں نہ رہی شاہویر اسکی حالت سے
 لطف اندوز ہوتا اسے اپنی قید سے آزاد کیے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر

شرٹ پہننے لگا بٹن بند کرنے کے بعد بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے خود پر
 پرفیوم چھڑکتا وہ بالکل تیار تھا اور کافی اچھا بھی لگ رہا تھا۔

شاہویر اور عاریہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر پہنچے تو سب کی نظر ان دونوں پر
 گئی دونوں سلام کرتے اپنی اپنی کرسی سنبھال گئے۔

“عاریہ تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا ہے طبیعت ٹھیک ہے نابیٹا”
 مہوش عاریہ کے چہرے پر غور کرتی تفکر سے پوچھنے لگی عاریہ ان کے
 سوال پر کنفیوز سی ہوئی وہی شاہویر ہے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی
 “جی میری طبیعت ٹھیک ہے آنٹی”

دھیمے لہجے میں جواب دیتی ایک سرد نگاہ شاہویر پر ڈال گئی جو مزے سے
 ناشتہ کر رہا تھا۔

“اذیان کیا لگتا ہے جب تک ٹکٹ آجائے گی آپ دونوں کی؟؟”
 عدنان زیدی اذیان سے مخاطب ہوئے سوال کرنے لگے

انکل آج یا کل میں ہوگی تو ایک ہفتے بعد کی ٹکٹ ملے گی میں کوشش ”
 ”پوری کر رہا ہوں انشاء اللہ مل جائے گی
 اذیان نے انہیں جواب دیا وہ اثبات میں سر ہلا گئے
 ”انشاء اللہ مل جائے گی اور حمہ بلکل ٹھیک بھی ہو جائے گی“
 اصغر زیدی حمہ کے سر پر ہاتھ رکھے اسے حوصلہ دینے لگے
 ”انشاء اللہ“

ہر ایک نے یک لہجہ ہو کر بولا تو حمہ کے لبوں پر اداس مسکراہٹ نمودار
 ہوئی

”انشاء اللہ“

وہ بھی اداس مسکراہٹ لیے امید سے کہنے لگی اور پھر سب لوگ خاموشی
 سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

شاہویر ڈیرے میں داخل ہوا تو نظر معاذ اور داور پر گئی جو آپس میں لڑ رہے تھے

اگر تھوڑے دن پیسے دینے میں دیر کیا کر دی تو تو میری جان لینے پر آگیا”
 ”ہے

داور تیش سے اس کو دیکھتا چیخا معاذ نے اس کا گریبان پکڑ لیا
 معاذ تمیز میں رہ ورنہ تو جانتا ہے میرے پاس ایسا راز ہے تیرا کہ اگر میں”
 ”بتانے پر آیا تو تیرے ہاتھ سے یہ نوکری بھی جائے گی
 معاذ کے گریبان پکڑنے پر داور نے ناگواری سے دھمکانے لگا
 ”بتادے اور میں نے جان کر کچھ نہیں کیا تھا”

معاذ بھی جوش میں آکر بول گیا
 ”جان کر کچھ کیا نہیں تھا لیکن جان بچا کر اپنی وہاں بھاگا ضرور تھا”
 داور طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسے یاد دہانی کروانے لگا

”تو قتل کرنے کے بعد وہی کھڑا رہتا میں“

معاذ کو داور کی مسکراہٹ زہر لگی شاہویر پریشان سایہ سارا منظر دیکھ رہا تھا
 ”کون سا قتل؟“

شاہویر کی آواز پر داور اور معاذ دونوں پریشان ہوئے معاذ نے داور جا
 گریبان چھوڑا اور دونوں اسکی طرف رخ کر کے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے
 ”کیا بات کر رہے ہو تم دونوں“

شاہویر چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے روعب بھرے انداز میں ان
 دونوں سے سوال کر رہا تھا

”صاحب کچھ بھی تو نہیں ہے“

معاذ نے ہمت کر کے جھوٹ کہا شاہویر تفتیشی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا
 میرے لیے یہ پتہ لگوانا مشکل نہیں ہے اس لیے بہتر ہے سچ تم دونوں
 ”اپنے منہ سے کہو“

شاہویر اب کی بار سرد لہجے میں دھاڑا وہ دونوں سہم گئے

”صاحب مصطفیٰ صاحب کو معاذ نے گولی ماری تھی“

داور گھبرا کر اسے سچ بتا گیا داور کے کہے گئے الفاظ سے شاہویر ہو جھٹکا لگا وہ بے یقینی سے معاذ کو دیکھنے لگا اور معاذ کو اپنا سانس بند ہوتے محسوس ہوا۔

”کیا بکو اس کر رہا ہے یہ؟“

شاہویر ایک دم بہت اونچی آواز میں دھاڑا معاذ اسکی دھاڑ پر خوفزدہ ہوا

صص۔۔ صاحب جان کر نہیں ماری تھی نشانہ چوک گیا تھا میں اچانک یہ

”سب ہونے پر گھبرا گیا اور سمجھ نہیں تو بھاگ گیا

معاذ کے الفاظ پر شاہویر کے دل و دماغ میں عاریہ کی باتیں گونجنے لگی معاذ

رونے والا ہو گیا تھا

تم دونوں نے مجھ سے یہ بات چھپا کر بہت غلط کیا ہے میرا دل کر رہا ہے تم

”دونوں کی جان لے لوں

شاہویر اپنی سرخ آنکھیں معاذ پر گاڑھ گیا وہ سر جھکائے کھڑا تھا

”صاحب مجھے معاف کر دیں مجھے معاذ نے منع کیا تھا بتانے سے“

شاہویر کے ڈر سے داور اس کے پیروں پر گرتا لجاجت آمیز لہجے میں
 گڑ گڑانے لگا شاہویر اپنا منہ اس کے ہاتھوں سے غصے سے نکال کر وہاں سے
 چلا گیا وہ اتنا زیادہ رد عمل نہ کرتا لیکن بات عاریہ کی آگئی تھی اس لیے اسے
 معاذ اور داور پر حد سے زیادہ غصہ آیا لیکن وہ بہت عرصے سے اس کے
 وفادار ملازم تھے وہ چاہ کر بھی ان کیساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔۔



شاہویر شام کے وقت ڈیرے سے گھر واپس آیا نظر عاریہ پر گئی جوا نغم اور
 حمزہ کیساتھ بیٹھی باتیں کرنے میں مصروف تھی لبوں پر مسکراہٹ سچی
 ہوئی تھی اسکے ذہن میں معاذ کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے نا جانے کیوں
 مگر شاہویر اپنی نظریں اس پر سے ہٹا گیا یہ شرمندگی کے باعث تھا یا پھر
 اسے کھونے کے ڈر سے وہ سمجھ نہیں سکا

“ارے شاہویر آج دیر کر دی گھر آنے میں”
 انعم کی نظر جیسے ہی شاہویر پر پڑ گئی بے اختیار بولیں عاریہ کا بھی دھیان اس کی
 طرف گیا وہ انکی آواز پر اس طرف متوجہ ہوا
 “بس کام تھا کچھ”

بمشکل مسکراہٹ سجائے وہ جواب دیتا ان کی طرف بڑھا وہ اثبات میں سر
 ہلا گئی

“آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو عاریہ شاہویر کیلئے بھی چائے لے آؤ”
 انعم مسکرا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتی عاریہ سے مخاطب ہوئیں عاریہ اپنی
 جگہ سے کھڑی ہوئی

“نہیں میں تھک گیا ہوں تھوڑا ریست کروں گا”
 شاہویر سپاٹ لہجے میں انکار کرتا اوپر کمرے کا رخ کر گیا عاریہ اسے جاتا
 دیکھنے لگ گئی جس نے اسکی طرف دیکھا بھی نہیں تھا وہ سوچ میں پڑ گئی
 تھی۔۔

”ارے پریشان نہ ہو تھکا ہوا ہے“

انعم عاریہ کے چہرے پر سنجیدگی دیکھ کر اسے نرمی سے سمجھانے لگیں جس پر وہ انکی طرف متوجہ ہوئی اور انعم کی بات مانتی دوبارہ سے بیٹھ گئی۔

شام کے وقت وہ کمرے میں داخل ہوئی تو نظر شاہویر پر پڑ گئی جو پریشان سا دیکھائی دیا

”تم ٹھیک ہو؟“

عاریہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی شاہویر اسکی طرف متوجہ ہوا

”سر میں درد ہے“

شاہویر نے نرم لہجے میں اسے جواب دیا عاریہ اسے تفتیشی نگاہوں سے دیکھنے لگی

”تم نے مجھے اگنور کیا ہے“

عار یہ خفگی سے اسے جتلاتی بیڈ پر آکر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی
”میں نے کب؟؟“

شاہویر نے حیرانگی سے پوچھا وہ اسکی بات پر واقع پریشان ہوا تھا
”نیچے مجھ سے بات کرنا تو دور تم نے میری طرف دیکھا بھی نہیں تھا“
عار یہ خفا لہجے میں اسے یاد دہانی کروانے لگی وہ اس کی بات پر خاموش ہو گیا
اب وہ اسے کیا کہتا کہ اسوقت وہ اس سے چاہ کر بھی شرمندگی کی وجہ سے
نظریں نہیں ملا سک رہا تھا
”سب موجود تھے اس لیے“

شاہویر نے جھوٹ کا سہارا لیا عاریہ بس اسے دیکھتی رہ گئی
”آج سے پہلے تو شاہویر زیدی کو کسی کی پرواہ نہیں ہوئی تو آج کیوں؟“

شاہویر کے جواب عاریہ کو مزید تیار ہے تھے شاہویر نے ایک بار پھر اس کی طرف دیکھا وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف اندازہ لگا سکتا تھا کہ عاریہ کو اس وقت بے حد غصہ آرہا ہے۔

”تو اب مسز کو میرے نہ دیکھنے پر بھی غصہ آتا ہے“

شاہویر اس کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے عاریہ کا ہاتھ تھام کر اس کے قریب ہوا سوری اس وقت طبیعت تھوڑی خراب تھی سر میں بہت درد تھا آئندہ ایسا“

”نہیں ہوگا

شاہویر معصومیت سے اس کے چہرے پر نظریں مرکوز کیے سوری بول گیا

”زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے ہونہہ“

عاریہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی سعی کرتی اس سے خفگی سے کہنے لگی شاہویر اسے دیکھنے لگ گیا۔

مجھے مردوں پر یقین نہیں ہے لیکن میں تم پر یقین کر رہی ہوں تو میرا ”
 بھروسہ نہ توڑنا شاہویر زیدی کیونکہ تمہارے پاس صرف ایک ہی موقع
 ہے اگر وہ بھی ضائع کر گئے تو مجھے ہمیشہ کیلئے کھودو گے
 عاریہ چہرے پر بھرپور سنجیدگی سجائے اسے یاد دہانی کروانے لگی شاہویر
 اسکی باتیں سن کر ساکت ہو گیا
 ”کیا ہوا؟“

عاریہ اسے بالکل خاموش اور سٹل بیٹھا دیکھ کر جھنجھوڑ کر پوچھنے لگی شاہویر
 ہوش میں آیا
 ”میں موقع ضائع نہیں کروں گا“

شاہویر نے ہمت کر کے اسے جواب دیا جس پر عاریہ ہلکا سا مسکرائی
 تو اب مجھے اگنور نہ کرنا مجھ پر غصہ نہ ہونا جو میں کہوں مان جانا اور مجھ سے ”
 ”کوئی بات نہ چھپانا مجھ پر یقین رکھنا ٹھیک ہے
 عاریہ معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بتانے لگی

”عارِیہ“

شاہویر کے پکارنے پر عاریہ نے سوالیہ نظریں اسکے چہرے کی طرف اٹھائی
 ”مجھے کچھ بتانا ہے تمہیں“

شاہویر فیصلہ کرتا ہمت کیے اس کا ہاتھ تھام کر کہنے لگا
 ”بولو میں سن رہی ہوں“

عارِیہ ایک نظر اپنے ہاتھ پر ڈال کر جواب دینے لگی اس سے پہلے شاہویر کچھ
 بولتا دروازے پر دستک ہوئی عاریہ اور شاہویر دونوں اس طرف متوجہ
 ہوئے

”عارِیہ میڈیم اذیان صاحب آپ کو بلارہے ہیں کچھ کام ہے“
 ملازمہ اسے آگاہ کرنے لگی

”جی ٹھیک ہے میں آرہی ہوں“

عارِیہ نے جیسے ہی جواب دیا ملازمہ وہاں سے چلی گئی
 ”میں آکر بات کرتی ہوں تم سے ٹھیک ہے“

عار یہ شاہویر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکالتی اٹھ کر باہر کی طرف بڑھ گئی
 شاہویر اسے جاتا دیکھنے لگ گیا ایک خوف تھا جو شاہویر زیدی کے اندر بیٹھ
 گیا اور وہ خوف عاریہ کو کھونے کا تھا

عار یہ اذیان کے کمرے میں داخل ہوئی اور اسے دیکھا
 ”پیکنگ میں تھوڑی ہیلپ کروادو یار“
 اذیان اسے آتا دیکھ کر کہنے لگا عاریہ اثبات میں سر ہلا کر اس کیساتھ مدد
 کروانے لگی حمہ اور اذیان کی کل کی فلائٹ تھی عاریہ اور باقی سب گھر
 والوں کو بھی معلوم تھا
 ”حمہ کا بہت خیال رکھنا اذیان“

وہ بگ میں کپڑے رکھتے ہوئے اذیان سے مخاطب ہوئی جس پر اذیان
اثبات میں سر ہلا گیا

میں صرف ان کے بھروسے پر سنگاپور جا رہی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں ”
”کہ یہ میرا خود سے بھی زیادہ خیال رکھیں گے
حمزہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگی جس پر عاریہ کے لبوں پر
بھی مسکراہٹ نمودار ہوئی

چلو پیننگ ہو گئی ہے ساری ڈنر کے بعد ریسٹ کرنا بس صبح آٹھ بجے کی ”
” فلائٹ ہے جلدی اٹھنا ہوگا
عاریہ ان دونوں سے کہتے ساتھ کمرے سے باہر کی طرف بڑھنے لگی
”عاریہ تھینک یو“

اذیان نے جاتے جاتے اسکا نام پکار کر کہا عاریہ نے پلٹ کر دیکھا
”تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس کیساتھ اپنا بھی علاج کروالینا“

عار یہ مزاحیہ انداز میں کہتے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی اذیان نفی میں سر ہلا گیا۔

عار یہ کمرے میں داخل ہوئی تو شاہویر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔ وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی کال سے فری ہو کر شاہویر اسکی طرف متوجہ ہوا
”کیا ہوا؟“

شاہویر اسے خاموش اور تھوڑا پریشان پا کر پوچھنے لگا
”تمہیں کیا لگتا ہے شاہویر حمنہ ٹھیک ہو جائے گی بلکل؟“
وہ اسے دیکھتے ہوئے اداس لہجے میں بدلے میں سوال کرنے لگی شاہویر
ایک پل کیلئے خاموش ہوا۔

کچھ کہ نہیں سکتے ہیں لیکن ڈاکٹر ز کا کہنا ہے کہ وہ ٹھیک ہو سکتی ہے تو”
 ” ہمیں اچھے کی امید رکھنی چاہیے سب اچھا ہوگا
 شاہویر نے اسے مثبت جواب دے کر تھوڑی تسلی دی وہ اثبات میں سر ہلا
 گئی

” تم کچھ کہ رہے تھے مجھے کوئی بات کرنی تھی”
 عاریہ اسکی بات یاد کرتے ہوئے پوچھنے لگی
 ” ہاں مجھے تمہیں بتانا تھا کہ تمہارے ڈیڈ“
 شاہویر کا جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ انعم دروازے پر دستک دیتی کمرے میں
 داخل ہوئیں دونوں ان کی طرف متوجہ ہوئے
 ” کیسی طبیعت ہے اب شاہویر؟“
 انعم نرمی سے شاہویر سے مخاطب ہوئیں
 ” بہتر ہے“

شاہویر سنجیدہ لہجے میں جواب دے گیا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی

ڈنر کا وقت بھی ہوا ہوا ہے میں نے سوچا طبیعت بھی پوچھی آئی اور تم ”
 “دونوں کو ڈنر کا بھی کہ دوں

انعم شاہویر سے عاریہ پر اپنی نظریں کیے بتانے لگی
 “جی آنٹی ہم بس آرہے ہیں”

عاریہ نے انہیں جواب دیا وہ اثبات میں سر ہلاتی شاہویر کی طرف دیکھ کر
 اسے اٹھنے کا اشارہ کر گئیاوردونوں اپنی جگہ سے اٹھتے انعم کیساتھ نیچے کی
 جانب بڑھ گئے۔

ڈائننگ ٹیبل پر گھر کے باقی سارے افراد پہلے سے موجود تھے انعم عاریہ
 شاہویر بھی اپنی آپ جگہ سنبھال گئے۔
 “کتنے بچے کی فلائٹ ہے اذیان؟”
 اصغر زیدی اذیان سے مخاطب ہوئے
 “صبح آٹھ بجے کی”

اذیان نے انہیں جواب دیا

”خیر سے جاؤ اور خیر کی خبر سناؤ آمین“

مہوش حمہ پر ایک نظر ڈال کر اداس دل کیساتھ بولیں وہ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑ سکتی تھیں اس لیے ہمت کیے ہوئے تھی۔

”انشاء اللہ آمین“

حمہ نے بے اختیار کہا مہوش کے لبوں پر اداس مسکراہٹ سج گئیں۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر میرے کمرے میں آنا شاہویر مجھے تم سے بات ”
کرنی ہے

عدنان زیدی قدرے سنجیدہ لہجے میں اسکی طرف دیکھتے کہنے لگے شاہویر
نے ان کی طرف دیکھا وہ عاریہ سے بات کرنا چاہتا تھا وہ اس کو ہر گز تکلیف
نہیں دینا چاہتا تھا لیکن عدنان زیدی کی بات سننے کے بعد وہ کمرے میں
جا کر سیدھا اس سے یہی بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

”کس سوچ میں پڑ گئے؟“

عدنان زیدی اسے کسی سوچ میں پا کر فوراً سے پوچھنے لگے شاہویر ہوش میں
آیا اور نفی میں سر ہلا گیا

”جی اچھا“

جواب دیتا وہ کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا
کھانے سے فارغ ہو کر انعم اور مہوش کچن میں چلی گئیں اور سب اپنے اپنے
کمروں کا رخ کر گئے شاہویر عدنان زیدی کیساتھ ان کے کمرے کی طرف
بڑھ گیا عاریہ تھکی ہوئی سی اپنے کمرے کا رخ کر گئی اور انعم

”مصطفیٰ کو گولی معاذ نے ماری تھی ہے نا؟“

عدنان زیدی کے سوال پر وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا

”آپ کو کیسے معلوم ہوا؟“

ہمت کر کے آہستگی سے ان سے بدلے میں سوال پوچھا
”مجھ سے کوئی بات زیادہ وقت تک خیر چھپ نہیں سکتی ہے شاہویر“

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگے وہ سر جھکا گیا

”اور سنا ہے تم نے معاذ کو نوکری سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے“

عدنان زیدی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے وہ اثبات میں سر ہلا گیا

اس نے جان کر نہیں کیا ہے غلطی سے ہوا ہے مت بھولو تم نے ہی اسے“

بھیجا تھا اور یہ غلطی مجھ سے بھی ہو سکتی تھی تم سے بھی ہو سکتی تھی اس لیے

اس کیساتھ ایسا نہ کرو مصطفیٰ میرا بہت گہرا دوست تھا معاذ اپنی حرکت پر

”بے حد شرمندہ ہے بہتر ہے اس بات کو ختم کرو وہ ہمارا وفادار ملازم ہے“

عدنان زیدی اسے تحمل بھرے لہجے میں سمجھانے لگے

عار یہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو پتہ نہیں جیسا رد عمل دے گی میں اسے“

”کھونا نہیں چاہتا ہوں ڈیڈ“

شاہویر نے انہیں بتانا ضروری سمجھا جس پر ان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

تم اسے نہیں کھو گے شاہویر بس یہ بات یہی ختم کر دو عاریہ تک یہ بات ”
”پہنچے گی ہی نہیں

عدنان زیدی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دینے لگے وہ انہیں دیکھنے لگا
”اگر تم اسے کھونا نہیں چاہتے تو یہ بات چھپانا ہی بہتر ہے“
شاہویر کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اس کا چہرہ پڑھتے انہوں نے جواب دیا
جس پر وہ سر کو خم دے گیا اور کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا

عدنان زیدی کی باتوں کو ذہن میں لیے وہ کمرے کی طرف بڑھا تو نظر بیڈ پر
دنیا سے بے خبر سوتی عاریہ پر گئی
”اگر تم اسے کھونا نہیں چاہتے تو یہ بات چھپانا ہی بہتر ہے“

عدنان زیدی کے الفاظ اسے یاد آئے وہ سر جھٹک کر بیڈ کی طرف بڑھتا اس
کیساتھ آکر سوتا عاریہ کو اپنے آغوش میں لے گیا اور آنکھیں بند کر گیا

صبح سات بجے سب حمنہ اور اذیان کو سی او ف کرنے کیلئے جاگے تھے حمنہ
باری باری سب سے ملی اور ہر ایک نے اسے صحت مند ہونے کی دعا دی۔
دیکھنا تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی پھر میں تمہارے پاس سنگاپور آؤ گی ہم ”
“ دونوں مل کر سنگاپور گھومیں گے
عاریہ حمنہ کے گلے لگی اسے تسلی دیتی مسکرا کر کہنے لگی جس پر حمنہ کے لبوں
پر مسکراہٹ نمودار ہوئی
“ حمنہ چلیں دیر ہو رہی ہے ”

اذیان گھڑی پر نظر ڈالتا حمنہ سے کہنے لگا وہ اثبات میں سر ہلا گئی

”خیال سے جانابچوں اور پہنچتے ہی ہمیں انفارم کر دینا“
 انعم ان دونوں سے بولیں وہ اللہ حافظ کرتے دونوں چلے گئے
 ”اللہ پاک میری بیٹی کو صحت دے دیں آمین“
 حمنہ کے جاتے ہی مہوش جو اپنے آنسو کب سے ضبط کیے ہوئے تھیں بہنے
 لگیں

”انشاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گی تم پریشان نہ ہو دعا کرو“
 انعم اسے گلے سے لگاتی حوصلہ دینے لگیں۔۔

ابھی تو ناشتے میں دو گھنٹے رہتے ہیں میری نیند پوری نہیں ہوئی میں تو
 ”دوبارہ سے سو رہی ہوں

عار یہ کمرے میں آتے ہی گھڑی پر نظر ڈال کر کہتے ساتھ بیڈ کی طرف
 بڑھتی بیڈ پر لیٹ کر خود پر لحاف اوڑھ گئی شاہویرا اسکی حرکت پر مسکرا دیا

”تم بھی سو جاؤ تھوڑی دیر تم تو میرے بھی بعد میں سوئے تھے“

عار یہ شاہویر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی

”میری نیند پوری ہو گئی ہے“

شاہویر نے اسے جواب دیا وہ کندھے اچکا گئی

”تم ڈیرے پر کرنے کیا جاتے ہو ویسے؟“

عار یہ اس کی طرف رخ کرتے پر سوچ انداز میں پوچھنے لگی

ڈیرے پر علاقے کے لوگ موجود ہوتے ہیں انہیں مدد کی ضرورت ہوتی“

”ہے میں ان کی مدد کرتا ہوں

شاہویر اسے مسکراتے ہوئے بتانے لگا

”تم سب کی مدد کرتے ہو؟“

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی شاہویر اثبات میں سر ہلا گیا

میں اس علاقے کا سربراہ ہوں اس علاقے کے لوگوں کی مدد کرنا میرا“

”فرض ہے

شاہویر اسے آگاہ کرنے لگا

”تم اپنا کام ایمانداری سے کیا کرو سمجھے“

عار یہ نے قدرے سنجیدہ لہجے میں اسے سمجھایا

”او کے ٹھیک ہے“

شاہویر معصومیت سے سر ہلا گیا عاریہ کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

”تمہیں تو نیند آرہی تھی“

شاہویر اسے یاد دہانی کروانے لگا

”ہاں بس سو رہی ہوں“

عار یہ اسے جواب دیتے ساتھ کروٹ لیتی آنکھیں بند کر گئی وہ ایک محبت

بھری نگاہ اس پر ڈال گیا۔

وہ دونوں اس وقت فلائٹ میں موجود تھے حمنہ بے حد گھبرائی ہوئی بیٹھی تھی اذیان اسکی حالت کو بخوبی سمجھ سکتا تھا جیسی حالت میں وہ اس وقت موجود تھی حمنہ کی جگہ اگر اذیان ہوتا تو وہ بھی ضرور پریشان ہو جاتا سر جری کوئی معمولی بات نہیں ہوتی ہے اذیان نے حمنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے حمنہ جو باہر نظریں کیے ہوئے تھے اذیان کے ہاتھ تھامنے پر اسکی جانب متوجہ ہوئی میں جانتا ہوں تم رات کو بھی ٹھیک سے نہیں سوئی ہو اگر تم سونا چاہو تو

”میرا کندھا موجود ہے کیونکہ ہمیں ابھی پہنچنے میں وقت ہے“

اذیان اس کے چہرے پر اپنی نظریں ٹکائے نرم لہجے میں کہتا حمنہ کے لبوں پر مسکراہٹ سجا گیا حمنہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر گہرا سانس خارج کر گئی

”میں ٹھیک ہو جاؤ گی نا اذیان؟؟“

حمنہ اس سے معصومیت سے پوچھنے لگی

”انشاء اللہ“

اذیان اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا کر جواب دے گیا اس شخص کے ہونے سے حمہ کو ہمیشہ حوصلہ ملتا تھا وہ تمام سوچوں کو دوسو سوں کو ذہن سے نکالے کچھ دیر خود کو پر سکون کرنے کیلئے آنکھیں بند کر گئی اذیان اسے خاموشی سے تک رہا تھا

عار یہ کی آنکھ کھلی تو اس نے وال کلاک پر نظر ڈالی جہاں گھڑی گیارہ بج رہی تھی وہ ایک دم حیران سی ہوئی
 ”میں اتنی دیر سوتی رہی“

خود کو ہوشیار کرتی وہ کہتے ساتھ بلیکٹ سے باہر نکلتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی فریش ہو کر نیچے آئی تو انعم اور مہوش ٹی وی لاؤنج میں ہی بیٹھیں
 نظر آئیں

”اسلام و علیکم“

عار یہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے انہیں سلام کرنے لگی
 ”و علیکم اسلام“

انعم اور مہوش نے ایک ساتھ جواب دیا
 ”شاہویر کہاں ہے؟؟“

عار یہ نظریں ارد گرد گھماتی پوچھنے لگی
 وہ ڈیرے پر چلا گیا اور ہمیں خاص آرڈر دے کر گیا تھا کہ تمہاری نیند
 ”خراب نہ کریں“

انعم مسکراتے ہوئے اسے آگاہ کرتی تھوڑا اثر مندہ کر گئی
 ”پتہ نہیں آج اتنی دیر تک آنکھ کیسے لگ گئی“

عار یہ شرمندگی سے دھیمے لہجے میں بولی
 کوئی بات نہیں کبھی کبھی ہو جاتا ہے تم نے ناشتہ کرنا ہے تو ملازمہ سے
 ”بول دو وہ بنا دے گی“

انعم اسے شر مندہ ہوتا دیکھ کر نرمی سے کہنے لگیں
”نہیں میں خود بنا لوں گی“

عار یہ انعم سے کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی انعم مہوش سے دوبارہ باتیں
کرنے لگیں دراصل وہ مہوش کا دھیان حمنہ سے ہٹانے کی کوشش کر رہی
تھیں۔۔

”تم کیا ہوشا ہویر کیا سوچ رہی ہوں گی آنٹی میرے بارے میں“
انعم کی کہی بات یاد رکھتی وہ ایک بار پھر سے شر مندہ سی خود سے کہنے لگی
لیکن اگلے ہی پل ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔
واقعہ کچھ مرد اچھے بھی ہوتے ہیں شروع میں تم جتنے برے تھے اب اتنے“
”ہی اچھے ہو گئے ہوشا ہویر زیدی

ناشتے بناتے دوران اس کے دل و دماغ میں صرف شاہویر ہی گردش کر رہا تھا ناشتے سے فارغ ہو کر عاریہ برتن وغیرہ دھو کر انعم اور مہوش کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔۔

تین بجے کے قریب وہ فلیٹ میں موجود تھے ابھی حمزہ اور اذیان فلیٹ میں پہنچے تھے کہ اذیان کے نمبر پر کال آنے لگ گئی اذیان نے جیب سے فون نکال کر کال اٹینڈ کی

”پہنچ گئے ہو خیریت سے بچوں؟“

اصغر زیدی نے سلام دعا کے بعد اذیان سے پوچھا

”جی انکل بس ابھی ابھی پہنچے“

اذیان نے انہیں احتراماً جواب دیا

”چلیں ٹھیک ہے آپ لوگ ریسٹ کرو میں پھر بعد میں۔ کرتا ہوں۔“

اصغر زیدی نے کہتے کال بند کر دی

”تم فریش ہو جاؤ میں کھانا آرڈر کرتا ہوں ٹھیک ہے“

اذیان فون سائیڈ پر رکھ حمنہ سے مخاطب ہو کر فلیٹ میں موجود فون پر

ریسٹورنٹ پر کال کرنے لگا حمنہ اس کے بتائے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔۔

حمنہ کچھ دیر میں فریش ہو کر آئی وہ اب حجاب کھول آئی تھی کیونکہ گھر میں

اب صرف وہ اور اذیان موجود تھے ٹی وی لاؤنچ میں واپس آئی تو اذیان اس

سے پہلے فریش سا صوفے پر بیٹھا تھا

”مجھے بھوک لگ رہی ہے کب کھانا آئے گا؟“

حمنہ اس کے ساتھ آکر بیٹھتی پوچھنے لگی

”بس پانچ منٹ ویٹ کرو آتا ہی ہو گا“

اذیان اسے جواب دینے لگا حمنہ سر کو خم دے گئی

”اور سر جری کس دن ہے؟“

حمنہ نے اب کی بار سنجیدگی سے پوچھا

”پڑسوں صبح آٹھ بجے“

وہ بھی اسی کے انداز میں آگاہ کرنے لگا حمنہ خاموش ہو گئی

”ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں سب ٹھیک ہوگا“

اذیان اسکے گرد بازو حائل کرتا اسے حوصلہ دے گیا حمنہ کے لبوں پر اداس

مسکراہٹ نمودار ہوئی تبھی بیل بجی اذیان اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا

ڈیلوری بوائے ان کا کھانا لے کر آیا تھا حمنہ اور اذیان دونوں کھانا کھانے لگ

گئے۔۔

آٹھ بجے کے قریب زیدی ہاؤس میں حمزہ اور اذیان کے علاوہ سب ہی
ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے

”بھائی آج کھانا عاریہ نے بنایا ہے“

عاریہ جو کھانا لگا رہی تھی انعم سب کو مسکراتے ہوئے آگاہ کرنے لگی شاہویر
نے عاریہ کی طرف دیکھا عاریہ نے دونوں آنکھیں آبِ رواں چکائی کیسے کہنا
چاہ رہی ہو دیکھا میرا کمال شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی
”واہ خوشبو تو بہت مزے کی آرہی ہے“

عدنان زیدی عاریہ کو دیکھ کر بولے تو عاریہ مسکرا دی باری باری سب نے
بریانی ڈالی عاریہ شاہویر کیساتھ والی کرسی سنبھال گئی اور سب کو دیکھنے لگی
ڈائننگ ٹیبل پر ایک دم خاموشی چھا گئی عاریہ پریشان سی باری باری سب کو
دیکھنے لگی

”کیسا لگا آپ کو عدنان؟“

انعم نے عدنان زیدی کو مخاطب کیے پوچھا

”شاہویر تم بتاؤ؟“

عدنان زیدی گھما کر بات شاہویر پر لے آئے وہ کنفیوز سی بیٹھی تھی
”بہت مزیدار ہے“

وہ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مسکرا کر عاریہ کی طرف دیکھتا کہنے لگا عاریہ
کے لبوں پر بھی مسکراہٹ چھا گئی

”واقع میں کھانا بہت مزیدار بنا ہے عاریہ بیٹی“

عدنان زیدی بھی مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا وہ
شکریہ ادا کر گئی مہوش انعم اور اصغر نے بھی اس کے کھانے کی تعریف کی
”اور اچھے کھانے پر یہ تمہارا انعام“

عدنان زیدی نے جیب سے دو پانچ پانچ ہزار کے نوٹ نکال کر عاریہ کی
طرف بڑھا دیے عاریہ نے ان کی طرف دیکھا
”بہت شکریہ انکل“

وہ خوشی سے پیسے تھام گئی سب مسکرا کر اسے دیکھنے لگے اور سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں آئے تو عاریہ نے اسے دیکھا
 ”دیکھا کیسا مزیدار کھانا بنایا ہے میں نے“

عاریہ اتر کر اسے کہنے لگی شاہویر مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا
 اور تم ذرا یہ بتاؤ مجھے جو تم آنٹی کو کہہ کر گئے تھے کہ مجھے نہ اٹھانا تمہیں
 ”شرم نہیں آئی“

عاریہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے لڑا کا انداز میں اس سے کہنے لگی
 نہیں کیونکہ تم سوتے ہوئے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی میں نہیں چاہتا تھا
 ”کوئی تمہاری نیند خراب کرے“

شاہویر اس کے بال ٹھیک کرتا گھمبیر لہجے میں جواب دیتا ایک پل کیلئے اسے
 نروس کر گیا

”تو ساری زندگی پھر سوتی رہتی ہوں میں پھر“

عار یہ منہ بسور کر دور ہوتی اس سے کہنے لگی

”استغفر اللہ کچھ خوف خدا کرو“

شاہویر خفگی سے تھوڑا اونچی آواز میں جھڑک گیا عاریہ اسے دیکھتی رہ گئی

”بولنے سے پہلے انسان سوچ لیتا ہے انسان کیا بول رہا ہے“

وہ ماتھے پر سلوٹیں لیے اسکی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہنے لگا

”میں تو بس مذاق کر رہی تھی“

شاہویر کو اس قدر سنجیدہ دیکھ کر عاریہ دھیمی آواز میں وضاحت دینے لگی

تم میری زندگی کا رنگین اور سب سے زیادہ خوبصورت حصہ ہو عاریہ“

”آئندہ ایسی بات مذاق میں بھی مت کرنا

شاہویر اس کی گال پر ہاتھ رکھے شدت بھرے لہجے میں اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر کہتا عاریہ کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا عاریہ اپنا سر اس کے

سینے پر رکھ گئی شاہویر اسے اپنے حصار میں قید کر گیا۔

اگلے دن اذیان نے حمنہ کو سنگاپور گھمایا وہ دونوں ناشتے کر کے نکلے تھے اور ابھی تک گھوم رہے تھے

”مجھے آپ پر شروع شروع پر صحیح شک ہوا تھا؟“
حمنہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے ارد گرد نظر گھماتے ہوئے کہنے لگی
”مطلب؟؟؟“

اذیان نے سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائے
مطلب یہ کہ شروع شروع پر جب آپ مجھے گھورتے تھے تو میں سمجھتی تھی
تھی کہ آپ ٹھہر کی ہو کیونکہ سنگاپور سے آئے ہو لیکن واقع یہاں کا ماحول
”ایسا ہی ہے“

حمنہ خفگی سے اس کی طرف دیکھتی بتانے لگی اذیان کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی

یہ سچ ہے کہ میں اچھا لڑکا نہیں تھا مگر تمہیں دیکھنے اور تمہارے ساتھ ”
زندگی گزارنے سے مجھ میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں اور اب میری دنیا تم
” سے شروع ہو کر تم پر ہی ختم ہوتی ہے

اذیان سر جھکائے شرمندہ سا کہتے ساتھ حمنہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے گیا
” اور اگر میں نہ رہی تو؟؟؟“

اب کی بار وہ سنجیدگی سے اسکو دیکھتی سوال کرنے لگی اذیان کے قدم منجمد
ہوئے

” تو میں بھی نہیں رہوں گا“

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اذیان نے اسے جواب دیا حمنہ کی آنکھیں نم
ہو گئی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کوئی اس قدر بھی محبت کر سکتا ہے اسی

طرح گھومتے گھومتے وہ رات کا کھانا باہر کھا کر واپس فلیٹ کی طرف چل دیے۔۔

ڈنر کے بعد شاہویر نے عاریہ سے کافی کی فرمائش کی اور کافی لان میں لانے کا کہہ کر خود لان کی طرف بڑھ گیا عاریہ اپنے اور شاہویر کیلئے کافی بنانے لگ گئی

شاہویر لان میں واک کر رہا تھا تبھی اس کا فون بجا اس نے سکرین پر نظر ڈالی تو معاذ کالنگ جگمگا رہا تھا اس نے فون کاٹ دیا ایک سکینڈ کے بعد پھر سے فون چیخنے لگا شاہویر نے غصے سے کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگایا

معاذ میں نے تمہیں منع کیا تھا مجھے کال مت کرنا اب تمہاری کال آئی تو

،، تمہیں سچ میں کام سے فارغ کر دوں گا

شاہویر سرد مہری سے اسے وارن کرنے لگا

صاحب مجھے معاف کر دیں میں سچ میں شرمندہ ہوں اپنی حرکت پر میں

،، نے جان کر کچھ نہیں کیا آپ ناراضگی ختم کر دیں مجھ سے

معاذ بے حد پریشان لگ رہا تھا شاہویر کی ناراضگی وہ کبھی بھی نہیں برداشت

کر سکتا تھا وہ اسکا خاص آدمی تھا اور معاذ کی نظروں میں شاہویر کی بے حد

عزت تھی

تم جانتے ہو تم نے کیا حرکت کی ہے تم نے جان کر کیا ہے یا انجان کرا گر

،، عاریہ تک یہ بات پہنچ گئی تو وہ مجھ پر دوبارہ کبھی بھروسہ نہیں کر سکے گی

شاہویر لفظوں پر زور دے اسے یاد کروانے لگا

،، صاحب آپ کہیں تو میں عاریہ بیگم کو سب سچ بتا دوں

۔ معاذ ابھی بول رہا تھا کہ شاہویر نے اس کو ٹوک دیا

چپ معاذ خبردار جو تم نے اس کو یہ بتانے کی کوشش کی مصطفیٰ انکل کو تم ”
 “ نے گولیاں ماری تھی میں تمہاری جان لے لوں گا
 شاہویر نے اسے سختی سے منع کرنے لگا اس سے پہلے وہ معاذ کی بات سنتا
 اسے کچھ کرنے کی آواز آئی شاہویر نے فوراً گردن موڑی عاریہ کو کھڑا دیکھ
 کر وہ اپنی جگہ شل ہو گیا۔



وہ دو کپ کافی لیے لان کی طرف قدم بڑھا گئی وہ لان میں پہنچی تو شاہویر کو
 کال پر بات کرتے ہوئے پایا
 چپ معاذ خبردار جو تم نے اس کو یہ بتانے کی کوشش کی مصطفیٰ انکل کو تم ”
 “ نے گولیاں ماری تھی میں تمہاری جان لے لوں گا

شاہویر کے ادا کیے گئے الفاظ پر وہ حیرانگی سے اسکی جانب دیکھنے لگی وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی دونوں مگ ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے سیدھا عاریہ کے پیر پر گرے شاہویر نے گردن موڑی عاریہ کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ شل ہو گیا

”کیا کہا تم نے ابھی؟“

عاریہ بمشکل خم آنکھیں اس کے چہرے پر جمائے پوچھنے لگی جیسے اس کے کہے گئے الفاظوں پر یقین نہ ہو شاہویر نظریں جھکا گیا اسکا یوں نظریں چرانے عاریہ کے دل کو ٹھیس پہنچی

تم جانتے تھے نا تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تم کبھی نہیں بدلے تم ہمیشہ ”

”سے جھوٹے انسان ہو

عاریہ تنفر بھری نگاہوں سے دیکھتی چیخ کر بولی شاہویر جو نظریں جھکائے کھڑا تھا نظر عاریہ کے پیر پر گئی اس کے پیر سے خون بہتا دیکھ کر شاہویر اپنے قدم اس کی طرف بڑھائے

”میرے قریب مت آنا شاہویر زیدی تم نے اپنا ایک موقع ضائع کر دیا“

عار یہ اسے سر دلچے میں کہتے ساتھ اندر کی طرف اٹھانے لگی
 ”آہہ“

عار یہ کے قدم اٹھاتے ہی اسے تکلیف ہوئی اسکے پیر پر کانچ موجود تھا اور پیر
 سے خون بہ رہا تھا شاہویر اسکی بات نظر انداز کرتا اسکی طرف بڑھتا اسے
 اپنی گود میں اٹھا گیا
 ”مجھے نیچے اتارو“

عار یہ تپ کر اس کے سینے پر تھپڑ مارتی اس سے بولی
 ”بعد میں چیخ لینا فلحال تمہارے پیر پر پٹی کرنا ضروری ہے“
 شاہویر زیدی جو کسی کی اونچی آواز برداشت نہیں کرتا تھا اپنی بیوی سے تھپڑ
 کھانے کے بعد بھی خاموشی سے اسے گود میں اٹھائے اندر کی طرف بڑھا
 رہا تھا

”چھوڑو مجھے میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں گٹھیا آدمی“

عار یہ غصے سے تلملا گئی شاہویر اسے دیکھنے لگا اور اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی عاریہ سخت نظروں سے اسے گھورنے لگی کمرے میں داخل ہو کر شاہویر نے عاریہ کو بیڈ پر بٹھایا عاریہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھنے لگی خاموشی سے بیٹھ جاؤا گراب تم اٹھی تو پھر میں تمہیں اپنا دوسرا روپ ”
 “دیکھاؤ گا اور میرا وہ روپ تم سے برداشت نہیں ہوگا
 سنجیدہ لہجے میں اسے کہتے ساتھ بیڈ پر آرام سے بٹھا گیا عاریہ ایک خفگی بھری نگاہ اس پر ڈالتی بیٹھ گئی
 شاہویر گٹھنوں کے بل بیٹھا اور پیر سے کانچ نکالا عاریہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی
 مجھے ہفتہ پہلے ہی پتہ لگا کہ معاذ نے غلطی سے مصطفیٰ انکل کو شوٹ کر دیا ”
 “ تھا

شاہویر اس کے بعد کوٹن کی مدد اس کا خون صاف کرتے ہوئے کہنے لگا
 عاریہ اسے دیکھنے لگی

”مجھے یقین نہیں ہے تمہاری بات پر“

وہ سپاٹ لہجے میں جواب دینے لگی شاہویر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا

”میں سچ کہ رہا۔ ہوں تمہیں بتانا بھی چاہا لیکن۔ نہیں بتا سکا“

زخم پر انٹرنٹ کریم لگا کر آرام سے پٹی کرنے لگا۔

”کیوں نہیں بتا سکے؟“

عار یہ نے بے اختیار پوچھا

”تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا“

شاہویر نے اداس نظروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

تم نے مجھے ہمیشہ کیلئے کھو دیا ہے شاہویر زیدی اور جو شخص میرا ایک دفعہ

”بھروسہ توڑ دیتا ہے میں کبھی اس پر دوبارہ اعتبار نہیں کرتی ہوں

عار یہ تلخی سے اسے کہتے ساتھ منہ دوسری پھیر گئی وہ سر جھکا گیا

”ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا مگر میری واقع کوئی غلطی نہیں ہے“

شاہویر زیدی پہلے بار بغیر غلطی کے کسی کے سامنے جھک رہا تھا عاریہ
 ناچاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے لگی
 ”پیرویوں لٹکا کر نہیں رکھو لیٹ جاؤ“

کھڑا ہوتا اسے نرمی سے تنبیہ کرتا وہ باہر کی طرف بڑھ گیا عاریہ اسے جاتا
 دیکھنے لگ گئی

”لٹکا کر ہی بیٹھوں گی اب تو جو تم کہو گے اسکا الٹ کروں گی“
 اونچی آواز میں کہتے ساتھ غصے میں زمین پر زور سے پیر رکھنے پر اسے تکلیف
 ہوئی مگر اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی شاہویر زیدی نے اسے دی تھی
 اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

حمنہ سرجری کیلئے آپریشن تھیٹر میں موجود تھی اذیان آپریشن تھیٹر کے باہر
کھڑا اضطرابی کیفیت میں ٹہل رہا تھا اور کچھ دیر بعد وال کلاک پر نظر ڈال
لیتا یوں کرتے کرتے بمشکل گھنٹہ گزرا تھا ابھی سرجری میں مزید دو گھنٹے
رہتے تھے

اللہ تعالیٰ پلیز اسے بالکل ٹھیک کر دینا آپ تو پر چیز پر قادر ہیں میں وعدہ ”
کرتا ہوں میں اس کے ٹھیک ہونے پر شکرانے کے نوافل ادا کروں گا بس
“ آپ اسے ٹھیک کر دیں آمین

وہ دل ہی دل میں خدا سے وعدہ کرتا اسکی خیریت کی دعا مانگ گیا

شاہویر آج عاریہ کے اٹھنے سے پہلے ہی جاچکا تھا اسکی آنکھ کھلی تو شاہویر
نہیں تھا

بہت اچھا کیا تم نے شاہویر زیدی جو میرے اٹھنے سے پہلے گھر سے چلے ”
“ گئے تمہاری شکل تو نہیں دیکھنی پڑے گی

عار یہ منہ بسور کر خود سے کہتے ساتھ فریش ہو کر نیچے کی طرف بڑھی
 جہاں اصغر زیدی مہوش انعم عدنان زیدی سب ہی پریشان بیٹھے دیکھائی
 دیے وہ بھی ان سب کیساتھ بیٹھ گئی
 ”اللہ پاک خیر کریں گے آپ سب دعا کرو“
 عدنان زیدی سب کو پریشان بیٹھا دیکھ کر اصغر زیدی کے کندھے پر ہاتھ
 رکھے تسلی دینے لگے
 ”انشاء اللہ“

عار یہ عدنان زیدی کی بات پر بولی۔۔

تین گھنٹے بلا آخر گزر گئے ڈاکٹر آپریشن تھیر سے باہر آیا اذیان اٹھ کر فوراً
 اسکی طرف بڑھا
 ”وہ ٹھیک ہے نا؟“

اذیان نے اضطرابی کیفیت میں ان سے انگریزی میں پوچھا

”سرجری کامیاب رہی“

ڈاکٹر مسکرا کر اسے کہتے ساتھ کندھے پر تھپکی دے کر آگے کی طرف بڑھ گئے اذیان نے سانس خارج کی ڈاکٹر کے الفاظ سے سکون سا ملا تبھی حمہ سٹرچر پر باہر آتی دکھائی دی اذیان اسکی طرف بڑھا مگر وہ بے ہوش تھی انہیں جب تک ہوش نہیں آتا آئی سی یو میں رکھا جائے گا اس کے بعد ”

”روم میں شفٹ کر دیں گے

نرس اذیان کو بتاتے ساتھ حمہ کو آئی سی یو کی طرف لے گئی اذیان شکر ادا کرتا وہی بیچ پر بیٹھ کر اصغر زیدی کے نام پر کال کرنے لگا کیونکہ ان تین گھنٹوں میں۔ وہ دو سے تین بار کال کر چکے تھے

”اسلام و علیکم“

کال اٹینڈ ہوتے ہی اذیان نے سلام کیا

”و علیکم اسلام بیٹا کیا بنا؟“

اصغر زیدی کے لہجے سے واضح تھا وہ کس قدر پریشان ہے

”سر جری کامیاب رہی ہے اسے کچھ دیر میں ہوش آجائے گا وہ ٹھیک ہے“
 اذیان کی بات پر انہیں واقع بے حد خوشی ہوئی حمہ کا خیال رکھنے کی تنبیہ
 کر کے انہوں نے فون بند کر دیا

اصغر زیدی نے وہاں سب کو یہ اطلاع دی تو سب خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ
 کا شکر ادا کیا

شکر ہے میری بچی ٹھیک ہے بس وہ بالکل ٹھیک ہو جائے تو ہم اس سے ”
 “ملنے کیلئے جائیں گے

مہوش خوشی سے کہتے ساتھ حمہ سے سنگاپور جا کر ملنے کا ارادہ کر گئیں
 “انشاء اللہ”

انعم مہوش کے گلے کہنے لگیں جس پر وہ مسکرا دیں

گھنٹے تک حمنہ کو ہوش آیا تو نرس آئی سی یوروم سے باہر آئی
 ”آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے“

نرس اذیان کو مخاطب کرنے لگی اذیان اسکی طرف متوجہ ہوا اور اپنی جگہ
 سے اٹھ کر آئی سی یو کی طرف بڑھا حمنہ کی نظر جیسے ہی اذیان پر گئی لبوں پر
 مسکراہٹ نمودار ہوئی

”میں نے کہا تھا نا تم ٹھیک ہو جاؤ گی“

اذیان مسکراتی ہوئی نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے یاد کروانے لگا
 ”آپ کبھی غلط ہوتے ہیں؟“

حمنہ بھی اسی کے انداز میں جواب دینے لگی اذیان کے لبوں کی مسکراہٹ
 گہری ہوئی اور وہ اس کی طرف بڑھ کر اس کے ماتھے پر جھک کر لب رکھ
 گیا۔

”شکر ہے کہ تم بالکل ٹھیک ہو“

اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے وہ پرسکون سا دیکھ رہا تھا

آپ کی وجہ سے آپ نے مجھے ہمت اور حوصلہ دیا اس لیے میں بالکل ”
”ٹھیک ہو گئی

حمزہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے دھیرے دھیرے بولی
میں ہمیشہ اپنی قسمت پر رشک کرتی رہوں گی کیونکہ مجھے آپ جیسا ”
خوبصورت ہمسفر ملا اور جس نے میری زندگی کو بھی بہت خوبصورت بنا
”دیا

حمزہ نم آنکھوں سے اسے دیکھتی جذباتی انداز میں کہنے لگی۔۔

”تم نے بھی میری زندگی کو خوبصورت بنایا ہے ”

اذیان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے جواب دینے لگا۔

”اب تم ریٹ کرو زیادہ بولنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے ”

اذیان اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے نرمی سے تنبیہ کرنے لگا وہ

اثبات میں سر ہلا گئی

شام کے وقت وہ گھر میں داخل ہوا کچھ دیر انعم کے پاس ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا انعم نے شاہویر کو حمنہ کی سرجری کامیاب ہونے کا بتایا جس پر وہ خوش ہوا

”کیا ہوا اتنے خاموش کیوں ہو؟“

انعم شاہویر کو خاموش بیٹھا دیکھ کر سوال کرنے لگی

”نہیں سر میں درد ہو رہا ہے میں تھوڑی دیر ریسٹ کر لوں“

وہ کہتے ساتھ اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھ گیا

کمرے میں داخل ہوا تو عاریہ کو کمرے میں ہی موجود پایا عاریہ کی نظر اس پر گئی

”مجھے لگا تم اس کمرے میں رہنا بھی پسند نہیں کرو گی“

شاہویر سنجیدگی سے اس سے کہتے ساتھ وارڈروب کی طرف بڑھا

”ہفتے کی بات ہے پھر میں مہوش آئی کیسا تھ سنگا پور چلی جاؤ گی“
 عاریہ بے رخی سے جواب دیتے ساتھ بالوں کو پونی میں قید کرنے لگی
 شاہویر کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے اور اس نے پلٹ کر اسے دیکھا
 ”سنگا پور؟؟“

وہ سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگا

”جی سنگا پور اور جتنا جلدی ہو سکے تم مجھے ڈیوارس بھجوادینا“
 عاریہ سرد مہری سے کہتے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی شاہویر کو
 اس کے الفاظوں پر شدید غصہ آیا اور وہ تیز قدم اٹھائے اس کی طرف بڑھ
 کر عاریہ کو بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا
 ”مذاق لگتی ہے تمہیں یہ شادی“

شاہویر سرد لہجے میں سرد نگاہیں اس کے چہرے پر مرکوز کیے بولا
 تم نے زبردستی مجھے اس رشتے میں باندھا تھا اب تمہاری مرضی کے بغیر“
 ”میں تمہیں اس رشتے سے آزاد کر رہی ہوں

عار یہ اپنا بازو چھڑواتے ہوئے اسی کے انداز میں جواب دینے لگی
 ”میں آزاد نہیں ہونا چاہتا اور نہ تمہیں ہونے دوں گا“

شاہویر صاف انکار کر گیا

”دیکھتے ہیں اس دفعہ کس کی جیت ہوتی ہے“

عار یہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بغیر ڈرے جواب دیتی باہر کی طرف
 بڑھ گئی شاہویر اسے جاتا دیکھنے لگ گیا اور غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مار گیا۔
 ”سمجھتا ہے مجھ پر چیخنے میں ڈر جاؤ گی آیا بڑا“
 خود سے بڑبڑاتے ہوئے وہ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔

”تمہارے اور شاہویر کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے؟“

انعم عاریہ کے چہرے غصہ دیکھ کر ناچاہتے ہوئے فکر مندی سے پوچھنے
 لگیں

اپنے بیٹے سے پوچھیں مجھ پر اتنی زور سے چیخا ہے آپ سوچ بھی نہیں سکتی ”
”ہے“

عار یہ چہرے پر معصومیت سجائے انعم کو بتانے لگی
”ایسا نہیں ہو سکتا ہے وہ تم پر نہیں چیخ سکتا“
انعم کو عاریہ کی بات پر یقین نہیں ہوا
دیکھا آپ کو یقین نہیں ہوا تو مجھے کیسا فیل ہوا ہو گا جب وہ مجھ پر چیخا ہو گا“
“

عار یہ افسردگی سے کہتے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی انعم پریشانی سے اسے
جاتا دیکھ کر اوپر کی طرف بڑھ گئی
”اب آئے گا تمہیں مزاج مجھ پر غصہ کیا نا“
عار یہ لان میں آتی مسکرا کر خود سے کہنے لگی

انعم کمرے میں داخل ہوئی شاہویر چیلنج کر کے واشروم سے باہر نکلا انعم کو پا کر اسے حیرانگی ہوئی کیونکہ وہ بہت کم ہی اس کے کمرے میں آتی تھی
 ”آپ کو کوئی بات کرنی تھی مام؟“

شاہویر سنجیدہ لہجے میں ان سے سوال کرنے لگا
 ”تم عاریہ پر کیوں چہنچے ہو؟“

انعم کے سوال پر وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا
 ”میں؟“

وہ بے یقینی سے ان سے بدلے میں سوال کرنے لگا
 ہاں تم پتہ ہے کتنی اداس تھی کسی بھی وقت رو دے گی وہ جاؤ سوری کرو
 ”اسے“

انعم سخت لہجے میں اسے آرڈر دینے والے انداز میں کہنے لگی
 مام ریلیکس ہو جائیں میرا اور اسکا معاملہ ہے ہم دیکھ لیں گے آپ پریشان
 ”نہ ہو“

شاہویرا نہیں اس قدر جذباتی دیکھ کر کندھوں سے تھام کر صوفے پر
بٹھانے کر سمجھانے لگا

”پکا تم اسے منالو گے؟“

انعم اس کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی وہ اثبات میں سر ہلا گیا

”پھر ٹھیک ہے تم سب ٹھیک کر لینا میں کھانا دیکھ لوں“

انعم کہتے ساتھ اٹھ کر کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گئی انہیں شاہویر کی

بات سے تسلی سی ہو گئی

ایک تو خود میرے ساتھ عجیب بی ہیور کھا ہوا ہے اور سب کو کہہ رہی میں

”غصہ ہو رہا ہوں اف عاریہ تمہارا کیا کروں

شاہویرا سکی بچکانہ حجرے پر بس گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

حمنہ کی سرجری کو ہوئے ہفتہ گزر چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں اذیان نے اس کا حد سے زیادہ خیال رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ پہلے سے کافی بہتر ہو چکی تھی اور آج اسے ہسپتال سے ڈسچارج مل رہا تھا۔

وہ ایک بجے کے قریب ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر کیلئے نکل پڑے تھے آدھے گھنٹے انہیں گھر آتے ہوئے لگا تھا اذیان اسے آرام آرام سے گھر کے اندر لے آیا حمنہ اس کا ہاتھ تھامے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے ہے اب زیادہ چلنا پھرنا تمہارے لیے ابھی ”
 ”ٹھیک نہیں ہے ڈاکٹر نے کہا کہ کچھ دن تک تمہارا آرام کرنا ہی بہتر ہے اذیان اسے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے آگاہ کرنے لگا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی

کمرے میں لا کر احتیاط سے بیڈ پر لٹا کر اس پر کمفرٹر اوڑھ کر کمرے کی لائٹس آف کر گیا

”تم ریسٹ کرو میں فریش ہو جاؤ“

وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے پیار سے کہنے لگا
”جی ٹھیک ہے“

وہ مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی اذیان وارڈروب سے کپڑے لیتا ہاتھ روم کی
طرف بڑھ گیا

آج کتنے دنوں بعد جمنہ کو سکون کی نیند آئی تھی جب سے اسے برین ٹیومر کا
معلوم ہوا تھا وہ ایک دن بھی چین سے نہیں سو سکی تھی لیکن آج خود کو
ٹھیک پا کر اسے واقع چین آیا تھا اور وہ خدا کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا

”مہوش“

مہوش جو پکن میں موجود تھی اصغر زیدی کی آواز پر پکن سے باہر کی طرف
بڑھی

”جی کیا ہوا؟“

مہوش باہر آتے ہی پوچھنے لگی

”حمہ گھر آگئی ہے کچھ دیر پہلے ہی اذیان کی کال آئی تھی اس نے مجھے بتایا“
”ہے“

اصغر زیدی انہیں خوشی سے آگاہ کرنے لگے مہوش یہ خبر سن کر بے حد
خوش ہوئی

”شکر میرے مالک آپ کا لاکھ لاکھ شکر ہے“

وہ خوشی سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگی انعم اصغر زیدی اور مہوش کو خوش
دیکھ کر مسکرا دیں

دیکھا سب بالکل ٹھیک رہا ناب بس تم حمہ کے پاس سنگاپور جانے کی
”تیار کرو

انعم مہوش کے پاس آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے مسکرا کر کہنے لگی
مہوش اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ فریش ہو کر کمرے میں واپس آیا تو حمنہ سورہی تھی وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال وغیرہ ٹھیک کرنے لگا کہ اچانک برش رکھنے پر آواز ہوئی اور حمنہ کی آنکھ کھل گئی

”آئی ایم سوری“

حمنہ کے جاگنے پر وہ شرمندہ ہوا

”کوئی بات نہیں میری نیند پوری ہو گئی ہے ویسے بھی“

حمنہ مسکرا کر اس سے بولی وہ اس کے پاس آیا

اذیان مجھے گھر والوں سے بات کرنے کا بہت دل ہو رہا ہے پلیز زویڈیو“

”کال کریں

حمنہ کو مہوش اور اصغر زیدی کی بے حد یاد آرہی تھی اسلئے لہجے میں افسردگی

سجائے کہنے لگی

”اچھا ٹھیک ہے“

اذیان نے کہتے ساتھ جیب سے فون نکالا اور عاریہ کے نمبر پر ویڈیو کال ملا
گیا عاریہ جو آن ہی بیٹھی اذیان کی ویڈیو کال دیکھ کر فوراً سے اٹینڈ کر گئی
”ہیلو“

عاریہ مسکرا کر دونوں کو ہاتھ ہلانے لگی
”کیسی ہو حمنہ؟“

عاریہ کی نظر حمنہ پر گئی تو پوچھنے لگی
”میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟“

حمنہ اپنے مخصوص نرم انداز میں اس سے بدلے میں سوال کرنے لگی
”میں فٹ ہوں تم تو سرجری کے بعد اور بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو“
حمنہ کو بالکل ٹھیک دیکھ کر عاریہ کو بے حد خوشی ہوئی حمنہ ہنس دی
اب صرف تم نے ہی بات کرنی ہے باقی سب کو بھی بلاؤ میری بیوی سب
”کو یاد کر رہی ہے“

اذیان عاریہ کو تنگ کرتے ہوئے کہنے لگا عاریہ منہ بسور کر رہ گئی

”مہوش آنٹی انعم آنٹی اصغر انکل حمنہ کی ویڈیو کال آئی ہوئی ہے“

عار یہ اعلانیہ انداز میں سب کو آگاہ کرنے لگی تبھی شاہویر گھر میں داخل ہوا

نظر اس پر گئی عار یہ ایک نظر اس پر ڈال کر کیمرے کی طرف آنکھیں کر گئی

گھر کے سبھی افراد فوراً سے ٹی وی لاؤنچ میں آئے اور حمنہ سے بات کرنے

لگے

آپ لوگ جلدی سے میرے پاس آجائیں میں آپ سب کو بہت مس

”کر رہی ہوں امی آپ بھی

حمنہ ادا سی سے ان سب کو کہتی انعم کو خاص طور پر آخری میں کہا جس پر وہ

اثبات میں سر ہلا گئی

”ہم آرہے ہیں جلدی“

مہوش بھرائی ہوئی آواز میں اسے جواب دینے لگی وہ امو شغل ہو گئی تھی

ظاہری سی بات ہے وہ ماں تھیں اور ایک ماں کے جذبات کوئی نہیں سمجھ

سکتا۔۔

کچھ دیر حمنہ سے بات کرنے کے بعد سب واپس اپنے کاموں میں لگ گئے
اور پھر سب نے ڈنر کیا اور عدنان زیدی نے فیصلہ کیا سب ہی سنگاپور جائیں
گے۔۔۔

ایک ہی ہفتے بعد گھر کے سبھی افراد کی سنگاپور کی فلائٹ تھی اور آج وہی دن
تھا جب سب لوگ سنگاپور جانے کیلئے تیار تھے گھر کو لاک کر کے وہ گاڑی
میں ڈرائیور کیساتھ ایئرپورٹ کیلئے روانہ ہو گئے ان کی دس بجے کی فلائٹ
تھی

عدنان زیدی انعم ساتھ بیٹھے تھے اصغر زیدی اور مہوش عاریہ اور شاہویر
ایک ساتھ بیٹھے تھے

عار یہ ونڈ والی سائیڈ پر بیٹھی تھی اسلیے نظریں وہی پر جمائے ہوئے تھی
شاہویر کی طرف دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھ رہی تھی
”تم۔ پاکستان واپس آتے ہی مجھے ڈیوارس بھیج دینا“
وہ اسے دیکھے بغیر سنجیدگی سے کہنے لگی
”میں نہیں بھجواؤ گا جو کرنا ہے کر لو“

شاہویر بھی اسی کے انداز میں جواب دیا سامنے دیکھنے لگ گیا عاریہ نے گھما
کر اپنی سخت نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیں تبھی ایئر ہو سٹس وہاں
آئی شاہویر نے مسکراتے ہوئے بات کرنے لگی عاریہ کی نظریں شاہویر
کے چہرے سے ہٹ کر اس پر گئی
” بڑی ہنسی آرہی تھی“

ایئر ہو سٹس کے جانے کے بعد عاریہ نے جل کر کہا
” تمہیں کیوں فرق پڑ رہا ہے“

شاہویر اکڑ کر جواب دیتا عاریہ کو مزید تپا گیا عاریہ اپنے غصے پر ضبط کرتی گہرا سانس خارج کیے باہر کی طرف دیکھنے لگی شاہویر کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

وہ لوگ شام کے قریب سنگاپور پہنچے تھے ڈرائیورز ایئرپورٹ پر پہلے سے موجود تھا ایک کار میں عدنان زیدی انعم اصغر زیدی اور مہوش موجود تھیں اور دوسری گاڑی میں عاریہ اور شاہویر بیٹھ گئے ڈرائیورز نے گاڑی سڑک پر دوڑادی ایئرپورٹ سے گھر کا راستہ تیس منٹ کا تھا وہ گھر میں داخل ہوئے سب لوگ باری باری حمہ سے ملے مہوش نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اصغر زیدی نے اس کے سر کو چومایا اپنی بیٹی کو ٹھیک دیکھ کر وہ دونوں پر سکون ہوئے۔

عار یہ گھر میں۔ داخل ہوئی تو اس کی آنکھوں کے سامنے مصطفیٰ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحے لہرانے لگے نم آنکھیں اس صوفے پر جما گئی جدھر وہ اکثر بیٹھتے تھے سب کا دھیان عاریہ کی طرف گیا شاہویر بھی اس کے چہرے سے بخوبی نوٹ کر سکتا تھا کہ وہ ایک دم ادا اس ہو گئی ہے

”عار یہ“

حمنہ کی آواز پر وہ ہوش میں آ کر ایک سر دنگاہ شاہویر پر ڈالتی حمنہ کی جانب قدم بڑھا گئی

”دیکھ لو میرے بھائی نے تمہیں بالکل ٹھیک کر وادیا“

عار یہ مسکراتے ہوئے حمنہ سے کہتے ساتھ اس کو گلے سے لگا گئی سب ہنس دے شاہویر زیدی اس کو دیکھنے لگا جو اپنی اندرونی کیفیت کو کتنی مہارت سے چھپائے ہوئے تھی۔

”آپ سب لوگ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں“

حمنہ کہتے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گئی کیونکہ پچھلے ایک ہفتے میں اس نے بہت ری کور کیا تھا اور پہلے سے بہت بہتر تھی۔۔

سب لوگ فریش ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے ملازمہ جواذیان نے پچھلے ہفتے ہی حمنہ کیلئے رکھوائی تھی وہ ملازمہ سارے لوازمات ڈائننگ ٹیبل پر سجانے لگی

حمنہ اتنا سب بنانے کی کیا ضرورت تھی بچے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔“
 ،، تھی یہ سب کرنا ضروری نہیں تھا
 انعم حمنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی حمنہ مسکرا دی
 میں بہتر ہوں امی اب اور میں نے یہ سب اکیلے نہیں بنایا میڈ تھی نا اس۔۔“
 ،، نے بھی میری مدد کی

حمنہ انہیں جواب دینے لگی جس پر وہ سر کو خم دے گئی
 ،، آپ لوگ شروع کریں۔۔“

حمنے ان سب کو بیٹھا دیکھ کر بولی تو عدنان زیدی نے شروعات کی اور کھانا وغیرہ کھاتے ہوئے گپ شپ ہوتی رہی کھانے سے فارغ ہو کر حمنے کے ایک طرف مہوش اور دوسری طرف اصغر زیدی بیٹھے ہوئے اور وہ ان دونوں کے درمیان بیٹھی چہرے پر مسکراہٹ سجائے ان سے باتیں وغیرہ کر رہی تھی اذیان کی نظر اس پر گئی وہ تین ہفتوں میں اسے اتنی زیادہ خوش نہیں نظر آئی اسے خوش دیکھ کر اذیان کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

کچھ دیر گپ شپ کرنے کے بعد سب تھکے ہارے کمروں میں آرام کرنے کیلئے چل دیے۔۔۔

عار یہ بیڈ پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی تبھی شاہویر کمرے میں داخل ہوا

Click On The Link Above To Read More Novels / [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

”مجھے لگا تم میرے ساتھ روم شئیر کرنا پسند نہیں کرو گی“

شاہویر کوٹ اتارتے ہوئے اسے جان کر کہنے لگا

”کچھ ہی دنوں کی بات ہے پھر نہیں کرنا پڑے گا روم شئیر اور میں گھر“

”والوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسلیے مجبوراً سونا پڑ رہا

خفگی سے اسے جواب دیتے ساتھ سونے کیلئے لیٹ گئی شاہویر ایک نظر اس

پر ڈال کر چیخ کرنے کے غرض سے چلا گیا

”یہ انسان معافی کے لائق ہے ہی نہیں“

عار یہ اس کے جانے کے بعد غصے سے خود سے بڑبڑانے لگی۔۔۔

گھڑی اس وقت دو بج رہی تھی لیکن عاریہ کو چاہ کر بھی نیند نہیں آرہی تھی

نا جانے کیوں مگر روم میں اسکا دل بند ہو رہا تھا وہ بیڈ سے اترتی پیروں پر

چپل گھسائے کمرے سے باہر کا رخ کرتی کچھ دیر واک کرنے کیلئے گھر سے

باہر آگئی وہ سڑک پر واک کر رہی تھی پہلے بھی اکثر وہ کالونی میں رات کے
وقت واک کیا کرتی تھی
”اکیلی ہو کمپنی دوں؟“

عار یہ کے کانوں سے انجان آواز ٹکرائی اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو ایک
اجنبی لڑکا سامنے کھڑا تھا
”ضرورت نہیں“

سرد مہری سے کہتے ساتھ وہ واپس مڑ کر آگے کی طرف قدم بڑھانے لگی وہ
شخص عاریہ کے پیچھے آنے لگا
”لیکن مجھے تمہاری کمپنی کی ضرورت ہے“

وہ شخص انگریزی میں اسے مسکراتے ہوئے کہنے لگا عاریہ نے ناگوار نظر
اس پر ڈالی اور تیز تیز قدم اٹھائے گھر کی جانب بڑھنے لگی اس سے پہلے وہ
شخص عاریہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا ایک زوردار مکہ اس

کے منہ پر آکر لگا اور اس شخص کا دماغ گھوم کر رہ گیا عاریہ نے حیرانگی سے
شاہویر کو دیکھا

نکلتا بن یہاں سے ورنہ تیری وہ حالت کروں گا کہ تو خود بھی خود کو نہیں ”
”پہچان سکے گا

شاہویر سرخ آنکھیں اس پر مرکوز کیے تیش سے چیخا وہ شخص ہڑبڑا کر
لڑکھڑاتے ہوئے وہاں سے بھاگ گیا پیچھے کھڑی عاریہ یہ منظر دیکھ رہی
تھی

”دماغ ٹھیک ہے تمہارا یہ کوئی وقت ہے واک کرنے کا“
شاہویر عاریہ کی جانب متوجہ ہوتا غصے سے بولا عاریہ اسے سنجیدگی سے
دیکھنے لگی

”شاہویر زیدی یہ سنگاپور ہے تمہارا کراچی نہیں“
اسی کے انداز میں جواب دیتی وہ اندر کی طرف بڑھ گئی شاہویر نے اس کا
ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

”چاہے کراچی ہو یا سنگاپور لڑکیوں کیلئے اکیلے رہنا ٹھیک نہیں ہے“

اب کی بار نرم لہجے میں اسے آگاہ کرتا اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا عاریہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

”تمہیں کمرے میں نہ دیکھ کر میری جان پر بن گئی تھی“

شاہویر کمرے میں آکر گھر اسانس خارج کرتا اسے اپنی کیفیت بتانے لگا

عاریہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

میرے بغیر رہنے کی عادت ڈال لو کیونکہ یہ ساتھ اب زیادہ وقت کیلئے

”نہیں ہے“

عاریہ بے حد سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دیتی بیڈ پر آکر پیٹتی آنکھیں بند کر گئی شاہویر خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگ گیا نا جانے کیوں اس لڑکی کا دل اتنا پتھر کیوں تھا بہت مشکل سے پگھلتا تھا

بڑوں کے اسرار پر شاہویر عاریہ حممنہ اور اذیان کچھ دیر وقت گزارنے کیلئے
باہر گھومنے کیلئے آگئے

حممنہ اور اذیان ہاتھ میں ہاتھ ڈالے واک کرتے ہوئے باتیں کر رہے تھے
جبکہ شاہویر اور عاریہ دونوں ہی الگ الگ چل رہے تھے حممنہ نے نظر گھما
کر دونوں پر ڈالی

آپ کو نہیں لگتا ہے ان دونوں کے درمیان کچھ ٹھیک نہیں چل رہا ہے ”
“

حممنہ اذیان کی جانب دیکھتی کہنے لگی اذیان نے بھی ایک نظر ان دونوں پر
ڈالی

لگ تو کچھ ایسا ہی رہا یقیناً عاریہ لڑی ہوگی اس سے اسے لڑنے کا بہت شوق ”
ہے“

اذیان مسکراتے ہوئے جواب دینے لگا

”مجھے لگتا ہے کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں ہے“

حمنہ نے سنجیدگی سے کہا

”ٹھیک ہو جائیں گے تم پریشان نہ ہو“

اذیان لا پرواہی سے کندھے اچکا کر حمنہ کو بھی پریشان نہ ہونے کا کہ گیا

عار یہ کے جو گرز کے لیسز کھلے ہونے کی وجہ سے وہ ایک دفعہ چلتے چلتے
لڑکھڑائی تھی جو شاہویر نے نوٹ کیا تب وہ سب سے بے خبر واک کر رہی
تھی تبھی شاہویر کو اپنی طرف آتے دیکھا اور چہرہ دوسری طرف کر گئی
”ایک منٹ“

شاہویر اسے آگے بڑھتا پا کر نرمی سے روکتا گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے
لیسز باندھنے لگا عاریہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی حمنہ اور اذیان جوان
دونوں کو کھانا کیلئے چلنے کا کہنے آرہے تھے دونوں یہ منظر دیکھ کر رک سے
گئے حمنہ کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

”لیسز بندھ رکھا کرو تم گر بھی سکتی تھی“

سراٹھا کر اسے تنبیہ کرتا کھڑا ہوا

”تھینک یو“

وہ ناچاہ کر بھی اسکا شکریہ ادا کر گئی

عار یہ اور شاہویر چلو اس ریسٹورنٹ سے کچھ کھاتے ہیں یہاں کا کھانا“

”بہت اچھا ہے

اذیان اور حمزہ ان دونوں کے پاس آکر ر کے اذیان ان دونوں سے مخاطب

ہوا

”مجھے بھوک بھی لگ رہی ہے“

عار یہ کہتے ساتھ حمزہ کو اپنے لیے ریسٹورنٹ میں چلی گئی وہ دونوں بھی ان

کے ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔۔

ان چاروں نے اپنا اپنا آرڈر کیا حمزہ اور عاریہ باتیں کرنے لگے شاہویر اور

اذیان بھی باتوں میں مصروف ہو گئے

”تمہارے اور شاہویر بھائی کے درمیان کچھ ہوا ہے؟“

حمزہ آہستگی سے عاریہ سے پوچھنے لگے

”پتہ لگ جائے گا“

عاریہ بات کو ٹال گئی حمزہ سر کو خم دے گئی ان کا آرڈر بھی آگیا کھانا وغیرہ
کھا کر وہ شام کے وقت گھر کیلئے نکل پڑے۔۔۔



دو ہفتے اتنی جلدی گزرے تھے پتہ ہی نہیں چلا تھا کل ان سب کی واپسی
تھی شاہویر پیکنگ کر رہا تھا

”سب گھر والوں کو بتادو میں ساتھ نہیں چل رہی ہوں“

عاریہ اسے پیکنگ کرتے ہوئے دیکھ کر بے دلی سے بولی

”میں بھی سوچ رہا تھا سب کو آرام سے بتا دیتے ہیں“

شاہویر کو لگا تھا شاید اس کا ذہن بدل جائے مگر بھول چکا تھا وہ عاریہ ہے اپنی
بات پراڑ جانے والی

”ٹھیک ہے ڈنر کے وقت کر لیں گے“

عاریہ اس کے جواب پر مزید تپ کر کہتی کمرے سے باہر چلی گئی شاہویر
اسے جاتا دیکھنے لگا

ڈنر کے وقت سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے
”ہم دونوں کو آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے“
شاہویر نے سب کو اپنی جانب متوجہ کیا
”کیا بات؟“

عدنان زیدی نے شاہویر سے بے اختیار کہا
عاریہ میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے اور وہ ہمارے ساتھ کراچی واپس
”بھی نہیں جا رہی ہے مجھے لگا آپ سب کو بتانا ضروری ہے“

شاہویر سنجیدگی سے ان سب کو آگاہ کر گیا ڈائمننگ ٹیبل پر ایکدم خاموشی سی چھا گئی سب کے چہروں پر سنجیدہ تاثرات چھا گئے عاریہ سر جھکا گئی

”کیا وجہ ہے عاریہ؟“

انعم نے نرمی سے عاریہ کو مخاطب کیا

”صرف میں نہیں شاید اب شاہویر بھی میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتا ہے“

عاریہ رنجیدہ لہجے میں جواب دیتی کرسی سے کھڑی ہوتی اٹھ کر وہاں سے چلی گئی شاہویر سمیت سب اسے جاتا دیکھنے لگے

”آخر کیا بات ہوئی ہے شاہویر؟“

عدنان زیدی نے غصے سے اس سے پوچھنا چاہا

اسے معلوم ہو گیا تھا کہ مصطفیٰ انکل پر گولی چلانے والا کوئی اور نہیں معاذ

”ہے اسے لگتا ہے میں نے جان کر اس سے یہ بات چھپائی ہے

شاہویر نے ان سب کو سچ سے آگاہ کیا عدنان زیدی ایکدم خاموش ہو گئے

”تو اس بات پر اسکا غصہ بالکل ٹھیک ہے تمہیں معلوم تھا تو اسے بتا دیتے“

انعم فوراً سے عاریہ کی حمایتی بن گئی

فارگاڈ سیک اب آپ لوگ وہی بات نہ کریں مجھے خود کچھ وقت پہلے پتہ

”لگا ہے

شاہویر سردلجے میں جواب دیتے ساتھ اٹھ کر چلا گیا سب لوگ پریشان

سے ہو گئے

”بات بہت بڑھ گئی ہے مجھے لگتا ہے“

مہوش پریشانی سے کہنے لگی سب نے ان کی بات سے اتفاق کیا

مجھے لگتا ہے ہمیں ان دونوں کو کچھ وقت دینا چاہیے ہے ہو سکتا ہے“

”دونوں کو خود ہی عقل آجائے

عدنان پر سوچ انداز میں ان سب کو اپنی رائے دینے لگے

”اور اگر نہ آئی عقل؟“

انعم نے عدنان زیدی سے بدلے میں سوال کیا

وہ دونوں زیادہ وقت ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکیں گے شاہویر تو ”
 بالکل بھی نہیں زندگی میں ایک عاریہ ہی ہے جسے اس نے بے حد چاہا ہے اور
 “میں جانتا ہوں وہ عاریہ کے بغیر زیادہ وقت نہیں رہ سکے گا
 عدنان زیدی پر اعتماد انداز میں انعم کو جواب دینے لگے جس پر سب اثبات
 میں سر ہلا گئے کیونکہ وہاں بیٹھا ہر شخص اس بات سے متفق تھا کہ وہ واقع
 بہت سچے دل سے اسے چاہتا ہے۔۔

وہ کمرے میں بیٹھی شاہویر کیساتھ گزرا ہوا ایک ایک لمحہ یاد کر رہی تھی
 کیسے اس شخص نے ہمیشہ اسکا غصہ برداشت کیا تھا اسکی ہر بات ماننا اسکی
 تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھا تھا اسی نے تو عاریہ کو محبت میں یقین دلایا تھا لیکن
 شاید وہ اب مزید اس کیساتھ نہیں رہ سکتا تھا

ہاں مانا میں نے تھوڑی زیادہ بد تمیزی کر دی شاہویر لیکن تم تو ہمیشہ میجر ”
 بد تمیزی کو نظر انداز کر کے مجھ سے پیار سے بات کرتے تھے مجھے منا لیتے
 “ تھے تو اس دفعہ کیوں نہیں منایا مجھے

عار یہ اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے دل ہی دل میں شکوہ کرنے لگی
 پوری رات اس کی ایک کیلے بھی آنکھ نہیں لگی اور شاہویر بھی پوری رات
 کمرے میں نہیں آیا تھا

صبح چار بجے کے قریب جب عاریہ کا سر پھٹنے کے قریب تھا تو اس نے
 آنکھیں بند کی کچھ دیر میں ہی اسکی آنکھ لگ گئی
 شاہویر سات بجے کے قریب کمرے میں داخل ہوا تو نظر اس پر گئی اپنے
 قدم اس کی طرف بڑھاتا اس کے پاس آکر بیٹھتا چہرے پر آئے بالوں کو
 پیچھے کیے اس کے چہرے پر ہاتھ گیا

تمہارے بغیر رہنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے میں نے واقع تم سے ”
 محبت کی ہے عاریہ کاش تم مجھ پر اعتبار کرتی میں تمہارے بغیر یہاں سے

نہیں جانا چاہتا ہوں لیکن تمہیں زبردستی بھی اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا کیونکہ ایک دفعہ زبردستی کی ہے اب نہیں کروں گا میں چاہتا ہوں تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ چلو مگر شاید میں نے تمہیں زیادہ ہی ہرٹ کر دیا ہے

شاہویر افسردگی سے اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے کہتا جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھتا کھڑا ہوا اسکا بلینکٹ ٹھیک کیے وہ اپنا سامان اٹھاتا کمرے سے باہر کی طرف بڑھ گیا دروازہ بند ہوتے ہی عاریہ نے آنکھیں کھولیں اور بند دروازے پر نظر ڈالی

عاریہ وہ چلا گیا تو ہمیشہ کیلئے چلا جائے گا ابھی بھی وقت ہے تم سب ٹھیک ”
،، کر سکتی ہو

عاریہ کے دل سے اچانک آواز آئی عاریہ گہرا سانس خارج کر گئی

آٹھ بجے ان کی فلائٹ تھی باقی سب بھی واپس جانے کے لئے ٹی وی لاؤنچ میں موجود تھے حمہ اور اذیان نے کچھ وقت بعد چکر لگانے کا وعدہ کیا تھا۔

”اچھا بچوں تم دونوں اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ چلتے ہیں اب دیر ہو رہی ہے“

مہوش حمہ اور اذیان سے مل رہی تھیں شاہویر عاریہ کے کمرے کے دروازے پر نظریں ٹکائے ہوئے تھا تبھی عاریہ کمرے سے باہر نکلی سب کی نظر اس پر گئی اسے دیکھ کر شاہویر کے دل میں ایک امید پیدا ہوئی۔

کیا سب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے مجھے واپس جانا“

”ہے“

سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ بولتی سب کو خوش کر گئی

”یہ لیں گاڑی میں رکھیں“

ڈرائیور کو اپنا بیگ دیتی وہ آگے کی طرف بڑھی عاریہ نے شاہویر کو دیکھا

تم نے تور وکا نہیں میں نے سوچا تمہاری آس پر بیٹھے رہنے سے کچھ نہیں“

”ہوگا“

خفگی سے اسے کہتے ساتھ حمہ اور اذیان سے ملنے لگی عدنان زیدی اصغر
 زیدی مہوش اور انعم باہر چلے گئے شاہویر اور عاریہ بھی ایک ساتھ باہر
 جانے کیلئے چل دیے گاڑیاں ایئر پورٹ کیلئے نکل گئی گاڑی میں بیٹھتے ہی
 شاہویر عاریہ کی کمر پر ہاتھ ڈالے اسکا سراپنے کندھے پر رکھ گیا
 ”تھینک یو“

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا نرمی سے کہنے لگا
 میں تم سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی تو سوچا کہ ہمیشہ تم مجھے اپنی انا سے
 ”زیادہ اہمیت دیتے ہو تو اس بار عاریہ تمہارے آگے جھک جائے
 عاریہ اس کے کندھے پر سر رکھے پر سکون سی اسے جواب دینے لگی شاہویر
 کی لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

ایک سال بعد

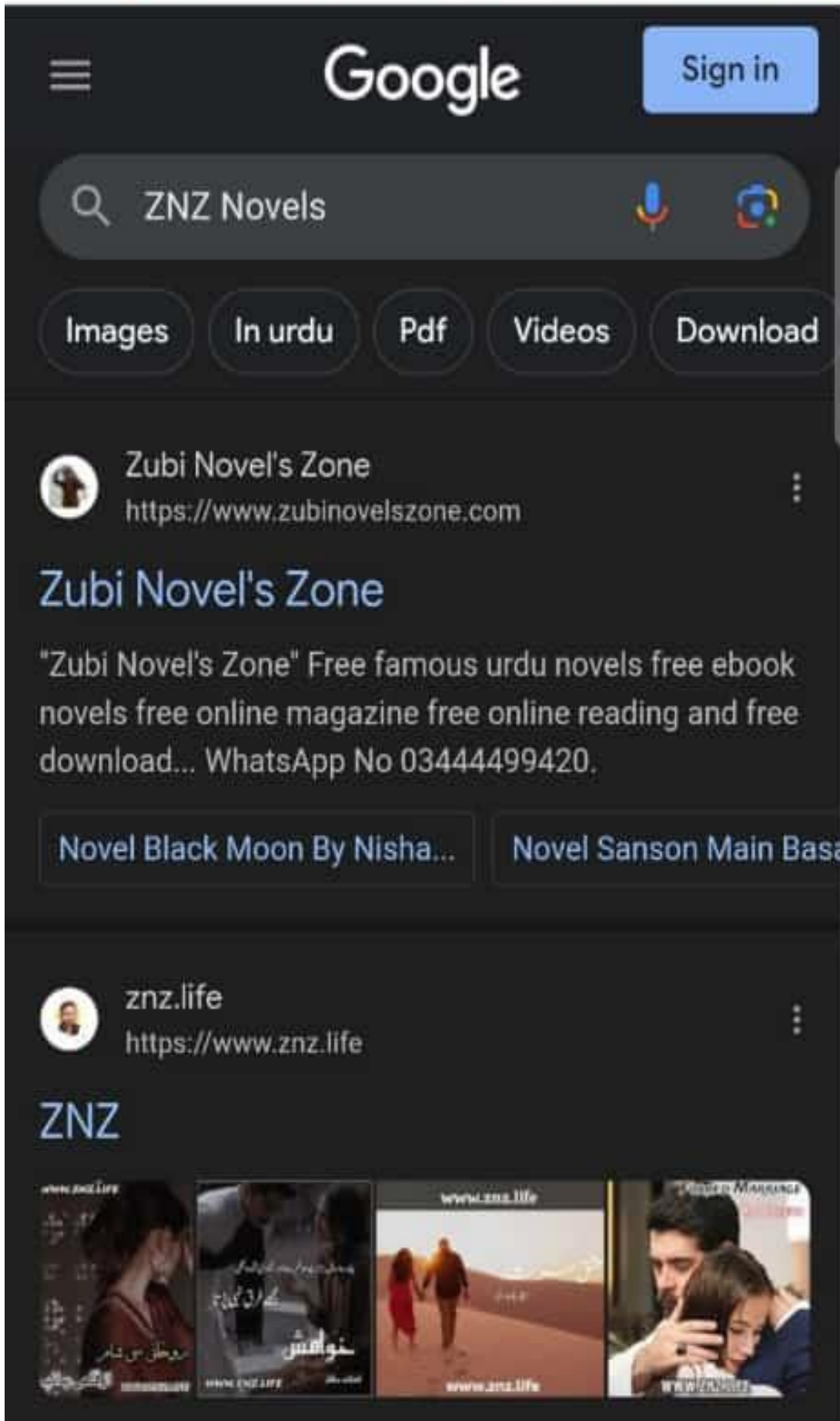
حمہ اور اذیان سنگاپور میں ہی سیٹل ہو گئے تھے وہ دونوں ایک ساتھ خوشحال زندگی گزار رہے تھے اذیان اور حمہ ایک دوسرے کی زندگی کا خوبصورت ترین حصہ تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہونے سے مکمل تھے۔۔

دوسری طرف کراچی میں عاریہ اور شاہویر کی نوک جھوک برقرار تھی مگر دونوں کا ایک دوسرے کے بغیر گزارا نہیں تھا اور وہ دونوں دوسے تین ہونے والے تھے اور یہ نیوز سب گھر والوں شاہویر اور عاریہ کیلئے بے حد زیادہ خوشی کی تھی۔۔۔

اختتام

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.znzlibrary.com/>

<https://www.znz.today>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>